یہ کتاب آپ کے لئے ایک نادر تحفہ ہے

یہ تحفہ ایسے لوگوں کی جانب سے ہے جو علم پر یقین رکھتے ہیں اور اس کی قدر کرتے ہیں۔ اگر آپ بھی، اس روشنی کو پھیلانا چاہتے ہیں تو ہمارے ساتھ دامے درمے سخنے تعاون کیجئے تاکہ ہم اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لئے چھاپ سکیں۔

اگر آپکے پاس اس کتاب کی ایک اور کاپی موجود ہے تو یہ کتاب اپنے احباب کو ضرور پڑھنے کے لئے دیں۔ شکریہ!

آپ اپنے آرڈر کے ہمراہ مناسب ڈاک ٹکٹ ضرور ارسال فرمائیں۔

حال اور مستقبل قریب کی پیشین گوئیاں

NOW and the NEAR FUTURE PROPHESIED

URDU

قیمت دو روپے 2_00

کتابیں حسبِ ذیل مقامات پر دستیاب ہوں گی:

MARANATHA REVIVAL CRUSADE
94 E Sarojini Devi Road,
Secunderabad. 500003. A. P.
India

مارانا تھا ریوائیول کروسیڈ
۹۴ - ای، سروجنی دیوی روڈ
سکندرآباد ۵۰۰۰۰۳ - انڈیا

یا

حال اور مستقبل قریب کی پیشین گوئیاں

مصنّف: ڈان ای اسٹینٹن

مترجم: ڈی۔اے۔ ہیریسن قربان۔ایم۔اے۔بی۔ٹی
(مصنّف مثنوی داستانِ عجب عرف حیاتِ مسیح۔ فکرِ حسین سمن زار
اردو کے مسیحی شعراء وغیرہ)

مارانا تھا ریوائیول کروسیڈ۔ نئی دہلی۔

حال اور مستقبل قریب کی پیشین گوئیاں

پبلشرز:۔
مارانا تھا ریوائیل کروسیڈ ۴-۹۴-۱ ای سروجنی دیوی روڈ۔ سکندرآباد 500003 آندھراپردیش نے ماڈرن لیتھوگرافرس سکندرآباد سے طبع کروائی۔

فہرست

آج کے لئے پیشین گوئی ۵
صور (ٹائرس) کے متعلق پیشینگوئی ۸
یروشلم کے متعلق پیشینگوئی ۹
قوموں کی بربادی ۱۱
جنگ اور جنگ کی افواہیں ۱۶
جنگ کی تیاریاں ۱۹
حیاتیاتی ہتھیار ۳۱
خلا میں خطرناک تجربات ۳۳
آسمان پر خوفناک مناظر ۴۴
آسمان پر خوفناک نظارے ۴۱
قحط اور آبادی ۴۴
قحط اور آبادی میں اضافہ ۵۰
وبا اور مری میں ترقی ۵۱
رشوت ستانی اور ظلم و تشدد ۵۹
حمل ضائع کرنا ۶۶
بدچلنی اور اس کو جائز قرار دینے والا زمانہ ۷۰
ہم جنسوں کے ساتھ مباشرت ۷۶
علم کی افزونی ۸۲
موجودہ سفر کے ذرائع ۸۶
کثافت کا خطرناک مسئلہ ۸۹
آخری ایام میں برگشتگی ۹۸
عیش و عشرت بے دینی اور لامذہبیت ۱۰۰
جھوٹے نبی ۱۰۳
غیب دانی کا احیاء ۱۰۷

دُنیا میں ادویات کی کمی	۱۱۱
اسرائیلیوں کا دوبارہ اجتماع اور استحکام	۱۱۶
یروشلم ایک وزنی پتھر	۱۲۵
مصر اور عرب	۱۳۲
شمالی سازش	۱۴۲
مشرقی دیوتا کا عروج	۱۵۱
امریکہ کی تنزلی اور بربادی	۱۵۴
یورپ کا مشترک بازار اور دس ممالک کا اتحاد	۱۵۹
تحریکِ اتحاد اور ایک عالمگیر کلیسیا کی تخلیق	۱۷۰
عالمگیر کلیسیا کی کونسل	۱۷۴
مطلق العنان حکمران کی طرف	۱۸۴
فوری مستقبل	۱۹۵
وہ دن جس میں لاکھوں برباد ہوں گے	۱۹۸
دنیا کا آنے والا نقطۂ عروج	۲۰۴
ایّام مصائب کا اوّل نصف	۲۰۸
اسرائیل	۲۲۲
خدا کی روح کی تحریک	۲۲۴
عالمی متحدہ کلیسیاؤں کی بربادی	۲۳۰
ایّام مصائب کا دور وسطیٰ	۲۳۸
حیوان کی عبادت (مخالفِ مسیح)	۲۴۰
مخالفِ مسیح ۔ اس کے خطابات	۲۴۳
غم کے آخری ۳½ برس	۲۴۹
یسوع مسیح کا خود دوبارہ زمین پر آنا	۲۵۹
مسیح کے متعلق پیشینگوئی	۲۶۹
آپ کا ارادہ آپ کا مستقبل طے کرتا ہے ۔	۲۷۵
مسیح کے لئے میرا فیصلہ	۲۸۱
آپ کے لئے شرکت کا موقع	۲۸۵

آج کے لئے پیشین گوئی

دُنیا اس وقت ایک اضطراری دَور سے گذر رہی ہے اور تمام لیڈر اس بات کو تسلیم کر رہے ہیں کہ ان حالات کا مقابلہ کرنا ان کی قوّت سے باہر ہے اب ان حالات سے نبٹنے کے لئے ایک فوق البشر کی ضرورت ہے سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ دُنیا کے سامنے ایسے مشکل مرحلے پیدا ہو گئے ہیں کہ انسانی وجود اب طویل عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتا بشرطیکہ کوئی قیامت خیز انقلاب ظہور پذیر نہ ہو جائے۔

اس وقت ہر فرد مایوسی کے عالم میں ہے اور یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا ہے کہ نہ معلوم اس دور کا اختتام کہاں ہوگا۔

اس کتاب کو پڑھنے والو دُنیا کا مستقبل کوئی پوشیدہ راز نہیں ہے۔ مستقبل قریب میں ہونے والے واقعات کے متعلق بائبل میں نمایاں طور پر پیشگوئیاں موجود ہیں۔

میں اپنے متعلق نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا لیکن میں اس بات سے واقف ہو چکا ہوں۔ اس لئے مجھے حق ہے کہ میں دُنیا کے سامنے اس کا اظہار کر دوں میں پیشینگوئیوں کا معمولی معلّم ہوں یہ پیشینگوئیاں میرا اپنا ذاتی تخیل و قیاس نہیں، نہ میری اپنی تعلیم و ترجمہ ہے، بلکہ پیشینگوئیوں کے ہزاروں ماہر محقق میرے رائے سے متفق ہیں اور میں ان کی

اس کتاب کی اشاعت سے میرا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ میں ماہر پیشینگوئیاں ہوں اس کی تحریک میرے اس احساس پر مبنی ہے کہ اب ان کی تبلیغ ناگزیر ہو گئی ہے۔ اس کتاب میں نہ صرف مستقبل میں ہونے والے واقعات کا انکشاف کرنا چاہتا ہوں بلکہ حال کا بھی۔ میں یہ بات ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ ہزاروں برس قبل کی ہوئی پیشینگوئیاں آج کس طرح پوری ہو رہی ہیں ــــ

اس وقت ہم ایسے وحشت ناک دور سے گذر رہے ہیں جس میں نبوتوں کی تکمیل مشاہدہ میں آ رہی ہے جو اس دور سے پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئی تھیں۔ یہ بات سُن کر ہم کو فوراً مضطرب نہیں ہونا چاہیئے، بلکہ ان واقعات سے دوچار ہونے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے تب ان کے ظہور پذیر ہونے کا انتظار کرنا چاہیئے کیونکہ ان باتوں کا علم ہو جانے کے بعد اضطراری حالت سے کچھ حاصل نہیں۔ اس کتاب کو تحریر کرنے کا اصل مقصد یہی ہے۔ اس لئے اس کو بغیر قیمت مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ مستقبل کے واقعات کی معلومات حاصل کرنے سے کچھ فائدہ نہیں تا وقتیکہ ہم ان کے مقابلے کے لئے تیار نہ ہو جائیں۔

اگر میں مختلف زمانے کے انبیائے کرام کے الفاظ دہرا کر ان ہی کے الفاظ میں آپ سے گذارش کروں تو وہ اس طرح سے ہوگی:۔

"آنے والے غضب سے بھاگو" یوحنا اصطباغی (متی ۳:۷)

مستقبل کی جو تصویر یہ کتاب دکھلاتی ہے وہ محض تخیّلات و تصوّرات، ذاتی پیشینگوئیوں کی صلاحیت، علم نجوم مثلاً ستاروں یا سیّاروں کی گردش، نظام شمسی

کی عکاسی، اڑن طشتریاں جیسے اجسام پر مبنی نہیں ہے بلکہ ان کا انحصار خدا کے کلام مقدس میں درج کی ہوئی پیشینگوئیوں پر ہے۔ یہ پیشین گوئیاں انیس سو سے پانچ ہزار برس کے دوران انبیاء کی معرفت کی گئی ہیں۔ یہ انبیائے کرام نہ تو ستارہ شناس تھے نہ غیب داں بلکہ یہ خدا کے مُقدّس لوگ تھے جن پر مستقبل کے واقعات کا انکشاف کیا گیا ان لوگوں نے خدا کے پاک روح کی ترغیب سے کلام کیا اور وہی قلمبند کر لیا گیا۔ دیکھئے:۔

"کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے"۔ (۲-پطرس ۱: ۲۱)

شاید ناظرین یہ سوال کریں کہ کیا اسقدر قدیم کتاب اور پیشینگوئیاں موجودہ بیسویں صدی سے مطابقت رکھ سکتی ہیں۔ میرے دوستو! چند ہزار سال خدا کی نظر میں کچھ نہیں، صریحاً یہ پیشینگوئیاں موجودہ زمانے کے آخری دَور میں صحیح ثابت ہو رہی ہیں۔

بائبل ہر زمانے اور عہد کے لئے ہے۔ اس میں زمانہ حال کے لئے خدا کا پیغام موجود ہے اور مستقبل کے لئے بھی یہ اسی قدر برحق ہے جس قدر زمانۂ حال کے لئے۔ ان میں سے متعدد پیشینگوئیاں صدیوں قبل پوری ہو چکی ہیں، سینکڑوں آج کل پوری ہو رہی ہیں جیسا کہ اس کتاب کے اگلے صفحات سے معلوم ہو گا اور بہت سی مُستقبل قریب میں پوری ہونگی ۔۔۔

یہ بات دکھانے کے لئے کہ یہ پیشینگوئیاں کس قدر صحیح طور پر پوری ہو رہی ہیں سب سے پہلے میں آپ کی توجہ دو پیشینگوئیوں کی طرف دلاتا ہوں جو کہ صور اور یروشلم کے بارے میں بہت عرصہ پہلے پوری ہو چکی ہیں۔

صور (ٹائرس TYRUS) کے متعلق پیشینگوئی

اس لئے خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ دیکھ اے صور میں تیرا مخالف ہوں اور بہت سی قوموں کو تجھ پر چڑھا لاؤں گا جس طرح سمندر اپنی موجوں کو چڑھاتا ہے اور وہ صور کی شہر پناہ کو توڑ ڈالیں گے اور اس کے برجوں کو ڈھا دینگے اور میں اس کی مٹی تک کھرچ پھینکوں گا اور اُسے صاف چٹان بنا دوں گا۔ وہ سمندر میں جال پھیلانے کی جگہ ہو گا کیونکہ میں ہی نے فرمایا خداوند خدا فرماتا ہے اور وہ قوموں کیلئے غنیمت ہو گا کیونکہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ دیکھ میں شاہ بابل بنوکدنضر کو جو شاہنشاہ ہے گھوڑوں اور رتھوں اور سواروں اور فوجوں اور بہت سے لوگوں کے انبوہ کے ساتھ شمال سے صور پر چڑھا لاؤں گا......"

اور میں تیرے گانے کی آواز بند کر دونگا اور تیری ستاروں کی صدا پھر سنی نہ جائے گی اور میں تجھے صاف چٹان بنا دوں گا تو جال پھیلانے کی جگہ ہو گا اور پھر تعمیر نہ کیا جائے گا کیونکہ میں خداوند نے یہ فرمایا ہے خداوند یوں فرماتا ہے۔

(حزقی ایل نبی ۲۶: ۱ تا ۵ و ۷ و ۱۳، ۱۴)

صور ایک امیر ترین تجارتی مرکز تھا لیکن اس کی ناراستی کے باعث خدا نے اس کی بربادی کا حکم صادر فرمایا۔ اس پیشینگوئی میں اس کا مفصل بیان کیا گیا ہے اور معلوم کرکے حیرت ہوتی ہے کہ اس پیشین گوئی کا ایک ایک لفظ پورا ہوا۔

بنوکدنظر بادشاہ نے اس شہر کی دیواریں منہدم کرا دیں اور نصف میل کے فاصلہ پر لب ساحل ایک نیا شہر تعمیر کیا۔ تب حزقی ایل نبی کی اس پیشینگوئی کے ڈھائی سو برس بعد ۳۳۲ قبل مسیح سکندر اعظم کے عہد میں متعدد اقوام نے اس پیشینگوئی کی تفصیل پر غور کیا۔ اس سپہ سالار اعظم نے راستے کی دھول و گرد کو صاف کرکے اس جزیرے تک لکڑی و پتھروں سے ایک شاہراہ تعمیر کی لیکن یہ قدیم شہر صور اُس وقت سے اِس وقت تک محض ماہی گیروں کی بستی بن کر رہ گیا ہے جہاں یہ ماہی گیر بنجر زمین پر اپنے جال سکھاتے رہتے ہیں۔ یہ پیشینگوئی تفصیل کے ساتھ پوری ہوئی اسی طرح بائبل کی دیگر پیشینگوئیاں بھی پوری ہوں گی۔

یروشلم کے متعلق پیشینگوئی

"وہ دن آئیں گے کہ ان چیزوں میں سے جو تم دیکھتے ہو یہاں کسی پتھر پر پتھر نہ رہیگا جو گرایا نہ جائے۔

پھر جب تم یروشلم کو فوجوں سے گھرا ہوا دیکھو تو جان لینا کہ اس کا اجڑ جانا نزدیک ہے ...... اور وہ تلوار کا لقمہ ہو جائینگے اور اسیر ہوکر سب قوموں میں پہنچائے جائیں گے اور جب تک غیر قوموں کی میعاد پوری نہ ہو یروشلم غیر قوموں سے پامال ہوتا رہے گا۔"

(لوقا ۲۱: ۶، ۲۰، ۲۴)

اس پیشین گوئی کے اوّل حصے میں خداوند یسوع مسیح یروشلم کے ہیکل کے متعلق ذکر کر رہے ہیں۔ اس ہیکل کو سنہ اس شہر کے رومیوں نے سنہ ۷۰ء میں مکمل طور پر برباد کر دیا تھا اور ہیکل میں آگ لگا دی جس سے اس میں مڑھا ہوا سونا پگھل پگھل کر پتھروں کے بیچ میں بیٹھ گیا رومیوں نے اس سونے کو حاصل کرنے کے لئے ہیکل کی بنیاد تک کا ایک ایک پتھر گرا کر توڑ ڈالا۔ اُنھوں نے وہاں کے تقریباً ایک کروڑ باشندوں کو ہلاک کر دیا اور ۹۷ ہزار لوگوں کو اسیر کر کے لے گئے اس طرح یہودی دنیا کے مختلف حصوں میں منتشر ہو گئے اور یروشلم پر غیر یہودیوں کا قبضہ ہو گیا اس وقت سے ۱۹۶۷ تک اسرائیلیوں نے اس قدیم شہر پر اپنا قبضہ رکھا۔ آج اس مقام پر جہاں یہ ہیکل ایستادہ تھی مسلمانوں کی چٹان کی مسجد (MOSQUE OF THE ROCK) کھڑی ہے اور یہ قدیم شہر عربوں کے قبضہ میں ہے۔

غیر اقوام لوگوں کا وقت ابھی پورا نہیں ہوا ہے لیکن موجودہ واقعات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے وقت کا خاتمہ اب نزدیک ہے اس وقت تمام دنیا میں ایک کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔

غرضیکہ پوری ہونے والی صرف یہ دو پیشین گوئیاں ہی نہیں ہیں ان کا تذکرہ تو یہ ثابت کرنے کے لئے کیا گیا ہے کہ پیشینگوئیاں کس قدر صحیح طریقے پر پوری ہوئی ہیں۔ آئیے اب ہم دنیا میں چاروں طرف ہونے والے واقعات پر نظر ڈالیں اور غور کریں کہ تمام پیشینگوئیاں کس طرح رُونما ہو رہی ہیں۔

قوموں کی بربادی

اور زمین پر قوموں کو تکلیف ہوگی ...... اور ڈر کے مارے اور زمین پر آنیوالی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہے گی۔ (لوقا ۱۱: ۲۵-۲۶)

اس عہد کے آخری وقت کی حالت کا ذکر کرنے والی متعدد پیشینگوئیوں میں سے یہ پہلی پیشینگوئی ہے خوفناک مستقبل کے عنوان پر اخبار لندن آبزرور (LONDON OBSERVER) کے جنرل لیچ (LEACH) فرماتے ہیں دنیا کے خوفناک ماحول کو کمپیوٹر پر رکھنے کی پہلی کوشش کے اثرات اس قدر ہولناک ہوئے ہیں کہ اس منصوبہ (پراجیکٹ) کے موجدوں نے دُنیا کے سربرآوردہ لوگوں کو سنجیدگی کے ساتھ اس بات پر غور کرنے کے لئے مجبور کر دیا ہے۔

کمپیوٹر سے معلوم ہوا ہے کہ انسانی ماحول کی ترقی و بہبود کے لئے جو تجویزیں عمل میں لائی جا رہی ہیں اور جو اقدام کئے جا رہے ہیں مثلاً زیادہ خوراک پیدا کرنے کی مہم پر اور زیادہ سرمایہ لگانا یا ہوا سے کثافت کم کرنے کی ترکیبیں۔ لیکن ان اقدامات سے اور بھی نئے اور خراب نقصان دہ دباؤ ظہور میں آنے لگے ہیں ان دباؤں کو کم کرنے کی سعی اور بھی زیادہ مایوس کُن نتائج پیدا کر رہی ہے۔ بہت سے کمپیوٹر ظاہر کر رہے ہیں کہ ایک قیامت خیز مصیبت نازل ہوگی اور انسانی نسل کا یکایک خاتمہ ہو جائے گا۔

چند سال قبل شدکاگو یونیورسٹی کے سابق چانسلر لارڈ اکٹر ابرنیٹ ایم ہچنس

(Dr. R.M. Hutchins) نے اعلان کیا تھا "کہ نو برس کے بعد مجھے دُنیا کا کوئی مستقبل نظر نہیں آتا"۔

امریکہ (U.S.A) کے مشہور سائنسدان نے ۲۹ دسمبر ۱۹۶۹ء کو بوسٹن میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا "کہ موجودہ انسان کی سوسائٹی کے ایک قلیل جُز کو برقرار رکھنے کے لیئے عروق نسلی انجینئرنگ ہی ایک امید کی کرن معلوم ہوتی ہے جبکہ موجودہ تہذیب آئندہ تیس برس میں اپنا وجود ختم کرلے گی"۔

بوسٹن یونیورسٹی کے ایک کیمیاگر (Bio-Chemist) اور سائینسی افسانوں کے مشہور مصنف ڈاکٹر آئزک آسیمو نے مایوسانہ انداز میں پیشینگوئی کی ہے کہ بیسویں صدی میں انسان روئے زمین پر قابلِ شناخت حالت میں قائم نہ رہے گا۔

"کیا چاند میں مخصوص تربیت یافتہ لوگوں کی نو آبادی قائم کردینے سے موجودہ دور کی تہذیب کے نشانات باقی رہ سکیں گے۔ چاند پر نوح کے سفینے کے یہ چند لوگ ہی اس تہذیب کو زندہ رکھنے والے ہوں گے"۔

آرکولیس اپنی تصنیف "نائجیریا میں جنگ" میں فرماتے ہیں:-

"کہ اس صدی کے آخر تک انسان کی دانائی اپنے معاملات میں نقطۂ عروج پر پہنچتی ہوئی معلوم ہو رہی ہے —— جس کا سمجھنا اب تک حاصل کی ہوئی دماغی طاقت کے لیئے دشوار معلوم ہوتا ہے"

ڈاکٹر ایس جی براؤن بھی اپنی کتاب "انسانی نغمات" (HUMAN ECALOGY) میں رقم طراز ہیں "کہ اس کرۂ ارض پر انسانی تاریخ

کے آئندہ بیس یا تیس برس بہت سخت ہونگے۔ ایٹمی خطرات، کرۂ ارض سے انسان کی بقیہ نصف زندگی کا گم ہوجانا۔ دُنیا کی آبادی میں دوچند اضافہ، قوت کے حاصل شدہ ذرائع کا خاتمہ۔ بین الاقوامی، قومی اور اعتقادات کی تفریق، یہ تمام باتیں نقطۂ عروج پر پہنچ رہی ہیں۔"

ہندوستان پارلیمنٹ کے سابق نائب صدر (اسپیکر) جی، جی سویل نے کہا ہے کہ دُنیا کے دانشور اس وقت جگر سوز اور مصیبت زدہ سماج بنکر رہ گئے ہیں۔"

ایچ جی ویلس (H.G. Wells) اپنی آخری کتاب جس کا نام ہے (دماغ رسّی کے سرے پر) میں تحریر کرتے ہیں۔

"یہ دُنیا اپنی رسّی کے سرے پر ہے زندگی کی ہر چیز جس کو ہم زندگی کہتے ہیں اپنے اختتام پر ہے۔"

روم کلب کے صدر، صنعت کاروں کا بااثر طبقہ، ماہرین معاشیات اور سائنس داں جو لوگ بھی دنیا کی توجہ سماج کو سیاہ کرنے والے مسائل کی طرف مبذول کراتے ہیں ان کا کہنا ہے۔" ہو سکتا ہے کہ یہ دس یا بیس سال ہمیں اپنے تزکیہ کے لئے ملے ہوں لیکن اسکے بعد دیر ہوجائے گی۔ تباہی جب بھی آئے گی اچانک آئیگی"

مورس اسٹرانگ متحدہ اقوام کی انسانی فضا سے متعلق کانفرنس کے سکریٹری جنرل نے حال ہی میں سائنس دانوں کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کہ وہ فضائی آلودگی کو دور کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ سماجی کاموں میں حصہ لینے کی کوشش کریں اگر انھوں نے ایسا نہیں کیا تو پیغمبروں کی ہولناک پیشین گوئیاں

پوری ہونے کا قطعی امکان ہے ۔ مجھے قیامت کے ناگریز ہونے پر یقین نہیں لیکن اب مجھے یقین ہے کہ ایسا ممکن ہے بیشک نقطۂ عروج نزدیک آرہا ہے لوگ اس کے متعلق پیشین گوئی کر رہے ہیں ۔ بائبل بھی اس کے بارے میں پیشینگوئی کرتی ہے یہ اس زمانہ کا آخری دور ہے جس میں خوفناک مصائب کے سات برس شامل ہیں ۔ گو کہ دُنیا ان سات برسوں میں مکمل طور پر برباد نہ ہوگی کیونکہ خدا ہر وقت اس میں مداخلت کرے گا ۔ اس بات کیلئے اس کا شکر ہو ۔

جنگ اور جنگ کی افواہیں



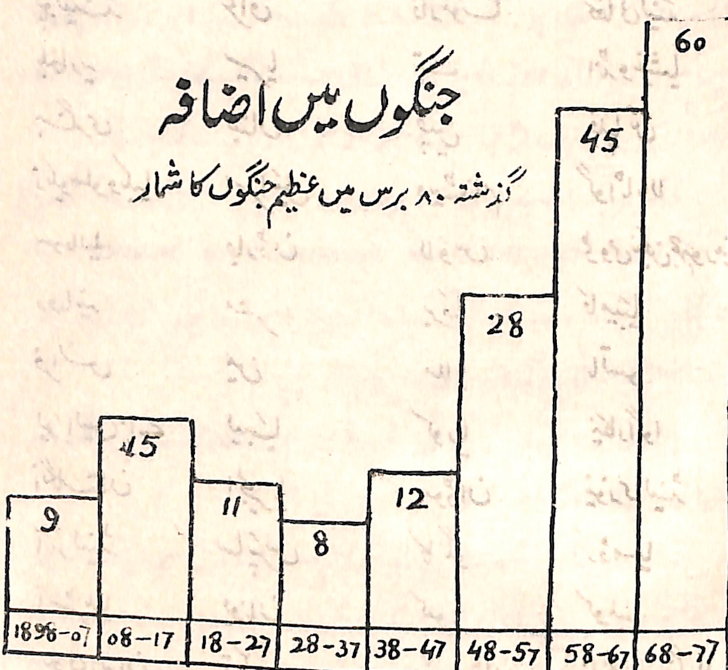
اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے ۔ خبردار گھبرا نہ جانا ۔ کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے ۔ لیکن اسوقت خاتمہ نہ ہوگا کیونکہ قوم پہ قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئینگے ۔

(متی ۲۴: ۶-۷)

اس صدی کے آغاز سے اس وقت تک ۹ کروڑ سے زائد انسان جنگ کے میدان میں ہلاک ہو چکے ہیں اور ۱۹۰۰ء سے اب تک ۲.......... ڈالر جنگ کے اخراجات پر صرف ہو چکے ہیں لڑائیاں بیسویں صدی کی ایجاد نہیں ہیں لڑائیوں کا سُراغ تو اسی زمانے سے ملتا ہے جب قائن نے دنیا میں اپنے

بھائی کا سب سے پہلا قتل کیا تھا۔ پر یسوع مسیح نے پہلے ہی خبردار کر دیا تھا
کہ آخری زمانے میں لڑائیوں میں اضافہ ہو جائے گا۔

چند عظیم جنگیں اور ان میں ہلاک شدہ افراد کا شمار



دوسری عالم گیر جنگ کے بعد یہ گمان ہوتا تھا کہ شاید اب دنیا سے جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ لیکن اس کے برعکس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنگوں کے متعلق کی ہوئی پیشنگوئی کی جنگوں کا اب آغاز ہو رہا ہے

۱۹۴۵ء کی جنگ کے بعد سینکڑوں لڑائیاں لڑی جا چکی ہیں جن میں قومی جنگیں

خانہ جنگیاں (CIVIL WARS) اور خونی انقلابات شامل ہیں

۱۹۴۵ء سے مندرجہ ذیل ممالک جہاں بڑی جنگیں ہوئیں ۔

روس	ایران	برازیل	پاکستان
پولینڈ	عراق	فارموسا	تھائی لینڈ
بلغاریہ	سیریا	تبت	انڈونیشیا
ہنگری	لبنان	چین	فلپائن
زیکوسلوویکیا	اسرائیل	ویٹ نام	گواٹامالا
سومالیا	جارڈن	لاؤس	ڈومی نیکن جمہوریت
رومانیہ	مصر	برما	نامیبیا
فرانس	یمن	ملایا	ماتسو
یو۔ایس۔اے	لیبیا	کوریا	نیکاراگوا
انگلستان	الجیریا	سوڈان	نیوزی لینڈ
آئرلینڈ	سائپرس	کانگو	رڈمیا
آسٹریلیا	یونان	کیوبا	کولمبیا
مغربی ایران	ترکی	ہندوستان	نائیجیریا۔انگولا

دوسری جنگِ عظیم کے بعد سے ابتک جنگوں نے دنیا کو تباہ و برباد کر ڈالا اور ۲۵ کروڑ لوگ ہلاک ہو چکے یہ شمار و اعداد سنگاپور کے وزیرِ خارجہ ایس راجہ رتنم نے ۱۹۷۸ء میں غیر جانبدار ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں دیئے تھے انہوں نے فرمایا تھا کہ ایٹمی جنگ

کے خوف نے بڑی طاقتوں کے لئے تیسری جنگِ عظیم کا خطرہ پیدا کر دیا ہے جہاں وہ اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ جنگ لڑ رہے ہیں۔

اپنے دعوٰی کی دلیل میں اور غیر جانب دار ممالک کو اس خطرے سے محفوظ رہنے کے لئے ہوشیار کرنا تھا انہوں نے ۱۹۴۵ء سے ابتک کی جنگوں کے اعداد و شمار پیش کئے جن میں ۱۳۳ مقامی اور علاقائی جنگ بھی شامل ہیں ۸۰ ممالک نے ستّر دوسرے ممالک کی سرحدوں پر یہ لڑائیاں لڑیں اور ۲۵ اکروڑ سے زائد لوگ ہلاک ہوئے۔

ڈاکٹر فرینک بارنابے جو اسٹاک ہالم عالمی امن و صلح کے تحقیقی ادارے کے ڈائرکٹر ہیں STOCKHOLM INTERNATIONAL PEACE RESEARCH INSTITUTE

ان کا کہنا ہے کہ ۱۹۴۵ء سے ابتک کوئی دن ایسا نہیں گذرا جس روز جنگ نہ ہوئی ہو بلکہ اس وقت ۱۲ لڑائیاں فی روز کے اوسط سے لڑی جا رہی ہیں۔

ہاں آج بھی امن کی اتنی ہی خواہش ہے جتنی ہمیشہ سے رہی ہے لیکن جنگ اور جنگ کی افواہیں زمانے کے اختتام تک جاری رہیں گی"

البتہ تیسری عالمی جنگ سے گریز کیا جا رہا ہے اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ دنیا میں محبت پیدا ہو گئی ہے یا نفرت ختم ہو گئی ہے بلکہ اس کی وجہ ایٹمی ہتھیاروں کا خوف ہے اور اس کے ساتھ اس معاملہ میں خدا کا ہاتھ بھی ہے جس نے قوموں کو جنگ سے روک رکھا ہے، ہر شخص اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ اگر عالمی جنگ چھڑ گئی تو اس کے نتیجہ میں بے شمار شہروں کی بربادی ہوگی۔ اور دنیا کا ایک بڑا حصہ نیست و نابود ہو جائے گا۔

تاہم اقوامِ عالم آجکل لڑائیوں کے خاتمے کے لئے تیاری کر رہی ہیں کیونکہ ایک خوفناک تباہ کن قیامت خیز ہنگامہ برپا ہونے والا ہے۔

بائبل ایک ایسی عالمگیر جنگ کے بارے میں پیشنگوئی کرتی ہے جو گذشتہ دو جنگوں سے کہیں زیادہ خوفناک ہوگی اس جنگ میں دنیا کی ایک تہائی آبادی نیست و نابود ہو جائے گی (اس بات کی تفصیل اس کتاب کے اگلے صفحات میں دی گئی ہے)۔

دراصل پہلی دو عالمگیر لڑائیاں آہی تیسری جنگِ عظیم کی تیاری تھیں یہ کوئی اتفاقیہ امر نہیں تھا کہ گذشتہ تیس برس سے مشرقی وسطی (MIDDLE EAST.) پر نگاہیں مرکوز رہی ہیں۔

ایران۔ چین۔ افغانستان ترکی، اور افریقہ میں ہوئے حالیہ واقعات اس جنگ کی نشاندہی کر رہے ہیں

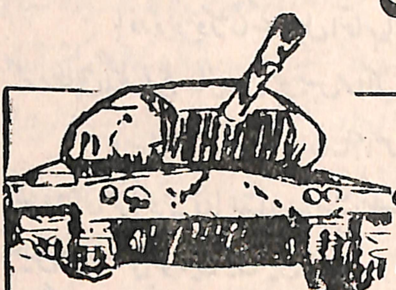
اسرائیل اور عرب کی قومیں اس عالمگیر جنگ کا میدان بنیں گی۔

سوویٹ روس، ایران، چین۔ مشرقی نیز مغربی یورپ اور امریکہ (U.S.A) کی طرف سے حملے کئے جائیں گے اور ان قوموں کی بہت بڑی آبادی نیست ہو جائے گی اور انتشار اور بدنظمی پھیل جائے گی۔

یہ ایک بھیانک تصویر ہے ان پیشینگوئیوں کو پڑھنے کے بعد جو ایام مصیبت کے انکشاف کے متعلق کی گئی ہے۔ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال کیا جائے گا جس سے ہولناک بربادی واقع ہوگی۔

اور خداوند یروشلم سے جنگ کرنے والی سب قوموں پر یہ عذاب نازل کرے گا کہ کھڑے کھڑے ان کا گوشت سوکھ جائے گا اور ان کی آنکھیں چشم خانوں میں گل جائیں گی اور ان کی زبان انکے منھ میں سڑ جائے گی۔ یرمیاہ نبی ۱۲:۱۲

جنگ کی تیاریاں



قوموں کے درمیاں اس بات کی
منادی کرو۔ لڑائی کی تیاری کرو۔ بہادروں
کو برانگیختہ کرو۔ جنگی جوان حاضر ہوں
وہ چڑھائی کریں اپنے ہل کی پھالوں کو
پیٹ کر تلواریں بناؤ اور ہنسوؤں کو پیٹ کر بھالے۔ کمزور کہے کہ میں زور آور ہوں

یوایل نبی ۳: ۹ : ۱۰

دُنیا میں اس وقت تیئس لاکھ روپیہ فی منٹ جنگی آلات بنانے پر صرف کر رہی ہے ہتھیار دنیا کا سب سے زیادہ تیزی سے پھیلتا ہوا بزنس ہو گیا ہے غیر نیوکلیاتی ہتھیار ایک سال میں ۱۸ بلین سے کم فروخت نہیں کئے جاتے۔ (جبکہ ۱۹۵۲ء میں صرف ۳۰۰ ملین کے تھے) یہ ملٹری خرچ کا صرف ایک معمولی سا حصہ ہے۔ امریکہ ہر سال اپنے دفاع اور ہتھیاروں پر ۱۱۰ بلین خرچ کرتا ہے اور روس ۱۰۰ بلین یہ اعداد ہر پندرہ سال میں دو گنے ہو جاتے ہیں۔

تخمینہ لگایا گیا ہے کہ موجودہ نیوکلر ہتھیاروں کا ذخیرہ تین ہزار چھ سو بلین

(ایک ملین برابر دس لاکھ) آبادی یعنی موجودہ آبادی کے پچاس ہزار گنا لوگوں کو نیست ونابود کر دینے کے لئے کافی ہے۔ ۱۷ ممالک نیوکلیر ہتھیار بنانے کے لئے کافی مقدار میں پلوٹینیم پیدا کر رہے ہیں۔

ہاورڈ یونیورسٹی کے نوبل انعام یافتہ پروفیسر جارج والڈ کے اندازے کے مطابق اگلے پانچ سال میں چوبیس ممالک نیوکلیاتی ہتھیاروں سے مسلح ہو جائیں گے۔

اسرائیل ایک چھوٹا سا ملک ہے اس میں صرف تیس لاکھ ملین آبادی ہے۔ مگر وہ بھی خود کو فوجی اعتبار سے بہت مضبوط کہتا ہے اس کا کہنا ہے کہ ہماری تیس لاکھ تحفظی فوجیں جس میں ریزرو (RESERVE) فوج بھی شامل ہے صرف ۷۲ گھنٹوں کے اندر حرکت میں آسکتی ہیں۔ اسرائیل اپنے لئے خود اصلاح تیار کر رہا ہے جیریکو میزائیل (JERICHO MISSYLES) بھی شامل ہیں۔ ایک جیری کو میزائیل کی قیمت ایک ملین (دس لاکھ) پونڈ ہوتی ہے۔

اسرائیلیوں نے ایک نیا ہتھیار بنایا ہے جس کا نام ایم۔ ڈی ۶۶۰ (M.D. 660) ہے سطح سے سطح میزائیل (SURFACE TO SURFACE) جیٹ جہازوں کیلئے اسرائیلیوں کا بھروسہ امریکہ پر ہے۔ حالانکہ اسرائیل کے ہوائی جہازوں کے کارخانوں میں بھی جیٹ بنائے جارہے ہیں۔ اسرائیل کے پاس چار ہزار سے زائد ٹینک موجود ہیں دو جنگجو سپاہیوں کے علاوہ چار سو جنگی ہوائی جہاز اور سپیریر کرافٹ (SUPERIOR CRAFT) بھی ہیں۔

سوئیڈن جہاں صرف اسّی لاکھ لوگ آباد ہیں صرف ۷۲ گھنٹوں کے اندر سات لاکھ پچاس ہزار تربیت یافتہ سپاہی مہیا کر سکتا ہے اس کے پاس چھ سو پچاس

جنگی جہاز اور ۱۱۰ بحری جنگی جہاز موجود ہیں۔

روس اور امریکہ دونوں کے پاس ایک ہزار سے زائد انٹر کونٹی نینٹل میزائیل (INTER CONTINENTAL MISSLES) اور دس لاکھ سے زیادہ سپاہی تین سو پچاس سے زائد جنگی جہاز اور آبدوز کشتیاں ہیں۔ مثال کے طور پر کتنی تعداد میں ہتھیار استعمال کئے گئے ہیں ۱۹۷۲ء کی طرف دیکھو۔ امریکہ نے جنوبی ویتنام کو بارہ سو جنگی جہاز ۱۶۰۰ کشتیاں اور بحری جہاز اور ۶۴۰۰۰ ہزار رائیفل اور بیس ہزار مشین گن (توپیں) ۳۴ ہزار بم (GRENADE LAUNCHERS) ۸۷۰ ہاوزر (HOWITZERS) دس ہزار موٹرار (MORTRARS) ۲۲۰ ٹینک۔ ایکہزار اسلاح بردار ۴۴۰۰۰ ہزار ٹرکوں (TRUCKS) اور چالیس ہزار ریڈیو دیئے ہیں۔

آخر کار یہ کمیونسٹوں کے ہاتھوں میں جاتا ہے۔

رُوس اور امریکہ ایک دوسرے کے سیٹلائٹ کو برباد کرنے کے لئے فضائی نظام جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش میں منہمک ہیں اور فضا میں بڑے سے بڑا اسٹیشن قائم کرلیں تاکہ جس کے ذریعہ نیوکلیر ہتھیاروں کو لے جایا جاسکے۔ اس طرح یہ دونوں فوجیں زمین پر نیوکلیر ہتھیاروں کے سرغنہ بن گئے ہیں جہاں آبدوز کشتیاں لگی ہوئی۔ میزائیل اور فضائی اسٹیشن پر لگے ہوئے نیوکلیر میزائیل بربادی کے کام کے لئے تیار رکھے ہوئے ہیں۔

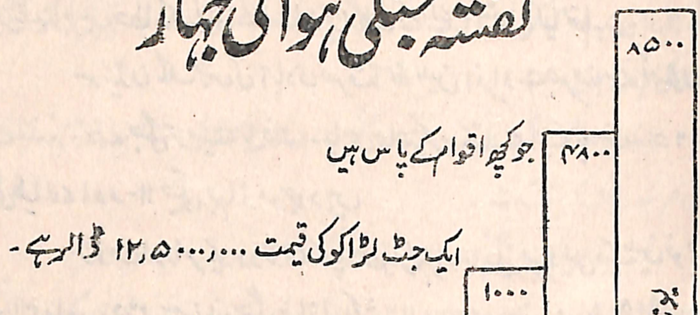
امریکہ کے مرومنٹ مین سوم (MIRV-MIUNTE MEN III) نیوکلیر میزائیل ہتھیاروں میں بیک وقت تین شہروں کو برباد کرنے کی طاقت ہے اور اس میں دولاکھ پچاس ہزار ٹن ٹی این ٹی کے برابر طاقت ہے۔

روس نے پچاس میگاٹن وزنی بم تیار کئے ہیں جن میں ان سے بھی زیادہ طاقت ہوتی ہے یعنی پچاس ہزار ملین ٹی۔ این۔ ٹی یہ قوت بیس کلوٹن وزنی بم سے جو ۱۹۴۵ء میں ہیروشیما پر گرائے گئے تھے ۲۵۰۰ گنا زیادہ ہے۔

آج امریکہ کے پاس تیس ہزار سے زائد نیوکلیائی ہتھیار ہیں اور ان کے اسٹاک میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ روس اور امریکہ کے پاس نیوکلیائی ہتھیاروں کا ایک ایسا ذخیرہ ہے جس میں ۱۰۲۰۰۰ ایسے بم ہیں جو ۱۹۴۵ء میں جاپان پر گرائے گئے تھے اور یہ دُنیا کو کئی بار تباہ کرنے کے لئے کافی ہیں۔

"ہلاک کرنے والے نیوکلیر ہتھیاروں کو بنانے میں رُوس نے امریکہ کی برابری کرلی ہے۔ چین بھی اس دوڑ میں ان ملکوں کی ہمسری کی جدّوجہد کر رہا ہے اب اس نے آئی۔ سی۔ بی۔ ایم ایک ایسا طاقت ور میزائیل تیار کرلیا ہے جس میں اتنے فاصلے پر نشانہ لینے کی صلاحیت ہے جتنا کہ امریکہ اور چین نے تبت کو پیچھے ہٹانے کی نیت سے ایک ایسا لوپیکر میزائیل تیار کرلیا ہے۔

نقشہ جنگی ہوائی جہاز



لاسر (LASERS) سختی سے بند کی ہوئی متوازی لہروں میں اسقدر طاقتور روشنی کی شعاعیں پیدا کرتا ہے کہ ان کو لہروں اور معدنیات میں سُوراخ کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے یہ شعاعیں طبی طریقہ پر نسلی جراثیم یعنی انڈوں میں پیدا ہوئی زندگی (CHROMOSOMES) پر بھی اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ دوسری طرف یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ ان میں اتنی طاقت موجود ہے کہ دور دراز فاصلہ سے زبردست طاقت والی اشیاء کو بھی برباد کر سکتی ہیں۔ بالخصوص ان آلات کو جو لاسر سے کاربن ڈی آکسائڈ (CARBON DIOXIDE) کو شعاعیں پھینکنے کے لیے بطور شیشہ استعمال کی جاتی ہے۔ ان کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

ان کی طاقت بربادی (APOCALYPTIC) کے لئے کافی ہے۔ یو۔ ایس اے نے دوسرے کو ویٹ نام میں خطانہ کرنے والے نشانہ پر لگانے کے لئے استعمال کیا تھا۔

سوئیڈن ملک جس کی آبادی صرف ۸ ملین افراد ہے صرف ۷۲ گھنٹوں میں ۷۵۰,۰۰۰ جنگی تربیت یافتہ سپاہی حاضر کر سکتا ہے اسکے پاس ۶۵۰ جنگی طیارے اور ۱۱۰ جنگی جہاز موجود ہیں

روس اور امریکہ دونوں کے پاس ایکہزار عالمگیر میزائیل ایک ملین فوجی سپاہی اور ۳۵۰ سے زائد جنگی جہاز اور کشتیاں موجود ہیں۔ اپریل ۱۹۷۸ء میں امریکہ کی پہلی نئی عظیم ترین ترشولی آب دوز کشتی کا افتتاح کیا گیا۔ دنیا کی اس سب سے بڑی کشتی کی قیمت ڈیڑھ بلین ڈالر ہے۔ امریکہ ۱۹۹۰ تک ایسی تیس ۳۰ کشتیاں بنانے کا ارادہ رکھتا ہے یہ ترشولی کشتی ۵۶۰ فٹ لمبی چار منزلہ کشتی ہے ہر کشتی ۲۴ ترشول اور گیارہ مزائیل سے جا سکتی ہے۔ اور میزائیل ستر MARVS (MANOEUVEAING RE-ENTRY VEHICLES) گھات لگا کر واپس آجانیوالی گاڑیاں) ہر MARVS مختلف نشانوں پر بالکل صحیح مار کر سکتی ہے پینٹاگن ان ترشولی آبدوز کشتیوں کو ابتک ایجاد ہونے والے اسلاحوں میں سب سے زیادہ مہنگا اور ہلاک کن ہتھیار بتاتا ہے۔

نیوکلر اسلاح۔ آجکل روس اور امریکہ دونوں مہلک سیاروں کا خلائی انتظام مکمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جن کے ذریعہ سے ایک دوسرے کے اڑن طشتریوں (SATELLITE) اور ایٹمی اسلاح رکھنے والے خلائی مرکزوں کو نیست کر دیں۔

امریکہ کے اسی فیصد فوجی پیغامات سیٹلائٹ کے ذریعے سمندر پار بھیجے جاتے ہیں اور بمباری کرنے والے طیاروں، آب دوز کشتیوں اور میزائیل کو ہدایتیں جاری کی جاتی ہیں۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ موجودہ ایٹمی اسلاح کا ذخیرہ ۴۵ ہزار ملین آبادی کو کئی مرتبہ ہلاک کر سکتا ہے۔

سترہ ممالک ایٹمی اسلاح بنانے کے لیے کافی مقدار میں پلوٹونیم (PLUTONIUM) پیدا کر رہے ہیں۔ چند سال کے اندر ہندوستان بھی یہی کرنے والا ہے ہاورڈ یونیورسٹی کے نوبل انعام یافتہ پروفیسر جارج والڈ نے پیشن گوئی کی ہے کہ پانچ سال کے اندر ۴۲ ممالک کے پاس ایٹمی اسلاح ہو جائیں گے۔

امریکہ کے MIRV- MINUTEMEN III میزائیں ہتھیاروں میں ہر ایک ایک ساتھ تین شہروں کو برباد کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور ڈھائی لاکھ ٹن TNT کے برابر طاقت رکھتا ہے۔ روس نے ۵۰ میگا ٹن وزنی بم تیار کیا ہے جو TNT کے ۵۰ ملین ٹن سے زیادہ طاقت رکھتا ہے جس نے ۱۹۴۵ء میں ہیروشیما کو نیست نابود کر دیا تھا۔

اب امریکہ کے پاس ۳۰ ہزار ایٹمی ہتھیار ہیں اور اس میں مزید اضافہ کیا جا رہا ہے روس اور امریکہ کے پاس ملا کر اتنا ایٹمی اسلاح ہے جو ۱۹۴۵ء میں جاپان میں گرائے جانے والے بم سے ۱۲۰۰ لاکھ بموں کے برابر ہے جس سے تمام دنیا کو کئی مرتبہ برباد کیا جا سکتا ہے۔ چین بھی ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ میں آگے نکلنے کی بہت کوشش کر رہا ہے اس نے اب ICBMS میزائیل تیار کی ہے جو اتنے فاصلہ پر نشانہ مار سکتا ہے جتنا وہاں سے USA دور ہے اس نے تبت میں عظیم میزائیل مرکز قائم کر لیا ہے۔

انسان کی سب سے نئی ایجاز ہے نیوٹرن بم

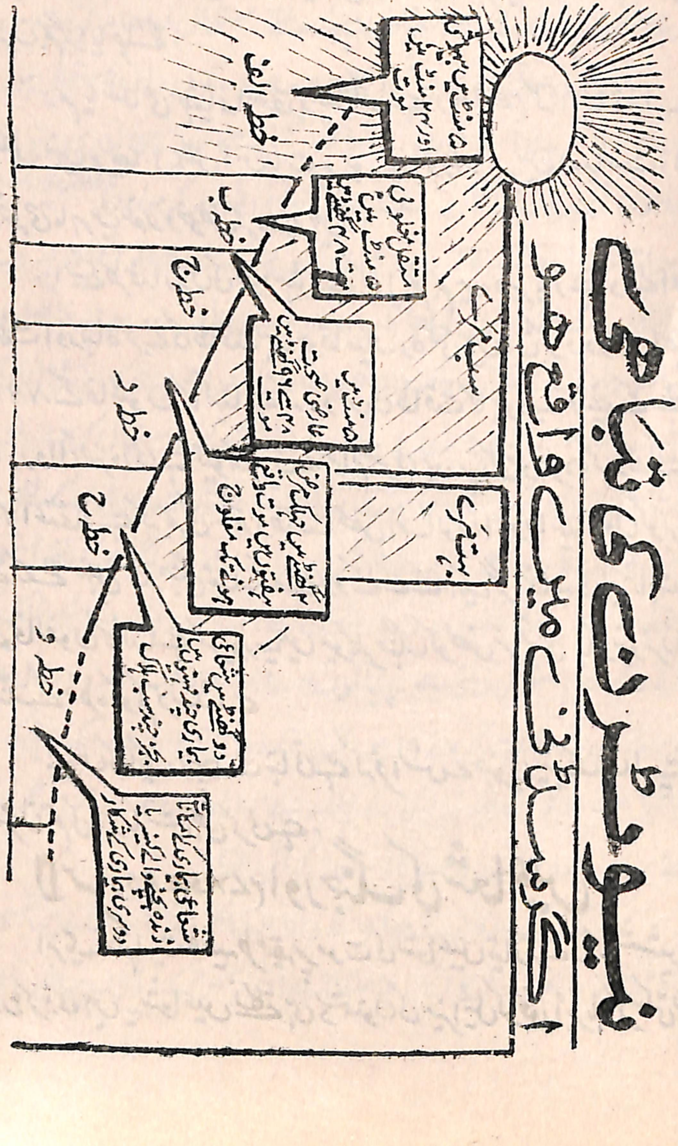
NEUTRON BOMB

بغیر کسی عمارت کو نقصان پہنچائے گھنٹوں میں ہلاکت

ساحلِ سمندر سے ۵۰ کلو میٹر کے فاصلہ پر ایک آبدوز کشتی میں سے بیلاسٹک میزائل — BALLISTIC MISSILE چھوڑ اگیا جو اڈان بھرتا ہوا ایک شہر کے اوپر بلندی پر چکر لگانے لگا۔ ایک ہزار میٹر کی بلندی پر اس کا جنگی سرا پھٹ گیا جس کی اتنی تیز روشنی ہوئی کہ سورج بھی ماند پڑ گیا لیکن اسکے ٹھیک نیچے نقصان اور اموات بہت کم ہوئیں۔

گراؤنڈ زیرو (GROUND ZERO) کی عمارتوں کے بالائی حصّے چور چور ہوگئے کچھ لوگ جو غیر محفوظ جگہوں پر موجود تھے گر پڑے۔ درحقیقت یہ چند لوگ خوش قسمت تھے اس دھماکے کے چار سو میٹر کے رقبہ میں جو شہر متاثر ہوئے وہاں کے کام کرنے والے اور دوکاندار پانچ منٹ تک یہ سمجھنے سے قاصر رہے کہ یہ کیا ہوا اس کے بعد ان کے بدن میں تیز نیوٹرن شعاعیں اور گاما GAMMA شعاعیں داخل ہوئیں جن کے اثر سے ان کو شدّت سے قے ہونے لگیں ان کے اعضا بے قابو ہوگئے۔ اور بے ہوش ہو کر چوبیس گھنٹے میں ہلاک ہو گئے دو ہزار میٹر کی حدود کے اندر سڑکوں اور عمارتوں پر دور دور تک یہی اثر ہوگا۔ لیکن آہستہ آہستہ اندر میں ظاہر ہوگا اور لوگ چند گھنٹوں میں شعاعوں کے اثر سے مفلوج ہو جائینگے دماغی اجزاء منتشر ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا گودا برباد ہونے لگے گا۔ جسم میں ناسور بخار اور دیگر امراض کی وجہ سے چند مہینوں، ہفتوں اور دنوں میں موت واقع ہو جائے گی نشانہ کی حدود کے اندر جو لوگ زندہ رہ جائیں گے وہ اندھے ہو جائیں گے اولاد پیدا کرنے

کے ناقابل ہو جائیں گے اور کینسر (سرطان) کے مرض میں مبتلا ہو جائیں گے۔ حملہ آور کچھ دنوں کے اندر بغیر تحفظ عمارتوں، آمدورفت کے ذرائع اور عوامی خدمات پر قبضہ کرنے کیلئے چل پھر سکیں گے۔



یہ خوفناک منظر اوپر گراف کے ذریعہ دکھایا گیا ہے اسکے لئے سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہ ہولناک واقع سڈنی یا کسی دوسرے شہر میں ہو سکتا ہے۔ اگر وہاں نیوٹرن بم گرا دیا جائے۔

بم یا شعاعی ہتھیار اسقدر خطرناک ہے (ERW) کہ ایسا دُنیا نے آج تک نہیں دیکھا۔ آجکل اس بات پر یورپ اور امریکہ میں سیاست داں اور فوجی ماہرین غور وخوض کر رہے ہیں۔

اسکے طرفداروں کی خواہش ہے کہ ایٹم بم سے دیرپا رہنے والے اثرات کی مدت اور تباہ کرنے کی طاقت میں جو خامیاں رہ گئی ہیں ان کو دور کر دیا جائے NATO کے حامیوں کا کہنا ہے کہ روس کی طاقت کا جواب دینے کے لئے یہ کارروائی ضروری ہے کیونکہ اس نے تمام مغربی یورپ کو خوفزدہ کر رکھا ہے ان کا اعتقاد ہے کہ بم کی منفرد طاقت محض انسانوں اور جائیدادوں کو برباد کرنے کے لئے نہیں بلکہ جنگی ٹینک کے حملے روکنے کے لئے ایک گرانمایہ ذریعہ ثابت ہوگا اسکے مخالفوں کا کہنا ہے کہ یورپ میں نیوکلر جنگ کو محض نمائش بنا کر نیوٹرن بم کی جنگ کے خطرہ کو کم کر سکتا ہے

پیرس کی ایک رپورٹ بتاتی ہے کہ فرانس نے جنوبی پیسفک میں اپنے نیوٹرن بم کی آزمائش بھی کر لی ہے۔

لائسر (LASERS) اور جنگ کی شعاعیں

امریکہ نے نہایت خفیہ طریقہ پر موت کی شعاعیں تیار کرنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں یہ شعاعیں نکلتے ہی دشمنوں کی میزائیل کو فوراً برباد کر سکتی ہیں۔

اور پروٹون (PROTONS) نیوٹرون اور بجلی کے ذرّات کو روشنی کی تیز رفتاری کے ساتھ آگے دھکیل سکتی ہیں ان شعاعوں کو روسی جہاز گرانے والی میزائیل اور تباہ کن سیٹلے لائیٹ سے محفوظ رہنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

توقع کی جاتی ہے کہ یہ شعاعیں ۱۹۸۰ء کے دوران استعمال ہونے لگیں گی۔ لاسر بے انتہا قوت کے ساتھ سختی سے بند ایسی نوری متوازی شعاعوں کی لہروں کو نکال سکتا ہے جن کو طبّی طور پر کرموزون (CHROMOSOMES) یعنی حیاتیاتی خول (CELLS) پر اثر انداز ہونے کے لئے دھاتوں اور ہیروں میں سوراخ کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا رہا ہے دوسری طرف دور دراز فاصلے پر دیوقامت اشیاء کو برباد کرنے کی طاقت رکھتا ہے خصوصاً ان کو جو لاسر سے کاربن ڈائی اوکسائیڈ کو شیشہ (LENS) کی طرح شعاع پر عکس ڈالنے کے لئے استعمال کریں۔ اس کی طاقت کا کم اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ان کی طاقت تصوّر شدہ بربادی کے لئے ہے۔

یو ایس اے نے لاسر ویٹ نام میں خطا نہ کرنے والے نشانہ پر لگانے کے لئے استعمال کیا تھا۔ لاسر یا سائنسی موت کی شعاع بے انتہا تیز رفتار میزائیل ٹینک کو مار گرانے کے لئے استعمال کی گئی ہے۔ پنٹاگون PENTAGON نے اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے رپورٹ دی ہے کہ ۱۹۷۶ میں تجربہ کے دوران لاسر سے ایک ہیلی کوپٹر گرایا گیا ۱۹۷۳ء میں بغیر ڈرائیور کے چلنے والے جہازوں (DRONE) کو گرانے کے لئے بہت زیادہ طاقتور لاسر کا استعمال کیا گیا تھا۔

امریکہ ایک ہلکا لپیٹ لیا جانے والا ایسا کیمیائی لاسر بنانے میں مشغول ہے جس کا نشانہ رائفل کی طرح لگایا جا سکتا ہے اور دشمن کے اڈوں پر بغیر آواز

پانچ میل تک تباہ کن جلتے ہوئے سوراخ کرسکتا ہے
لاسر شعاعوں کے مشہور عالم پروفیسر کا نٹروٹز KANTROWITZ اس بات پر متفق ہوں کہ روشنی کی رفتار رکھنے والے شعاعوں کے ہتھیار جو دوسرے براعظموں کے فاصلوں تک نشانہ لگا کر برباد کرسکتے ہیں۔ ۱۹۸۵ء تک دستیاب ہو سکیں گے۔ لاسر سے چلنے والے جنگی سامان ہنوئی اور ہائی خونگ میں راکٹ کی سرحد کو توڑنے اور کوینگ ٹری (QUANG TRI) کی خون ریز جنگ کو بند کرنے کے لئے استعمال کئے گئے تھے۔

کانٹروٹز ابتک کوشش میں ہے کہ وہ شعاعوں کو عالمگیر میزائیل کے طور پر استعمال کے قابل بنانے گو ابھی تک اسے کامیابی نہیں ہوئی لیکن امید ہے وہ جلدی کامیاب ہو جائے گا۔

ہلاک کن شعاعوں کی جنگ مشکل سے پانچ منٹ تک جاری رہے گی لیکن اس قلیل عرصے میں نیویارک۔ واشنگٹن، شکاگو۔ لوس اینجلس۔ اور وہ شہر جو دوسری بڑی طاقتوں کے سرحدوں پر واقع ہے جیسے ماسکو لینن گراڈ کیوء اڈوسیا۔ گورکی اور لووہ سسی برسک بغیر آواز یک لخت زمین سے معدوم ہو جائینگے چار دانی سے نکلی ہوئی بھاپ کی طرح ایک ہلکی سفید بھاپ کے پھیلنے کے بعد صرف ایک ہلکی سی کالی لہر رہ جائے گی۔ بڑے بڑے شہر اس طرح پھیل جائیں گے جیسے کافی بالکل گھل جاتی ہے۔

کیا انسان خدا بننے جارہا ہے۔ وہ شیطان کی تقلید کر رہا ہے جس نے خدا بننے کی ناکام کوشش کی تھی۔ اور دنیا کو بربادی کی راہ پر ڈالدیا۔ اور اسوقت بھی وہ ہمارے سائینسدانوں کو بربادی کی طرف لے جارہا ہے۔



حیاتیاتی ہتھیار

آخری زمانہ میں لوگ
طبعی محبت سے خالی .... سنگدل ہوں گے
۲۔ تمتھیس ۳ : ۳

کم از کم سولہ[16] ممالک نے حیاتیاتی اور کیمیاوی ہتھیاروں کی ایجاد کرلی ہے (بیکٹیریا۔ جراثیم۔ زہر آلود گیس وغیرہ) ان میں اتنی قوت ہے کہ ذرا سی دیر میں تمام برّاعظم کو تباہ و برباد کر سکتی ہیں. چند ایسے ہتھیار جن کا ذخیرہ دنیا میں چاروں طرف کر لیا گیا درج ذیل ہیں.

نمونیہ کی وبا۔ یہ سب سے زیادہ ہلاک کن جراثیم سے پیدا ہوتی ہے اس کے سو فیصدی ہلاکت کا باعث ہوتے ہیں اور ان کا کوئی علاج نہیں ہے۔

ابتدائی اینتھروکس :- (ANTHROX) یہ پھیپھڑوں کی بیماری ہے اس کی تشخیص اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک مریض کو متواتر بخار نہ رہنے لگے اس مرض سے چوبیس گھنٹے کے اندر موت واقع ہو جاتی ہے۔

تھائی فس (THYPHUS) یہ مہلک ترین بخار ہے جو بہت ہی چھوٹے کیڑوں سے

پیدا ہوتا ہے۔ یہ ملیریا بخار سے زیادہ ہلاک کرنے والا ہوتا ہے۔

بوٹولینس ٹوکسن (BOTULINUS TOXIN) انسان کے علم میں سب سے زیادہ زود اثر مہلک ترین زہر ہے یہ سائنائیڈ (CYNIDE) سے تیس کروڑ گنا زیادہ زہریلا ہوتا ہے اس کا زہر صرف چھ اونس اگر صحیح طریقہ پر تقسیم کردیا جائے تو شمالی امریکہ کی تمام آبادی کو ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے۔

نسوں کا گیس (NERVE GAS) اس گیس سے تشنج، سانس کا فالج پیدا ہوتا ہے اور صرف تیس سیکنڈ میں موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ گیس دنیا کے مختلف مقامات پر ہزاروں ٹن کی مقدار میں اکٹھا کرلیا گیا ہے۔

روس کے قبضہ میں اوّل جرمن گیس پیدا کرنے والا کارخانہ موجود ہے جس نے سرخ فوج (RED ARMY) کے لئے ابتک پچاس ہزار ٹیبرن گیس (TABON GAS) مہیّا کیا ہے۔

چین نے مہلک ترین جراثیم وائرس (VIRUS) پیدا کئے ہیں جو زمانۂ وسطیٰ میں واقع ہوئی سیاہ طاعون پھیلانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ گر یہ چھوڑ دیئے جائیں تو اس کا نتیجہ شدید ہلاکت ہوگا۔

صدر نکسن نے حکم دیا تھا کہ امریکہ میں جسقدر حیاتیاتی ہتھیار ذخیرہ ہیں ان کو ختم کردیا جائے لیکن ان کو ایجاد کرنے والا علم تو موجود ہے دیگر ممالک نے بھی اپنے حیاتیاتی ہتھیاروں کو موجود رکھا ہے ترقی یافتہ ممالک اسی قسم کے ہتھیار بنانے میں مصروف ہیں

یہ ہتھیار جیو فزیکل ویپونز کہلاتے ہیں جو روشنی اور دوسرے فطری ذرائع کو تباہ کاری کے استعمال کے لئے تیار کرتے ہیں۔

بیسویں صدی میں بے انتہا صنعتی ترقی ہونے کے باوجود انسان تاریخ کے وحشی دور سے زیادہ مہذب نہیں ہو سکا۔ بائبل میں ان ایام کے ہلاک کن اثرات کے متعلق پیشین گوئی کی گئی ہے۔

(آخری زمانہ میں۔ آدمی طبعی محبت سے خالی۔ سنگدل۔ تہمت لگانے والے بے ضبط۔ تند مزاج ..... نیکی کے دشمن ..... ۲ تمتھیس ۳:۳)

خلا میں خطرناک تجربات

"اور آسمان پر بڑی بڑی وہشت ناک باتیں اور نشانیاں ظاہر ہونگی"۔ لوقا ۲۱-۱۱



دنیا کے لئے سب سے زیادہ خوفناک منظر جو اس زمانے میں تیار کیا جا رہا ہے وہ ہے موجودہ ایٹمی خلائی پروگرام

NUCLEAR SPACE PROGRAM.

خلا میں ہوائی اڈے تعمیر کئے جا رہے ہیں تاکہ وہاں میزائل اور دیگر فضائی اسلحہ

لے جاسکیں اور بوقت ضرورت آسانی سے حاصل کئے جاسکیں؟ یہ خلاسے زمین پر ٹھیک نشانہ پر گرائے جاسکیں گے ان میزائیل پر پورا قابو زمین کے دور دراز فاصلہ سے رکھا جائے گا۔

عالمی میزائل کو برف کے سمندر سے امریکہ میں نشانہ لگانے کے لئے صرف ۳۰ منٹ سے زیادہ کی ضرورت نہ ہوگی، خلائی اسٹیشن سے دس منٹ ہی لگیں گے اور آخری تین منٹ میں اس کو بذریعہ راڈر (RADAR) معلوم کیا جاسکے گا۔

۱۹۷۱ء میں روس کا سوئز دوم (SOYEZ II) پہلی مرتبہ بغیر کسی انسان کے خلائی اسٹیشن پر پہنچنے میں کامیاب ہوا یہ تین سو فٹ لمبا سیلوٹ (SAILYUT) ہے۔ یہ سوئز اور سیلوٹ مستقبل کے فضائی اسلحوں کی ترقی وسعت میں نمایاں کام کررہے ہیں اس فوجی مقصد کی تکمیل یا تو خود ان کے فضائی کارکن یا زمین سے کنٹرول کرنے والے یا دونوں کے اشتراک سے ہوسکے گی۔

یہ لوگ خلا میں فوجی کاروائی دگنجائش کے امکانات پر تحقیق کرسکتے ہیں جس میں بحری بری اور خلائی امور کی معلومات بذریعہ کیمرہ یا انفراریڈ (ENFRARED) راڈر یا دیگر برقی آلات کے ذریعہ سے کی جاسکتی ہیں۔

SALYUT - SATALTITE فضائی گردش میں قائم کی جانیوالی انسان کی تجربہ گاہ زمین پر گولیاں (CAPSULES) گرانے یا زمین سے دس ہائیڈروجن بم گردش میں لے جانے کے لئے استعمال کی جاسکے گی۔

اس خلائی اڑن طشتری (SATELLITE) کو مسدود کرنے والا اور گردش کرنے والی تجربہ گاہ دشمنوں کی اڑن طشتریوں کو شناخت کرسکتی ہے۔ اور ان کو

تہی دست کر سکتی ہے۔

اس وقت امریکہ بھی خلائی تجربہ گاہ پر کام کر رہا ہے اور بہت جلد ترقی یافتہ اسٹیشن قائم کرنے کی توقع کر رہا ہے جس میں آسمان و زمین کے درمیان دس برس کے اندر ایک چھوٹی سی (اسپیشل) مخصوص گاڑی کے ذریعہ آنا جانا ہو سکے گا۔

امریکی خلائی پروگرام بہت تیزی کے ساتھ ترقی پر ہے تیسری ٹیم ۸۴ دن تک خلائی اسٹیشن پر کام میں مستعد رہی۔ جو کہ انسانی زندگی میں سب سے لمبی مدت تک خلاء میں رہنے کا تجربہ ہے (دسمبر ۷۳ سے فروری ۷۴ تک)

دانشوروں کی اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سلسلے میں اس نے بہت ترقی حاصل کر لی ہے وہ دن بھی آنے والا ہے جب روس اور امریکہ ایک دوسرے کی نگرانی کرنے والی اڑن طشتریوں کو برباد کرنے کی کوشش کریں گے۔ جو فوجی اڈوں کی نگرانی کرتی ہیں ایک دوسرے کی جانب بڑھ رہی ہیں۔

اس قسم کی جنگ میں مغلوب ہونے والا نہ صرف خلاء میں بلکہ زمین کے اوپر بھی پورے طور پر فاتح کے رحم و کرم پر ہوگا۔ یہ ترقی یافتہ پروگرام آسمان پر ایک خوف ناک منظر پیش کرے گا۔

یہ نیوکلیر کارروائیاں بائبل کی پیشینگوئی کے مطابق ایام غضب کے لئے تیاری کا وقت ہوگا۔

"اور آسمانوں کے ستارے اس طرح زمین پر گر پڑے جس طرح زور کی آندھی سے ہل کر انجیر کے درخت سے کچے پھل گر پڑتے ہیں۔ اور آسمان اس طرح سرک گیا جس طرح مکتوب لپیٹنے سے سرک جاتا ہے۔ اور ہر ایک پہاڑ اور ٹاپو اپنی جگہ سے ٹل گیا اور زمین کے بادشاہ اور فوجی سردار اور مالدار اور زور آور اور تمام غلام اور آزاد پہاڑوں کے غاروں اور چٹانوں میں جا چھپے"۔ مکاشفہ ۶: ۱۳-۱۶

آسمان میں مزید عظیم نشانات ۔ انسان کا کامیابی کے ساتھ چاند پر اُترنا ۔ نیز مرّیخ (MARS) مشتری (JUPITER) زہرہ (VENUS) کا سُراغ لگانا ہے ۔

جولائی ۱۹۶۹ئہ ء میں سب سے پہلا انسان چاند پر اُترا ۔ امریکن خلائی ایجنسی کے چیف ڈائریکٹر ٹامس اوپین (THOMAS OPAINE) نے کہا ہے کہ ہم نے دکھا دیا کہ ہم وہ لوگ ہیں کہ جس بات کا ارادہ کرتے ہیں اسے تکمیل تک پہنچا دیتے ہیں درحقیقت انسان نے کسی بات کا ارادہ کر لیا ہے ۔

۱۹۶۲ء میں امریکہ کا میرائن جہاز MASINE II زہرہ کے اندر ۲۱ ہزار میل تک داخل ہوگیا اور ریڈیو کے ذریعہ وہاں سے اطلاعات بھیجیں ۔

۱۹۶۵ء میں میرینز چہارم MARINES IV مریخ میں جو زمین سے پچاس ملین میل کے فاصلہ پر ہے کئی ہزار میل تک چلا گیا ۔

۱۹۷۱ء کے آخر میں امریکہ اور روس کا ایک ایک خلائی جہاز مریخ کا چکّر لگا رہے تھے ۱۹۷۳ء میں خلائی جہاز پائنیر (PIONEER) نے دو سال میں پچاس کروڑ میل کا سفر طے کیا ۔ یہ جو پیٹر (مشتری) سے گذرا اور ریڈیو کے ذریعے بے شمار اطلاعات زمین پر ارسال کیں ۔ اور اس عظیم سیّارہ کی تصویریں بھی بھیجیں جو انسان نے پہلی مرتبہ ایک لاکھ میل کی بلندی پر کھینچیں ۔ ان ارسال کردہ اطلاعات سے پتہ چلا کہ مشتری سیال ہائیڈروجن گیس کا عظیم گولا ہے ۔ یہاں ایسے تباہ کن بھیانک طوفان اٹھتے رہتے ہیں جیسے کہ زمین پر کبھی نہیں اٹھتے ۔ یہ ہفتوں بلکہ سالوں تک جاری رہتے ہیں ۔ یہاں کا ایک ہی طوفان ساری زمین کو تباہ کرنے کے لئے کافی ہے ۔ یہ طوفان مشتری میں گذشتہ ۳۵ برس سے چل رہا ہے ۔

مشتری سے ہوتا ہوا یہ پائینر چودہ برس کی مسافت کے بعد یورینس (URAINUS) میں داخل ہوگا اس خلائی جہاز کی حرکات و رفتار خود بخود چلنے والے کمپیوٹر سے قابو میں رکھی جائیں گی۔

۱۹۷۶ء میں امریکن خلائی جہاز وائی کنگ VIKING مریخ سیارے پر اُترا۔ یہ مریخ کی مٹّی میں اُترا اور اس کی تفتیش کی۔ اس طیّارے نے اس سیّارے کی خوبصورت رنگین تصویریں کھینچیں۔

۱۹۷۸ء میں دو خلائی طیارے پائینر وینس اوّل و دوم (PIONEER VENUS I II) نے مریخ سیّارے کو زیادہ صفائی کے ساتھ جانچا اور وہاں کے ماحول کی تحقیق کی جس سے پتہ چلا کہ مریخ میں ارگن ۳۶ گیس (ARGON 36) موجود ہے۔ سائینسدانوں کا یقین ہے کہ جب سورج اور سیّاروں کی تخلیق ہوئی تھی تو ان کے اندر یہ گیس موجود تھا اور سیّاروں کی سطح پر ۹۰۰ فارن ہائیٹ (FAHREN HEIT) حرارت تھی۔

۱۹۷۹ء میں ایک دوسرا جہاز وائے جر اول و دوم (VOYAGER I II) نصف بلین میل کی مسافت طے کرنے کے بعد عظیم سیّارے نے مشتری کے نزدیک سے تصویریں لیکر تحقیق کی۔ اسمیں ۷۴-۱۹۷۳ میں استعمال کیئے گئے ٹیلی ویژن کیمروں سے چالیس گنا زیادہ طاقت والے کیمروں کا استعمال کیا گیا مشتری کے نزدیک سے گذرنے کے بعد VOYAGER I زحل (SATURN) کی جانب روانہ ہوگیا ہے ۱۹۸۱ء میں وہاں پہنچ جائے گا۔

VOYAGER II اس سے بھی آگے یورینس میں بھیجا جائے گا جو وہاں ۱۹۸۶ء

میں پہونچے گا۔ اور ۱۹۸۹ میں نیپچون (NAPTUNE) سیارے میں پہنچ جائے گا
ستمبر ۱۹۷۹ میں ایک اور اہم بات یہ ہوئی کہ طیارہ پائینیرم دوم زحل (SATURN)
پہنچا۔ وہاں پہونچنے والا یہ پہلا طیارہ تھا۔

خلا میں کالے سوراخوں کا دھوکا

انسان کائنات کی جسقدر تحقیق کرتا ہے اسی قدر پریشان ہوتا ہے
آجکل سائینس داں اور منجم آسمان میں سیاہ سوراخوں کی وجہ سے پریشان
ہیں یہ غیر وجودی نقطے آسمانی خلا کو صاف کرنے والے اجسام سمجھے جاتے ہیں
جو ہر سامنے آنے والی چیز کو نگل جاتے ہیں ان کو تھاہ نہ رکھنے والے عمیق غار
کہا گیا ہے جن میں عظیم ترین ستارے بھی غائب ہو سکتے ہیں۔ اور ان کا کوئی
سراغ نہیں مل سکتا۔

ایک سائینسداں کا کہنا ہے کہ صرف کہکشاں کے اندر ایک بلین سے
زائد کالے سوراخ موجود ہیں۔

اس موضوع پر ایک خبر میں کہا گیا ہے کہ یہ کالے سوراخ سارے عالم کو
اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہیں۔ ورنہ ستاروں کا کشش تصادم یہ ظاہر کرتا
ہے کہ یہ تمام کائنات اپنے مرکز سے گر سکتی ہے۔ اگر ایسا ہو گیا تو اس کے بے شمار
چمکدار اجسام آپس میں ٹکرا کر برباد ہو جائیں گے اور ایک بہت بڑا کالا
سوراخ پیدا ہو جائے گا۔ اسکے بعد کچھ نہیں رہے گا یا پھر ایک نئی کائنات
تخلیق کی جائے گی۔

بائیبل یہی کہتی ہے کہ ایک روز یہ دُنیا ختم ہو جائے گی۔

اور تمام اجرام فلک گداز ہو جائیں گے اور آسمان
طومار کی مانند لپیٹے جائیں گے اور ان کی تمام افواج تاک اور
انجیر کے مرجھائے ہوئے پتّوں کی مانند گر جائیں گے۔

یعشیاہ نبی ۳۴:۴

دوسری کائنات جو خدا تخلیق کرے گا یقیناً اس موجودہ دُنیا سے بہت اعلیٰ ہوگی بناوٹ کے اعتبار سے نہیں بلکہ اخلاقی اور روحانیت کے اعتبار سے اسمیں تاریکی نہ ہوگی۔ شیاطین اور بدروحیں نہ ہوں گی جو اسے مکروہ کاموں سے اسے ناپاک کردیں وہاں عالمی دولتمند نہ ہونگے جو جنگ اور لڑائیاں کرائیں۔ لوگوں کو بدراہ کرنے والے نہ ہونگے نہ غلام بنانیوالے حاکم ہوں گے

یہ راستبازی کی دُنیا ہوگی جسمیں صرف خدا سے محبّت رکھنے والے سکونت کریں گے اور وہ لوگ جو اس کے بیٹے یسوع مسیح پر جس کے لئے خدا نے تمام تخلیقات کی ہیں ایمان لاکر نجات پا چکے ہیں۔

○



آسمان پر خوفناک مناظر

"اور سورج اور چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہونگے"

(لوقا ۲۱ : ۲۵)

اس صدی میں سب سے حیرت خیز ایجاد یہ ہوئی ہے کہ دُور بین کے ذریعہ روشنی کے مدھم نقاط دیکھ لئے گئے ہیں۔ یہ قواسیر .... (QAUS ABS) یا فضائی نقطے ہیں جو ابھی کافی حد تک معمہ بنے ہوئے ہیں۔ یہ بے انتہا دوری پر واقع ہیں یعنی زمین سے ۸ ہزار روشنی کے سال کی مسافت پر ہیں۔

یہ قواسیر بے حد درخشاں ہیں اور اندازہ ہے کہ کہکشاں کی روشنی سے سوگنا زیادہ روشن ہیں۔ سائنسداں حیران ہیں کہ یہ قواسیر ٹمٹماتے کیوں نہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ان کے اندر کوئی نامعلوم طاقت کام کرتی ہے۔

فضا سے عجیب و غریب اشارات (سگنل) جو اربوں میل کے فاصلہ پر ہیں اور ریڈیو ٹیلسکوپ پر دکھائی دیتے ہیں۔

سب سے پہلے یہ ۱۹۶۸ میں ڈاکٹر فرینک ڈریک (DR. FRANK DRAKE) کو نظر آئے تھے جو کورنیل مشاہدہ گاہ (CORENALL OBSERVATORY)

کے صدر ہیں۔ ان کے حساب کے مطابق ان اشارات کو پیدا کرنے کے لئے جس طاقت کی ضرورت ہے وہ اس طاقت سے دس کروڑ گنا زیادہ ہے جو تمام دنیا میں کسی ایک جگہ سمیٹی جا سکتی ہے۔

آسماں پر خوفناک نظارے

یہ عجیب نشانات اور یو اف او کی اڑن طشتریوں کے ٹھٹھائیں جو ترقی ہوئی ہے اس نے اس بات میں زیادہ دلچسپی پیدا کر دی ہے کہ وہاں ذہینی زندگی سے زیادہ کے امکانات ہو سکتے ہیں اور سیاروں اور دیگر اجرام فلکی کے درمیان آمد و رفت اور تیسری قسم کے مقابلے ممکن ہو سکتے ہیں۔

حال میں امریکن ہوائی باز گورڈن کوپر نے اعلان کیا ہے کہ وہ اڑن طشتریوں اور اس قسم کی دیگر خلائی چیزوں پر یقین رکھتا ہے اس نے اس تصادم کی افواہوں کا بھی ذکر کیا ہے جو شمالی امریکہ میں خلائی جہازوں کے درمیان ہوئی تھی اور ان کہانیوں کو سچ مانتا ہے کہ ان میں جو لوگ بیٹھے تھے بالکل زمینی انسانوں کی مانند تھے۔ مسٹر کوپر نے اپنی اس بات کی تصدیق کے لئے کوئی شہادت پیش نہیں کی۔ دیگر ہوائی خلا بازوں نے اس کی تردید میں کہا ہے کہ انہوں نے مسٹر کوپر کی بیان کردہ کہانیاں پہلے کبھی نہیں سنیں۔

ہم ان اڑن طشتریوں کے بارے میں کیا سوچ رہے ہیں۔ دراصل ان کا

کوئی وجود ہے یا محض وہم ہیں۔ تصور ہیں یا حقیقت۔ کیا یہ روشن ہیں۔ ارضی زندگی رکھنے والے ہیں یا آسمانی۔

یقیناً دس سال سے زائد عرصے میں یوایف او کے بہت سے مناظر دیکھنے میں آئے ہیں جس نے ان کا سراغ لگانے اور تحقیق کرنے کا اشتیاق پیدا کر دیا ہے اس بات کے تین امکانات ہو سکتے ہیں

۱۔ ان میں زمینی زندگی سے زیادہ زندگی موجود ہے۔ یعنی وہ زمینی نہیں بلکہ کسی بیرونی خلائی تہذیب سے آئی ہے۔

۲۔ یوایف او شیطان کی تخلیق ہے۔ وہ بھوت کی قسم کی چیزیں ہیں جن کے جسم نہیں ہوتا۔ صرف روح ہوتی ہے۔ بہت سے مسیحی مصنف اس پر اعتقاد رکھتے ہیں۔

۳۔ وہ انسانی تخلیق ہیں اور ایک خفیہ سازش کا نتیجہ ہیں اس سازش سے تعلق رکھنے والے کچھ مسیحی مصنف۔ عالمگیر بنک کا کاروبار کرنے والے اور دنیا کے بلند سماجی رتبے (FEDERALISTS) اعتقاد رکھتے ہیں کہ انسان کی بنائی ہوئی اڑن طشتریوں کے وجود کی شہادتیں موجود ہیں۔

اس خیال کے مدنظر اڑن طشتریوں کے اڑنے کا راز اسلئے خفیہ رکھا گیا تاکہ دنیا یہ سمجھنے لگے کہ خلائی مخلوق دنیا کا چکر لگاتے ہیں۔ اسی طرح مستقبل میں خلا سے حملہ ہو جانے کے خوف سے تمام دنیا میں ہنگامی صورت پیدا ہو جائے اور یہ سازش کرنے والے تمام دنیا کے ڈکٹیٹر بن کر حکمرانی کر سکیں۔

میرے خیال سے متذکرہ بالا نمبر ۱۔ ۲ ممکن نہیں۔ شیطانی طاقتیں اپنے

کام میں لگی ہوئی ہیں اور یہ اس کی چالاکی ہے کہ اس نے .U.F.O کا بھوت بنا دیا ہے۔ ان سازش کرنے والوں کے پاس یہ طاقت بھی ہے کہ وہ دُنیا کو دھوکہ میں ڈالنے کے لئے اڑتے ہوئے خفیہ اجسام ایجاد کرلیں۔

ایک اور آسمانی خوفناک منظر روسی سیٹالائٹ نے پیدا کر دیا تھا جب ۱۹۷۸ء میں وہ زمین پر گرا تھا۔

امریکہ کا خلائی اسٹیشن (SKY LAB) بھی ایک آگ کے گولے کی مانند دوبارہ داخل ہوا اور جولائی ۱۹۷۹ء میں زمین سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

جنوری ۱۹۷۶ء میں اے ایف پی (AFP) نے خبر دی تھی کہ شناخت نہ ہونے والا ایک آگ کا گولہ جو آسمان سے مغربی ارجنٹائن کے اوڈیس (AUDES) پہاڑ پر گرا تھا۔ اسکے دھماکے سے سینکڑوں میل تک کی عمارتیں ہل گئی تھیں اور گاؤں میں اتنی تیز روشنی ہو گئی تھی جیساکہ دن میں ہوتی ہے۔

استقبل میں ان سے بھی بڑے بڑے نشانات ظاہر ہوں گے اس زمانے کے آخر میں زبردست گڑبڑ واقع ہو جانے کی پیشین گوئی یوایل نبی کی معرفت کی گئی ہے۔

"اور میں زمین و آسمان میں عجائب ظاہر کروں گا یعنی خون اور آگ اور دھوئیں کے ستون۔ اس سے پیشتر کہ خداوند کا خوفناک روزِ عظیم آئے آفتاب تاریک اور مہتاب خون ہو جائے گا۔ یوایل ۲ : ۳۰ - ۳۱

بائبل میں مکاشفہ کی کتاب اس ہونے والی گڑبڑ کی تفصیل بیان کرتی ہے آسمان پر خوفناک منظر وقوع میں آرہے ہیں۔ سب سے زبردست خوفناک

منظر وہ ہوگا جب یسوع مسیح بڑی طاقت کے ساتھ دنیا میں واپس آئیں گے،
جیساکہ پیشینگوئی موجود ہے۔

"اور تم مصیبت اُٹھانیوالوں کو ہمارے ساتھ آرام دے جب خداوند
یسوع اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا۔"
اور جو خدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے خداوند یسوع کی خوشخبری نہیں مانتے
ان سے بدلہ لے گا۔ ۲ تھسلنیکیوں ۱: ۷-۸

قحط اور آبادی میں اضافہ

> کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کریگی اور جگہ جگہ
> کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے۔ خداوند مسیح
> متی ۲۴: ۷

اس وقت دُنیا کی آبادی کا شمار چار سو کروڑ ہے۔ ۳۵ برس کے اندر یہ
آبادی دوگنی ہو جائے گی۔ اور ۲۰۰۰ء میں تمام روئے زمین پر انسان کی آبادی چھ
ہزار کروڑ ہو جائے گی۔ بشرطیکہ قیامت نہ آجائے۔

اس وقت موجودہ آبادی کے لئے ہی خوراک ناکافی ہے۔

پروفیسر جارج بورگ اسٹروم BORGSTROM, GEORGE جنھوں نے
دُنیا کے غذائی مسئلے پر بہت کچھ تحریر کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر دُنیا کی تمام قومیں باہم

بل کر خوراک حاصل کرنے کے موجودہ وسائل جو باقی ہیں ان کو درست طریقوں سے استعمال کرنے کے معاملہ میں غور نہیں کریں گے تو دُنیا کو زبردست قحط کا سامنا کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔۔"

ان کا کہنا ہے کہ عہد حاضر کی موجودہ غذائی طاقت نہ دینے والی خوراک کی تلافی کرنے کے لئے "ہر سال تین سے چار کروڑ ایکڑ نئی زمین میں کاشتکاری کرنے کی ضرورت ہے (تاکہ لوگوں کو موجودہ غذائی طاقت نہ رکھنے والی خوراک ہی مہیا ہو سکے)

۱۹۸۰ء تک ہم کو غذا کی پیداوار میں دوگنا اور ۲۰۰۰ء میں چار گنا اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔"

اس کے بعد ان کا کہنا ہے :۔

تمام زمین کا محض ایک تہائی حصہ کاشت یا چراگاہوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جغرافیہ داں علم آراضی جاننے والے اس بات پر متفق ہیں کہ زرخیز زمین کا زیادہ حصہ زیر کاشت آ چکا ہے۔"

دُنیا کے دس میں سے آٹھ آدمی ایسی غذا استعمال کرتے ہیں جس میں کوئی غذائی قوت نہیں ہے اور ہر تین آدمیوں میں ایک آدمی بھوک کا شکار ہو جاتا ہے۔

دُنیا کی آبادی میں ہر روز دو لاکھ کا اضافہ ہوتا ہے اور آجکل جو حالت ہے اسکے اندازے کے مطابق ان میں سے ایک لاکھ ۲۰ ہزار کو پیٹ بھر کر خوراک میسّر نہیں ہو سکے گی۔ روزانہ دس ہزار آدمی بھوک اور پوری غذا کی قلّت

کی وجہ سے موت کا شکار ہوتے ہیں۔ تمام دُنیا میں ۸۰ فی صدی ممالک میں خوراک کی ضرورت پیداوار سے تجاوز کر گئی ہے۔

گذشتہ دس برس میں ہندوستان کی آبادی میں بارہ کروڑ کا اضافہ ہوا ہے اگر یہی رفتار قائم رہی تو اس صدی کے اختتام تک ۹۲۰۴ کروڑ ہو جائے گی سنہ ۱۹۷۰ء کی ابتداء میں ہندوستان نے آبادی کی روک تھام پر ساٹھ کروڑ روپیہ سالانہ صرف کیا ہے۔ پچاس لاکھ بچوں کی پیدائش کو روکنے کے باوجود بھی آبادی میں اضافہ ہوتا ہی جا رہا ہے۔

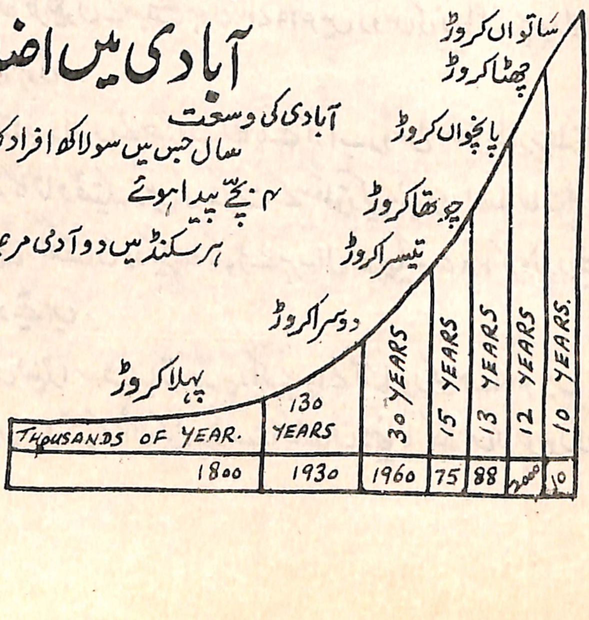
سنہ ۱۹۷۶ء تک صاف ظاہر ہو گیا کہ بچوں کی پیدائش روکنے کے لئے زیادہ قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اسی لئے سرکار نے اسکو ہنگامی صورت قرار دیدیا ہے۔ ہندوستان کے طبی سائینسدانوں نے ایک دوائی نکالی ہے جس سے دو تین سال کے لئے حمل رُک سکتا ہے۔

ہندوستان کے راستوں پر اسوقت پچاس لاکھ فقیر موجود ہیں اور ۸۲ لاکھ افراد ایسے ہیں جن کے پاس گھر نہیں ہے۔ چالیس فی صدی لوگ (۲۲ کروڑ پچاس لاکھ) غریبی کے معیار سے بھی پستی میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ہندوستان کو ۱۹۶۰ء اور سنہ ۱۹۷۲ء میں زبردست قحط کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ کچھ عرصے بارش نہ ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ فصل برباد ہو گئی اور آندھرا پردیش میں سوکھا پڑ گیا حالانکہ عمدہ قسم کے نئے بیجوں کی مدد سے پیداوار میں اضافہ کیا گیا۔ پھر بھی ہندوستان اس وقت غیر ممالک سے ۳۶۳۱۰۰۰ ٹن چاول اور گندم سالانہ درآمد کرتا ہے۔

ایک ماہر زراعت کا کہنا ہے کہ "اگر ہم جلدی باثر طریقوں سے کام نہ لیں گے تو ۱۹۶۰ء میں جو اِدھر اُدھر خوراک کے لئے بلوے ہوئے تھے وہ سنہ ۱۹۷۰ء کے دوران میں خونی بغاوت کی صورت اختیار کرلیں گے۔ انفرادی طور پر یا چھوٹے چھوٹے حلقوں میں لوگ بھوک اور قحط کی وجہ سے خاموشی سے ہلاک ہوجائیں گے۔ لیکن جب کروڑوں لوگ اس مصیبت میں گرفتار ہوجائیں گے جب والدین اپنے بچوں کو لاغری اور بھوک سے مرتے دیکھیں گے تو محض ایک چنگاری لگا دینے سے بغاوت کی آگ بھڑک اُٹھے گی جو پھر دبائے سے نہ دبے گی۔"

غذائی کمی کو دُور کرنے کے مسئلہ کے حل تلاش کرنے کے لئے محقق بڑی تیز رفتاری سے کام کر رہے ہیں علم نباتات وحیوانات کے ماہر غذائی قوت اور فضائی سائینسدان سورج اور پانی۔ تخم۔ کیڑے۔ مکوڑے اور پتوں وغیرہ پوشیدہ قوتوں کا انکشاف کرنے میں منہمک ہیں کہ جو کچھ ہم بوتے ہیں اسمیں زیادہ سے زیادہ غذا حاصل کرسکیں۔



سائنسداں اس کوشش میں مصروف کار ہیں کہ ٹینڈک اور اسی نوع کے دیگر کیڑے مکوڑوں کو ایسی غذائی صورت میں تبدیل کر دیں کہ بالکل مرغ کے سالن کی طرح ہو جائیں

گذشتہ دس سال کے دوران اناج کی مختلف قسمیں دریافت کی جا چکی ہیں جس کی وجہ سے بکثرت فصل پیدا ہوئی ہیں مگر پھر بھی قحط میں اضافہ ہی رہے گا۔

۱۹۷۲ء میں روس میں زبردست غذائی بحران پیدا ہو گئی تھی اور وہ دیگر ممالک سے اناج حاصل کرنے کے لئے مجبور ہو گئے تھے امریکہ نے فوراً تیز رفتاری کے ساتھ گیارہ کروڑ ٹن گندم اور دیگر اشیائے خوردنی وہاں مہیا کیں اور آئندہ آٹھ ماہ کے درمیان اس نے مغربی ممالک سے ۱۱۲۵ کروڑ روپیہ کا غلہ خریدنے کے لئے اقرار نامہ کیا۔ روس کی اس خریداری کی وجہ سے تمام دنیا میں غلہ کی قیمتوں میں گرانی پیدا ہو گئی تھی۔

زراعتی پیداوار کی ناکامی، موسم کی خرابی اور پیداوار کے غلط ذرائع نیز سکی تقسیم کے غلط طریقوں کے سبب سے ہوئی ۱۹۷۳ء میں روس کی زراعتی پیداوار کچھ مایوس کن ہو گی۔

کچھ حساب دانوں نے حساب لگایا ہے کہ اب روس مستقل طور پر غلہ کا خریدار بن جائے گا تاوقتیکہ زمین کی ملکیت کے متعلق کچھ بنیادی اصلاحات عمل میں نہ لائی جائیں۔ نقصان دہ کیڑے مکوڑے ہر سال تقریباً ۲۸۵۰ کروڑ روپیہ کی فصل ضائع کر دیتے ہیں۔

کوئینس لینڈ آسٹریلیا کے غلہ پیدا کرنے والے کسانوں کو ۱۹۷۲ء میں چوہوں نے فصلیں برباد کر کے اُن کو زبردست نقصان پہنچایا۔ کہتے ہیں کہ چوہوں کی

ایسی وبا اس سے پہلے کبھی دیکھی نہیں گئی تھی بعض علاقوں میں تو یہ چوہے اسقدر کثیر تعداد میں تھے اور اتنے دلیر اور نڈر تھے کہ لوگوں کے بستروں پر چڑھ جاتے تھے لوگوں کے بال چباتے تھے اور سوئے ہوئے بچوں کے چہروں پر پھیرتے رہتے تھے۔

کترنے والے جانور اور کیڑے مکوڑے سب قحط کی وسعت میں امداد کر رہے ہیں

دا ئسٹر یتی بثری وی. وی گری نے اکتوبر ۱۹۷۲ء میں فوڈ اینڈ ایگریکلچر ارگنائزیشن کی گیارہویں علاقائی کانفرنس میں اپنی تقریر میں ایشیا اور مشرق بعید سے قحط اور سوکھے کے مسائل کو حل کرنے اور ان کو ختم کرنے کے لئے عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ متحدہ اور عوامی سطح پر جدّوجہد کریں۔

چین میں ۱۹۷۲ء کی اناج کی پیداوار گذشتہ سال کے مقابلے میں دس ہزار میٹرک ٹن کم ہوئی تھی۔ اس کی وجوہات دو تھیں۔ ایک طرف تو زبردست سیلاب اور دوسری سو سال میں سب سے بدترین قحط اور سوکھا۔ حال ہی میں آسٹریلیا۔ افریقہ ہندوستان۔ مشرقِ وسطیٰ، ایشیا اور روس سے قحط کی اطلاعات ملی ہیں۔

موجودہ زمانے میں ۱۹۷۳ء سب سے زیادہ قحط اور خشک سالی کا شکار رہا ہے اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق اس سال کے دوران دُنیا میں تقریباً ایک ارب لوگ قحط اور خشک سالی کی نذر ہوئے ہیں۔ اور ہزاروں بھکمری، فاقہ کشی کا شکار ہوئے ہیں۔ چاڈ، سینیگل، مالی، نائجر اور ماریطانیہ میں ایک لاکھ افراد اور اتھوپیا میں اور ایک لاکھ افراد خشک سالی کے سبب ہلاک ہوئے۔ افغانستان میں پچھلے تین سالوں کے درمیان اسّی ہزار لوگ بھکمری سے مرے۔

قحط اور آبادی میں اضافہ

۱۹۷۴ء کے دوران افریقہ۔ ایشیا اور لاطینی امریکہ میں ہولناک قسم کے قحط پڑنے کے آثار رونما ہوتے رہے۔ سال کے اختتام پر روم میں منعقدہ عالمی غذائی کانفرنس (WORLD FOOD CONFERENCE) نے بجا طور پر اس صورتِ حال پر زور دیا۔ خبر ملی ہے کہ اسوقت پچاس کروڑ لوگ بھوک سے مر رہے ہیں۔

روم کے ایک مشہور کلب نے غور و خوض کرنے کے بعد بتایا کہ ہندوستان اور افریقہ میں پیشگوئی کے مطابق ۲۰۱۰ میں ہونے والی غذائی کمی سے مقابلہ کرنے کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ اس مسئلہ کے ہر پہلو پر سنجیدگی کے ساتھ غور کیا جائے لیکن زیادہ لوگوں کو یہ اعتبار نہیں ہے کہ قومیں اکثریت کو بھوک مری سے بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گی۔

عالم گیر خوراک کی قلت کی وجہ سے جنگیں ہوں گی اور جنگوں کا نتیجہ قحط ہوگا۔ دُنیا کی ہوا میں کثافت کا پیدا ہو جانا بھی خوراک کی کمی کا باعث ہے خوراک کی پیداوار میں جسقدر کمی ہوگی اسی قدر قیمتوں میں اضافہ ہوگا۔ تب فاقہ کشی ہوگی۔ بغاوتیں، خطرناک جرائم۔ نفرت، تشدد۔ چوری۔ ڈکیتی سب کچھ واقع ہوگا۔ اس طرح ایک اور پیشینگوئی پوری ہوگی۔

لیکن یہ جان رکھو کہ اخیر زمانہ میں بُرے دن آئیں گے"۔ ۲ طموطی ۳/۱

اس وقت۔ ایک عالمی غذائی بینک بنانے کے لئے بات چیت ہو رہی ہے

آخر میں ایک قومی ڈکٹیٹر (مطلق العنان حکمراں) دُنیا پر مُسلط ہوجائے گا اسی کے حکم سے تمام خرید و فروخت عمل میں آئے گی۔
اس کے متعلق پیشین گوئی مکاشفہ ۱۳ باب میں ملاحظہ ہو۔

*

وبا اور مری میں ترقی

اور بڑے بڑے بھونچال آئیں گے اور جا بجا کال اور مری پڑے گی کیونکہ وہ سمندر اور اُس کی لہروں کے شور سے گھبرا جائیں گے۔
لوقا ۲۱: ۱۱، ۲۵

۱۸۹۶ء سے ۱۹۴۶ء کے درمیان شدید قسم کے زلزلوں سے سکون رہا اور بہت کم ان کا اثر محسوس کیا گیا لیکن اسکے بیس سال بعد یعنی ۱۹۶۶ء تک زلزلوں کی تعداد میں قابلِ غور اضافہ ہوا ہے۔

۱۹۶۷ء کے آغاز سے جب اسرائیل کی چھ روزہ جنگ ہوئی اور یروشلم پر ان کا قبضہ ہوگیا۔ بڑے ہولناک زلزلے آئے اور اس وقت سے ان میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آجکل زمین میں متواتر جنبش ہو رہی ہے روزانہ

کہیں نہ کہیں چھوٹے بڑے زلزلے آتے رہتے ہیں۔ گذشتہ چالیس برس میں ہندوستان میں آٹھ زبردست زلزلے آئے آخری زلزلہ ہماچل پردیش میں ۱۹۷۵ء میں آیا۔ آپ کا مصنف اس وقت اس علاقے میں تھا اور اس نے زلزلے کو محسوس کیا

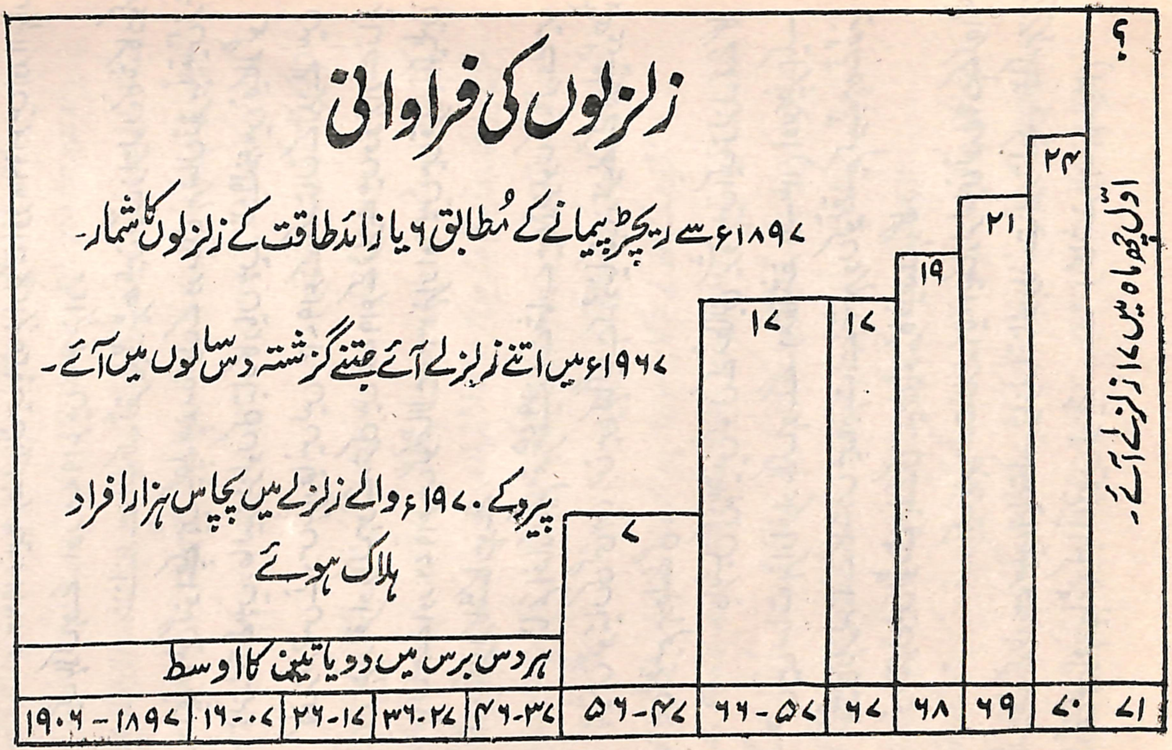
۱۹۷۰ء میں سُرخ چین (Red China) میں زلزلہ آیا ریکٹر پیمانہ (RICHTER SCALE) کے حساب سے اس زلزلے کی حرکات کا زور سات اور آٹھ تھا۔

پیکنگ کے اعلان کے مُطابق یہ بہت ہلاکت خیز تھا کیونکہ ریکٹر پیمانے کے مُطابق چھ یا اس سے زائد طاقت کا زلزلہ بہت ہلاکت خیز ہوتا ہے۔

جون ۱۹۷۰ء میں پیرو میں ایک عظیم زلزلہ آیا جس میں ۶۷ ہزار لوگ ہلاک ہوگئے۔ اور آٹھ لاکھ افراد بے گھر ہوگئے۔ جنوبی امریکہ کی تاریخ میں یہ سب سے شدید ہولناک زلزلہ تھا۔

یونگے (yungay) شہر میں ۱۸ ہزار باشندے تھے انمیں صرف دس ہزار زندہ بچے۔ تمام شہر کھنڈروں سے پُر ہوگیا۔

اسی سال ترکی میں گیارہ ہزار افراد زلزلے سے ہلاک ہوئے ۱۹۷۱ء کے آغاز میں لاس انجیلز امریکہ میں ۶.۵ طاقت کا زلزلہ آیا جو ۳۰ ہزار مربع میل کے رقبہ میں محسوس کیا گیا۔ لیکن کیلیفورنیا کے لئے سائنسدانوں نے مدّت سے ایک زلزلے آنے کی پیشین گوئی کر دی تھی۔ اب اسکے واقع ہونے کا وقت آگیا ہے۔ اس کے واقع ہونے پر دس ملین لوگوں کے ہلاک ہونے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ جس کا اثر تمام دُنیا پر پڑے گا۔


زلزلوں کی فراوانی
۱۸۹۷ء سے ریکٹر پیمانے کے مطابق ۶ یا زائد طاقت کے زلزلوں کا شمار۔
۱۹۶۷ء میں اتنے زلزلے آئے جتنے گزشتہ دس سالوں میں آئے۔
پیرو کے ۱۹۷۰ء والے زلزلے میں پچاس ہزار افراد ہلاک ہوئے
ہر دس برس میں دو یا تین کا اوسط
اوّل چھ ماہ میں ۱۷ زلزلے آئے۔
۷
۱۷
۱۷
۱۹
۲۱
۲۴
۹۰
۱۸۹۷ - ۱۹۰۶
۰۷-۱۶
۱۷-۲۶
۲۷-۳۶
۳۷-۴۶
۴۷-۵۶
۵۷-۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱

۱۹۶۲ء میں صرف ایران میں بارہ ہزار لوگ اور ۱۹۶۸ء میں اور ۱۱ ہزار لوگ ہلاک ہوئے۔ اور ۱۹۷۸ء میں ۲۶ ہزار۔

۱۹۰۰ء سے اب تک تقریباً ڈیڑھ ملین لوگ زلزلوں کا شکار ہوکر اپنی جانیں گنوا چکے ہیں۔ پچھلے چند سالوں کے درمیان ہر سال تقریباً تینتیس ۳۳ بڑے زلزلے آئے ہیں۔ حالیہ زلزلوں کی تباہ کاریاں ہیں۔ ۱۹۷۲ء میں نیکارا گوا کا زلزلہ جس نے دس ہزار جانیں لیں۔ ۱۹۷۴ء کے پاکستان کے زلزلے میں دس ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ ترکی میں ۱۹۷۵ء کے زلزلے میں دو۲ ہزار سے زائد ہلاک ہوئے اور ۱۹۷۶ء میں گوئٹمالا میں ۳۲ ہزار اور چین میں قریب ایک ملین افراد زلزلہ کا شکار ہوئے۔

ٹائم اخبار کے یکم ستمبر ۱۹۷۵ء کے شمارے میں زلزلوں کے بارے میں پیشین گوئیاں کی گئی ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ دُنیا ایک زلزلے کے ذریعے دو۲ حصوں میں تقسیم ہو جائے گی۔

بائبل کی پیشین گوئی کے مُطابق یروشلم میں ایک زلزلہ آئے گا جس میں سات ہزار افراد ہلاک ہوں گے۔ (مکاشفہ ۱۱-۱۳) اور پھر ایک "یقینی زلزلہ" آئے گا جس میں بہت سے شہروں کو تقسیم کرتے ہوئے دُنیا دو۲ حصوں میں ٹوٹ جائے گی۔ یہ خداوند کا فیصلہ ہوگا۔

"........ ایک زبردست زلزلہ آیا، ایسا زلزلہ بنی نوع آدم کے کرۂ ارض پر آنے کے بعد سے نہیں آیا تھا۔ یہ زلزلہ اتنا زبردست اور تباہ کن تھا کہ ہر جزیرہ ٹل گیا۔ اور پہاڑ دکھائی نہیں دیئے ——" (مکاشفہ ۱۶-۱۸-۲۰)

برٹش رائل کالج برائے اطبّا (میڈیکل کالج) نے ڈاکٹر چارلس فیچر (DR, CHARLES FATCHER) کو کمیٹی برائے تمباکو نوشی کا صدر منتخب کیا ہے، انہوں نے یہ تاکید کی ہے کہ سگریٹ سے پیدا ہونے والی بیماریاں اب ہیضہ یا تپ دق کے برابر کے ہلاکت کے درجے تک پہنچ گئی ہیں۔ اُنہوں نے اس وبا کو ہولو کاسٹ (HOLOCAUST) کے نام سے موسوم کیا ہے جس کے معنی ہیں (بالکل بھسم کر دینے والی)۔

۱۹۷۸ء میں ٹڈیاں زبردست خوف بن گئی تھیں۔ سال کے بیچ میں کم از کم پچاس غولوں نے اتھوپیا اور سومالیا پر حملہ کر رہی تھیں۔ کچھ غولوں نے تو چالیس مُربع میل تک رقبہ قبضہ میں کر لیا تھا۔ ٹڈیاں ہر چھ ہفتہ کے بعد بچے پیدا کرتی ہیں اور حملے کے وقت فصل اور ہر ہری چیز کو کھا جاتی ہیں یہ ایک رات میں سو مُربع میل کھیت کا صفایا کر سکتی ہیں۔

ٹڈیوں کے حملے نے ہنگامی صورت پیدا کر دی ہے۔ اور یو این خوراک اور زراعتی تنظیم U.N. FOOD AND AGRICULTURE ORGANISATION نے خبردار کر دیا ہے کہ اگر ٹڈیوں کو ختم کرنے کے لئے قدم نہیں اُٹھائے گئے تو پچاس ممالک یا دُنیا کی بیس فی صدی آبادی کے لئے خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

۱۲ جولائی ۱۹۷۶ء کے میگزین ٹائم کے ایک مقالہ "کھٹمل آ رہے ہیں" میں لکھا ہے کہ دوسرے سیّاروں سے کھٹمل زمین پر قبضہ کرنے کے لئے چلے آ رہے ہیں۔ کیلیفورنیا یونیورسٹی کے کیڑے مکوڑوں کے ماہر رابرٹ وان ڈین بوش (ROBERT VAN DEN BOSCH) کا کہنا ہے کہ ہم کیڑے مکوڑوں کے

مقابلہ میں شکست کھاتے جا رہے ہیں۔

تن زانیہ میں کیڑوں سے برباد ہونے والی فصل کا تخمینہ ۲۵ فی صد اور کینیا میں ۷۵ فی صد ہے۔

جنوبی امریکہ میں ہلاک کرنے والی مکھی کی طاعون دو سو میل فی برس کے حساب سے پھیلتی جا رہی ہے۔

۱۹۷۵ء میں "واشنگٹن پوسٹ" نے اپنی ایک رپورٹ میں لکھا تھا کہ مغربی امریکہ میں طاعون پھیلانے والی ہوائیں پورے ملک کے لئے ایک زبردست خطرہ ہیں۔

ایشیا میں بگڑتے کا کاٹنا (RABIES) ایک خطرناک طاعون ہے اور جیسا کہ ظاہر ہے یہ کم نہیں ہو رہا ہے۔ ہندوستان میں دنیا بھر سے زیادہ وارداتیں ہوتی ہیں تقریباً دکھ لاکھ افراد کو کتے کاٹتے ہیں۔ (تقریباً ساٹھ ہزار آوارہ کتے پورے ملک میں اس تباہی کے ذمہ دار ہیں۔

چالیس ہزار .... (RABIES) سے متاثر ہوتے ہیں جن میں سے بہت سے مر بھی جاتے ہیں۔

ہندوستان میں سالوں پہلے ملیریا بالکل ختم کر دیا گیا تھا مگر یہ اب پھر دوبارہ پھیلنا شروع ہو گیا ہے۔ پٹرول کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے جراثیم کش دواؤں کی قیمتوں کو بھی بڑھا دیا ہے۔ ۱۹۷۴ء میں ہندوستان نے ایک ٹن ڈی، ڈی۔ ٹی پاؤڈر کے لئے پانچ سو ڈالر خرچ کئے اور ۱۹۷۶ء میں پندرہ سو ڈالر فی ٹن صرفہ آیا۔

افریقہ کے سہارا علاقہ میں ہر سال سو ملین لوگ ملیریا کا شکار ہوتے ہیں۔ ان میں آٹھ لاکھ افراد ہلاک ہو جاتے ہیں جن میں بچوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔

ٹیٹسی مکھیاں افریقہ کے ۲۵ فی صد ملک پر چھا گئی ہیں۔

۱۹۱۸ء میں یو ایس اے میں آتشی چیونٹیاں جو جانوروں کو ہلاک کر سکتی ہیں ایک جھنڈ میں چڑھ آئیں اور ابتک ۱۵۰ ملین ایکڑ پر چھا گئیں۔

امریکہ کے ویومنگ آئی ڈاہو مونٹانا (WYOMING IDAHO MONTANA) علاقہ میں محکمہ جنگلات نے ۷۵، ۶ کروڑ روپیہ بھونروں کی وبا کو ختم کرنے پر صرف کیا ہے ان بھونروں نے نصف قومی جنگلات کو برباد کر دیا ہے۔

۱۹۷۵ کے دوران یو ایس اے میں کیڑے مکوڑوں۔ گھن اور لکڑی کھانے والے کیڑوں نے اتنی عمارتی لکڑی برباد کر دی جس سے نو لاکھ دس ہزار مکانات تعمیر ہو سکتے تھے۔ نقصان پہنچانے والے اس قسم کے کیڑے مکوڑوں کا شمار تقریباً ایک ملین ٹریلین (1000,000,000,000,000,000) ہے۔

۱۹۶۰ء کے طوفانوں اور آندھیوں میں قریب 99000 لوگوں کی جانیں تلف ہوئیں اور سیلابوں میں دس ہزار لوگ ہلاک ہوئے۔

۱۹۶۹ء میں امریکہ کے جنوب مشرقی حصہ میں پانچ روز تک ہولناک بادوباراں کا طوفان جاری رہا اس میں پانچسو آدمی ہلاک ہوئے اور بے شمار لوگ لاپتہ ہو گئے۔ ملک کے طوفانی مرکز نے بتلایا کہ اس ملک میں ابتک آئے ہوئے طوفانوں میں سب سے بڑا طوفان تھا۔ لیکن ۱۹۷۲ء میں امریکہ کے شمالی مشرقی حصہ میں

اس سے بھی زیادہ خطرناک طوفان آیا جس سے پانچ ریاستیں تباہی کی زد میں آگئیں طوفانی موجیں ۲۰ فٹ کی بلندی تک اونچی اٹھیں۔ کچھ مقامات پر بے شمار لوگ غرق آب ہوگئے۔

۱۹۷۲ء میں آسٹریلیا میں بارش سے طوفان آیا۔ جسمیں سڈنی شہر کی شارع عام دریا بن گئی تھی۔ دسمبر سنہ ۱۹۷۰ء میں بنگلہ دیش میں اس صدی کا سب سے زیادہ تباہ کن طوفان آیا۔ بنگال کے ڈیلٹے پر ہولناک طوفان (CYECONE) ہوا جس میں تمام جزیرہ ملک سے منقطع ہوگیا۔ اور ۵ لاکھ افراد موت کا لقمہ بن گئے۔

۱۹۷۴ء میں ہونڈورس آتش فشاں کے حملہ کا شکار ہوا جسمیں دس ہزار جانیں تلف ہوئیں۔

آسٹریلیا کا شہر ڈاروِن "کرسمس ڈے" ۱۹۷۴ء میں ایک طوفان کے ذریعہ تقریباً تقریباً تمام تباہ و برباد ہوگیا تھا۔ گذشتہ چند سالوں کے دوران آسٹریلیا کے شمالی ساحلوں پر طوفان کے اکثر حملے ہوتے رہے ہیں جسکے نتیجے میں آسٹریلیا کی تاریخ کے تباہ کن اور خوفناک ترین سیلاب آئے ہیں،

۱۹۷۷ء میں آندھرا پردیش میں طوفان آیا جسمیں ایک لاکھ افراد ہلاک ہوئے ۱۹۷۹ء میں ایسا ہی اور ایک طوفان آیا جسمیں اس سے بھی زیادہ نقصان ہوا۔

زلزلے، طوفان، باد و بارش کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ دس برس کے اندر انہیں ہلاک کرنے کی قوت اسقدر بڑھ گئی ہے جتنی کہ دس برس کے اندر کبھی نہیں ہوئی۔ اِن ہلاکت خیز ذرائع میں اضافہ ہوتا ہی رہے گا اور سب سے زیادہ ایام غضب میں ہوگا۔ ●



رشوت ستانی اور ظلم و تشدد

اور جیسا نوح کے دنوں میں ہوا تھا اسی طرح ابنِ آدم کے
دنوں میں بھی ہوگا۔ (لوقا ۱۷: ۲۶)

زمین خدا کے آگے ناراست ہوگئی تھی اور وہ ظلم سے بھری تھی
اور خدا نے زمین پر نظر کی اور دیکھا کہ وہ ناراست ہوگئی ہے کیونکہ ہر
بشر نے زمین پر اپنا طریقہ بگاڑ لیا تھا۔ پیدائش ۶: ۱۱ - ۱۲

اور بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتوں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی
متی ۲۴: ۱۲

کیونکہ آدمی خودغرض۔ زردوست۔ شیخی باز۔ مغرور۔ بدگو
ماں باپ کے نافرمان۔ ناشکر۔ ناپاک۔ دغاباز۔ ڈھیٹھ گھمنڈ کرنیوالے۔
(۲۔ تیمتھیس ۳: ۳)

رشوت ستانی آجکل کوئی غیر مانوس لفظ نہیں ہے۔ یہ ہر کام میں پایا جاتا ہے اور یہ بیماری کبھی بھی ختم ہونیوالی نہیں۔

جب سے انسان ذاتی مفاد اور طاقت و اقتدار کے حصول کے لئے زیادہ کوشاں ہوا ہے تو بسے رشوت ستانی نے تباہ کن صورت اختیار کرلی ہے۔

امریکہ کے واٹر گیٹ اسکنڈل کے اظہار سے دنیا انگشت بدنداں رہ گئی۔ اب بھی دُنیا کے اکثر ممالک تسلیم کرتے ہیں کہ رشوت ستانی امریکہ کے مقابلے میں دوسرے ممالک میں بالعموم زیادہ ہے اور زیادہ تر یا تو وہ افشا نہیں ہو پاتے اور یا برداشت کر لئے جاتے ہیں۔

اس رشوت ستانی کے نتیجے میں نہ صرف امریکہ کے صدر نکسن اور نائب صدر اگنیو مستعفی ہوئے بلکہ نومبر ۱۹۷۴ء میں جاپان کے وزیر اعظم ٹنکانے بھی استعفےٰ دیا۔

ہندوستان کے السٹرٹڈ ویکلی (ILLUSTRATED WEEKLY) مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۷۲ء کی اشاعت میں ایک اہم مقالہ شائع ہوا ہے جس میں ہندو مسلم اور سکھوں کی عبادت گاہوں میں ہونیوالی بدچلنیوں کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔ کہ اب بدچلنی اس قدر مضبوط جڑ پکڑ چکی ہے کہ اس کی بیخ کنی کرنا ممکن نظر نہیں آتا۔

امریکہ کی پولیس کے حاکم اعلیٰ جے ایڈ گر ہوور (J. E. HOOER) نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ پہلے لکھا تھا۔

"کہ آجکل لاکھوں امریکن خوف زدہ وحشت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس خوف کا سبب جرائم کی زیادتی ہے۔ جرائم کا تیز رفتاری سے بڑھنا ہماری قوم کا اندرونی مسئلہ بن گیا ہے۔"

جولائی ۱۹۷۲ کے آغاز میں امریکہ کی عدالت عالیہ نے سزائے موت بالکل معطل کر دی یعنی جرائم کی روک تھام کے لئے جو سب سے زیادہ خوف و ڈر تھا وہ ختم کر دیا گیا۔

واشنگٹن ڈی سی میں جرائم کے شمار میں پانچسو فی صدی کا اضافہ ہوا ہے اور گیارہ سال کے اندر وہ نقطۂ عروج پر پہنچ گیا ہے روزانہ ۸۰ ڈکیتی ہوتی ہیں۔ ہر سال امریکہ میں تیس فیصدی کے حساب سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ہر ساٹھ سیکنڈ میں ایک شدید جرم واقع ہو جاتا ہے۔

امریکہ کے چند شہر اپنے بجٹ کا بیس صدی انسداد جرم پر صرف کرتے ہیں ۱۹۷۰ء میں پچاس فی صدی زنا بالجبر کے جرم میں اضافہ ہوا ہے اب امریکہ کے ایف بی آئی کے مطابق ان کی قوم میں زنا بالجبر سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھنے والا جُرم ہے۔

دُنیا کے شہر ہر سال غیر محفوظ ہوتے جا رہے ہیں۔ بہت سے مقامات پر رات کو ہوا خوری کے وقت مرد اور عورتیں قطعی محفوظ نہیں۔ بلکہ کچھ مقامات پر دن میں بھی کوئی تحفظ محسوس نہیں ہوتا۔

جون ۱۹۷۵ء میں ٹائم میگزین نے "جرائم کی لہر" پر بارہ صفحہ کا ایک مخصوص ٹکڑا شائع کیا۔ اور لکھا کہ صدر فورڈ نے تسلیم کیا ہے کہ امریکہ ان جرائم کو روکنے میں کامیاب نہیں ہو سکا ہے جو دن رات عوام کو ذہنی بے چینی میں مبتلا رکھتے ہیں میرا مطلب بر سر عام سرزد ہونے والے جرائم سے ہے پڑوسیوں کے اور ہمارے اپنے مکان لٹنا۔ قتل۔ ڈکیتی۔ زنا بالجبر۔ اغوا۔ لوٹ مار وغیرہ یا اسی طرح کے اور خطرناک تشدد آمیز جرائم جو اجنبیوں کو دیکھ کر ہمارے دلوں میں خوف و ہراس پیدا کرتے ہوں اور رات کو گھر سے باہر نکلتے ہوئے ڈر لگتا ہو۔

صدر فورڈ کے صلاح کاروں نے ان کو متنبہ کیا کہ ان کو اپنی صدارتی مہم

میں اس بات کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ اگلی مدت میں جرائم پر قابو پا لیا جائے گا کیونکہ ایسا ہو نہیں سکتا۔

امریکہ کی ایک رپورٹ کے مطابق، بچوں کے مرنے کی عام وجہ..... ہے۔ کچھ ماہرین نے اندازہ لگایا ہے کہ امریکہ میں کم از کم تین لاکھ بچوں کو بالغوں سے محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔

جون ۱۹۶۹ء میں تین بھائی ۱۲، ۱۳، اور ۱۴ سال کی عمر میں فلیڈ لفیہ کے ایک پرائمری اسکول میں داخل ہوئے جب انھوں نے اسکول چھوڑا تو ان میں سے ۹۵ فی صدی گمراہ ہو گئے تھے۔

امریکہ میں مافیا (جرائم پیشہ وروں کی تنظیم) کی سالانہ آمدنی دس ہزار چار سو کروڑ روپیہ ہے یہ امریکہ کی موٹر سازی صنعت کی آمدنی کا آٹھ گنا ہے۔

آج کل روس کے بڑے شہروں میں نوجوانوں کے ذریعے چھیڑ چھاڑ ایک بڑا معمہ بن گیا ہے جو کہ مغربی شہروں سے کہیں زیادہ ہے یہ انٹلی جنس ڈائجسٹ INTELLEGENT DIGEST کی ایک رپورٹ کے مطابق ہے۔

جرم ہمیشہ غریبی کی وجہ سے پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض اوقات دولت کی حرص وہوس بھی جرم کی وجہ بنتی ہیں جیسا کہ بائبل نے کہا ہے کہ یہ ہر برائی کی جڑ ہے۔ مثال کے طور پر یہ لیجئے:-

۴ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو "نیویارک ڈیلی نیوز کی رپورٹ کے مطابق جنوبی امریکہ میں ایک فلم بنائی جا رہی تھی جس میں ایک نوجوان اداکارہ کو سچ مچ قتل کر دیا گیا۔

متعدد مردوں کے ساتھ جنسی اور...... کارناموں میں شرکت کے
بعد انھی مردوں میں سے ایک نے چاقو نکال کر اس نوجوان اداکارہ کے
گھونپ دیا۔ اس کی موت کے منظر کو پردہ فلم پر صفائی کے ساتھ دکھایا گیا۔
قتل کے منظر ناظرین کے لئے مزید دلچسپی کا باعث سمجھے جاتے ہیں جو اس کو
پرائیویٹ اور خفیہ طور پر دیکھنے کے لئے دو سو ڈالر تک ادا کر دیتے ہیں۔
دولت کے لئے حرص و ہوس اس فلم کا مرکزی خیال ہے۔ سیاسی مفاد بھی
کبھی کبھی تشدد کے پیچھے ہوتی ہے۔ عالمگیر دہشت سیاسی ہتھیار بن گیا ہے
طیاروں کا اغوا، قتل، بم کے دھماکے، قتل عام اس زمانے کا کارنامہ ہو گئی ہیں۔
مئی ۱۹۷۲ء میں تین دہشت پسند جاپانی تل ابیب کے ہوائی اڈے پر
اترے اور ہجوم پر مشین گن چلادی۔ دو بندوقچی مارے گئے اور ایک کو گرفتار
کر لیا گیا اس وقت تک وہ ۲۷ کو ہلاک اور ۷۰ سے زائد کو زخمی کر چکے تھے
یہ لوگ جاپانی جنگ بازوں (GUERILLA) سے تعلق رکھتے تھے جن کا کام محض
ظلم، جہازوں کو اغوا کرنا اور توڑ پھوڑ کرنا تھا۔
اگست ۱۹۷۲ء میں دو عربوں نے روم میں دو برطانوی لڑکیوں کو
دام محبت میں پھانس لیا اور گیارہ دن تک ان کے ساتھ زانیوں جیسا سلوک
کرتے رہے اس کے بعد انہوں نے اسرائیل کے ای ایل جہاز کے چار ٹکٹ خریدے
روانگی کے وقت دونوں مردوں نے کہا کہ وہ لوگ آج روانہ نہیں ہو سکتے
اور لڑکیوں کو یہ کہہ کر روانہ کر دیا کہ وہ بعد میں وہاں پہنچ جائیں گے۔ انہوں
نے دونوں لڑکیوں کو اپنی نشانی کے بطور دو گراموفون ریکارڈ پلیئر دیے۔

ان گراموفونوں کے اندر وقتی بم پوشیدہ تھے جو جہاز اُڑنے کے تیس منٹ بعد پھٹنے والے تھے اتفاق سے جہاز کی روانگی میں بیس منٹ کی دیر ہوگئی۔ جہاز اُڑنے کے دس منٹ بعد جبکہ پوری بُلندی تک نہ پہنچا تھا۔ یہ بم پھٹ گیا۔ جہاز میں ایک جھٹکا لگا اور آگ لگ گئی۔ آگ بجھانے والوں نے فوراً آگ بجھائی اور جہاز سلامتی کے ساتھ روم واپس آگیا۔ اگر جہاز کی روانگی میں تاخیر نہ ہوتی تو بلندی پر پہنچ کر وہ پاش پاش ہوجاتا۔

۱۹۷۲ء کے میونخ اولمپک کھیلوں کے درمیان تمام دُنیا میں سنسنی پھیل گئی تھی جب آٹھ عرب جنگ بازوں نے اسرائیل ٹیم کے گیارہ کھلاڑیوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ کسقدر قابلِ رحم بات ہے کہ وہ میدان جہاں دُنیا کے لوگ خوشی خوشی کھیلوں کے مقابلے میں شریک ہونے کے لئے گئے تھے اس کو تشدّد اور وحشت کا میدان بنا دیا گیا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دُنیا اپنا مقصد پورا کرنے کے لئے تشدّد سے کام لینا چاہتی ہے۔

میونخ کے قتلِ عام کے بعد اسرائیلیوں نے اس سے بھی شدید حادثہ پیدا کر دیا۔ جب انہوں نے اپنے جہازوں میں مسلح فوج سیریا اور لبنان میں پہونچا دی۔ تین دِن کے اندر اسرائیلیوں نے ساٹھ عرب فدایان فوج کو قتل کر دیا۔ کم از کم دو سو شہری مارے گئے اور ۳۰۰ سے زائد مکانات برباد ہوگئے اسکے بعد یہ دہشت پسندی تمام دُنیا میں پھیل گئی۔

عربوں نے اسرائیلی سیاسی مشیروں، مختلف شہروں اور سوداگروں کو بم رکھے ہوئے لفافے ارسال کئے۔ بہت لفافے بم پھٹنے سے پہلے پکڑ لئے گئے

لندن میں ایک اسرائیلی سفیر کو یہ لفافہ ہالینڈ سے بھیجا گیا تھا جب اس نے لفافہ چاک کیا تو بم پھٹ گیا اور وہ ہلاک ہو گیا اس کے ایک ماہ بعد اسی قسم کے لفافے عرب کے تجارتی مراکز اور سوسائٹی میں پہنچے۔ الجیرس میں فلسطینی آزاد گروہ P.L.O. کا سکریٹری بم کے پیکیٹ سے مجروح ہو گیا اور تری پولی (TRIPOLI) میں اس تحریک کے ایک افسر کارکن نے جب یہ لفافہ چاک کیا تو وہ اندھا ہو گیا۔

ستمبر ۱۹۷۲ء میں اقوام متحدہ کی مجلس عام (جنرل اسمبلی) میں دہشت پسندانہ کارروائیوں کا مسئلہ ہی چھایا رہا۔ سکریٹری جنرل والڈہیم نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ :-

"دہشت پسندی کی حالت کا خاتمہ ہونا چاہیئے اور ہر قسم کے دیگر تشددات جو معصوم لوگوں کی جان کے لئے خطرہ بنے ہوئے ہیں ختم ہونا چاہیئے۔"

لیکن یہ دہشت پسندانہ روش اقوام متحدہ کے ذریعہ یا دیگر انسانی تحریکوں اور کوششوں سے ان آخری ایام میں ختم نہیں کی جا سکتی۔ برعکس اسکے اسمیں انفرادی۔ قومی اور مجموعی طور پر ترقی ہوتی رہے گی۔ اس باب میں تشدد کی چھ نظیریں پیش کی گئی ہیں۔ ناظرین اس قسم کے جرائم۔ رشوت ستانی وغیرہ کسی بھی اخبار کے صفحات پر مطالعہ کر سکتے ہیں۔ قابلِ غور بات یہ ہے کہ ایسے جرائم میں سے بہت کم اخبارات میں شائع ہوتے ہیں۔

مستقبل میں اس سے بھی برا وقت آنے والا ہے۔ نشہ آور ادویات، خوراک کی قلت، نفرت اور دشمنی میں اضافہ ہو گا۔ ●

حمل ضائع کرنا

> لوگ طبعی محبّت سے خالی۔ سنگدل...... ہوں گے۔
> ۲۔ تمیتھس ۳: ۳

ہلاک کرنا تو درکنار شاید ہی کوئی جانور اپنے بچے کو ترک کرے گا۔ حمل میں آئے ہوئے بچّوں کی پرورش اور حفاظت کرنا فطری خواہش ہوتی ہے۔ لیکن اس زمانے میں، کم از کم انسانی معاشرے سے یہ خواہش ختم ہوتی جا رہی ہے بلکہ لفظ انسانیت ہی کے معنی بدل گئے ہیں۔

تعجب کی بات ہے کہ حمل میں آنے والے بچّوں کا قتلِ عام اس حیلے سے کیا جا رہا ہے کہ بدقسمت حاملہ عورتوں کے ساتھ مہربانی اور ہمدردی کا برتاؤ کیا جا رہا ہے۔ خاص کر ان موقعوں پر جہاں ماں کی زندگی خطرہ میں ہوتی ہے یا جہاں ناجائز یا زنا بالجبر سے حمل قائم ہوا ہے۔ ایسے حالات میں حمل گرانے کو قانوناً جائز قرار دیا ہے اور رفتہ رفتہ عدالتیں اور مجلس قانون ساز

اس بات پر راضی ہو گئی ہیں۔

۱۹۶۸ء میں برطانیہ کی پارلیمنٹ نے ایک قانون پاس کیا جس کے تحت رجسٹرڈ ڈاکٹر چند مقررکردہ شرائط پوری کرنے پر قانوناً اسقاط حمل کرا سکتے ہیں اس قانون کے نافذ ہونے کے بعد ڈاکٹروں کے پاس حمل گرانے والوں کا سیلاب سا آگیا اور مغربی یورپ میں لندن حمل گرانے کا مرکز بن گیا۔

جاپان اور دیگر چند برّاعظم کے حصّوں میں حمل ضائع کرا دینا بہت عام بات ہے۔

نیویارک میں قانوناً حمل گرانے کو ۱۹۷۰ء میں جائز قرار دیا گیا۔

۱۹۷۰ء سے قبل کا تخمینہ ہے کہ سالانہ دس لاکھ امریکن مستورات غیر قانونی طور پر خفیہ حمل گراتی تھیں۔ ان میں کچھ تو ہلاک ہو جاتی تھیں اور متعدد بُری طرح زخمی ہو جاتی تھیں۔

نیویارک ٹائمز کی اطلاع کے مطابق نیویارک میں حمل گرانے کا قانون نافذ ہونے کے بعد چھ ماہ کے اندر اندر ۶۹ ہزار حمل گرائے گئے جو ڈاکٹر والے نے اپنے ذاتی مطب خانوں میں گرائے اس میں ان کی تعداد شامل نہیں۔

امریکہ کی سُپریم کورٹ نے ۱۹۷۳ء میں یہ قانون پاس کیا کہ ابتدائی تین مہینوں میں اسقاط حمل خواہش کے مُطابق کیا جا سکتا ہے۔ اگلے تین مہینوں میں صرف تجربہ کار اشخاص سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔ ۱۹۷۵ء سے امریکہ میں ہر سال ایک لاکھ سے زائد قانونی طور پر حمل گرائے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں اسقاط حمل کو اپریل ۱۹۷۲ء سے قانونی قرار دے دیا ہے۔

۱۹۷۷ء میں نیوزی لینڈ سرکار نے اسقاط حمل کے خلاف سخت قانون بنایا

جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں سے سینکڑوں عورتیں اسقاطِ حمل کے لئے آسٹریلیا کو بھاگ گئیں تب نیوزی لینڈ سرکار نے ۱۹۷۸ء میں اس قانون میں کچھ ڈھیل کر دی کہ اگر پیدا ہونے والے بچے کی زندگی کا خطرہ ہے یا اس کو دماغی یا جسمانی بیماری میں مبتلا ہو جانے کا امکان ہے تو حمل گرایا جا سکتا ہے۔ آسٹریلیا میں اسقاطِ حمل کے لئے محدود قانون ہونے پر بھی ہر سال قریب ساٹھ ہزار حمل گرائے جاتے ہیں۔

پوپ اور کرسچن ڈیموکریٹک پارٹی کی مخالفت کے باوجود یورپ کے تمام ملکوں میں سب سے زیادہ حمل گرائے جانے کی آزادی رومن کیتھولک اٹلی میں ہے۔ وہاں کی مجلس قانون ساز میں اس نئے قانون کے پاس ہونے کے چند گھنٹوں کے بعد ہی ویٹیکن (پوپ کا شہر) کے سرکاری اخبار اوبزرویٹر رومانو O' OSSERVATOR. ROMANO نے لکھا کہ کوئی قانون قتل کو جائز قرار نہیں دے سکتا۔ اس قانون کے تحت حمل کے تین ماہ کے اندر گرایا جا سکتا۔

تمام دُنیا میں ہر سال تقریباً بیس ملین حمل گرائے جاتے ہیں۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ دُنیا سے انسان کی فطری محبت ختم ہوتی جا رہی ہے کیا خدا بچوں کے اس قتل عام سے چشم پوشی کرے گا۔ کیا وہ جا قو جو رحم کے پھل کو کاٹ ڈالتا ہے خدا کی تلوار سے بچا رہے گا۔

دوسرا ایسا قدم جو بہت مقبول ہوتا جا رہا ہے "رحم دلی کے ساتھ ہلاک کرنا ہے (MERCY KILLING) یعنی جو لوگ جسمانی اعتبار سے ناموزوں، بیمار بچے۔ سن رسیدہ۔ ضعیف و کمزور والدین کو ہلاک کر دینا ہے اس کی تائید میں یہ دلیل جاتی ہے کہ ہر شخص کو مرنے کا حق حاصل ہے۔ اس خیال کے

حامی ایسی موت کو عزت کی موت کہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ عمر رسیدہ اور بیمار لوگوں کو بغیر تکلیف کے مر جانے کی آزادی دی جانا چاہیئے۔

ڈاکٹر فرانسس کرک مشہور نوبل انعام یافتہ کا کہنا ہے کہ اسّی برس کی عمر پر لازمی طور سے آدمی کو مار ڈالنا چاہیئے۔ اس رحم دلی کی موت کو قانوناً جائز قرار دینے کا مطلب ہوگا کہ خاندان کے افراد کو یہ آزادی دے دینا کہ کب بابا، ماما کو ختم کر دینا چاہیئے۔ اسکیمو اور اہلِ جزائر کے یہاں اس قسم کا رواج موجود تھا وہ لوگ والدین کو لے جا کر سمندر میں یا برفیلے طوفان میں مرجانے کے لئے چھوڑ دیتے تھے۔

کچھ اسکولوں کے نصاب مثلاً MACOS میں رحمدلی کی موت کو جائز بتایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ دوسروں کو ہمیشہ کی نیند سُلا دینا شرافت ہے۔ نہیں۔ بلکہ یہ وہ دِل ہیں جو محبّت سے خالی ہیں۔ کیا خدا ایسی قاتل قوم کے ساتھ انصاف نہ کرے گا؟۔

—— ※ ——

بدخلقی اور اس کو جائز قرار دینے والا زمانہ

"اور جیسا نوح کے دنوں میں ہوا تھا اسی طرح ابن آدم کے دنوں میں بھی ہوگا۔ لوقا ۱۷ : ۲۶۔"

"لوگ طبعی محبت سے خالی، سنگدل۔ تہمت لگانیوالے۔ بے ضبط۔ تند مزاج۔ نیکی کے دشمن ۲ تمتھیس ۳ : ۳"

آسٹریلیا کے گورنر جنرل سر پال ہاسلک (P. HASLUK) نے سڈنی میں کہا کہ "آج کل ہم لوگ بہت کچھ سنتے ہیں کہ معیاری صنعتی تہذیب کے برباد ہونے کے بہت خطرات پیدا ہو گئے ہیں۔ جو صحت کے ماحول کے کثیف ہو جانے سے ہوا زہر آلود ہو جانے سے اور زمین کو بنجر بنانے وسمندروں کو غلیظ کر دینے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

لیکن کیا محض یہی غلاظتیں ہمارے لئے خطرہ پیدا کر رہی ہیں کیا ہماری تہذیبیں بھی بدخلقی کے زہر سے غلیظ نہیں ہو رہیں۔ ہم لوگوں کا اس بات سے گہرا تعلق ہے۔ اگر تم نے خود اپنی لاپرواہی یا غفلت کی وجہ سے معیاری چال چلن تعمیر کرنے میں کوئی حصہ نہیں لیا اور اپنی غلط روش سے سوسائٹی کو بگاڑ رہے ہو

تو پھر ایسے جائز سماج کی شکایت نہ کرو۔"

نوح کے زمانے کا سب سے بڑا گناہ جنسی بدعنوانیاں تھیں اور ایک سے زائد شادیاں کرنا تھا۔ ہم پیدائش ۴ : ۱۹ میں پڑھتے ہیں" اور لمک دو عورتیں بیاہ لایا۔" اس کے کچھ ہی بعد اس کی اولاد "جب روئے زمین پر آدمی بڑھنے لگے اور ان کے بیٹیاں پیدا ہوئیں تو خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ خوبصورت ہیں، اور جن کو انہوں نے چنا ان سے بیاہ کر لیا۔" (پیدائش ۶ : ۱-۲)

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ انسان خدا کی تجویز سے منحرف ہو جاتا ہے۔ خدا کے لوگوں کا تعلق غیر ایمانداروں سے ہو جاتا ہے۔ یہ انکی مذہبی زندگی اور نیک چلنی کا خاتمہ تھا۔

خدا نے جنس کو اظہارِ محبت اور زن و شوہر کے عجیب ملاپ کا ایک ذریعہ بنایا تھا اس کو انسان نے گناہ آلود کر دیا اس کے بعد پڑھتے ہیں :-

"اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی ہے اور اسکے دل کا تصور اور خیال سدا بُرے ہی ہوتے ہیں ...... کیونکہ ہر بشر نے زمین پر اپنا طریقہ بگاڑ لیا تھا......... تب خداوند نے کہا کہ میری روح انسان کے ساتھ ہمیشہ مزاحمت نہ کرتی رہے گی ..... میں انسان کو جسے میں نے پیدا کیا ہے روئے زمین پر سے مٹا ڈالوں گا۔" (پیدائش ۶ : ۵، ۱۲، ۳، ۷) اور خدا نے ایسا ہی کیا۔ نوح کے خاندان کے علاوہ سب کو ہلاک کر دیا۔

آج بھی دُنیا ایسی ہی ہو گئی ہے جیسی کہ نوح کے دنوں میں

۲۰ مارچ ۱۹۷۲ء کے اخبار ٹائمس (TIMES) میں لکھا ہے کہ نئی نسل کے بہت لوگ اپنے والدین کی مرضی کے برعکس شادی سے قبل جنسی تعلق پیدا کر لیتے ہیں اور اس میں کوئی بُرائی یا خرابی نہیں سمجھتے۔ اس کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ دوشیزگی کا جوہر قریب قریب معدوم ہوتا جا رہا ہے۔

۱۹۷۰ء کے اعداد و شمار کے حساب سے تین طالب علم ایسے تھے جو دوشیزگی کے خلاف تھے یا اپنی شریکِ حیات میں دوشیزگی کی علامت کی عدم موجودگی کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔

ٹائمس اخبار نے یہ بھی لکھا ہے کہ بحر قلزم کے ساحل پر برہنہ پن جنون کی حد تک پہنچ گیا ہے۔

یونیورسٹی کے ماہر علم تمدن ایرا ریس (IRA REISS) نے کہا ہے کہ بیس برس کی عمر تک چالیس فی صدی لڑکیاں دوشیزہ نہیں رہتیں اور ستّر فی صدی لڑکیاں شادی سے قبل جنسی لذّت سے آشنا ہو چکتی ہیں۔

برطانیہ کا ماہر امراض زنانہ کہتا ہے کہ " ۱۹۴۰ اور ۵۰ کے درمیان لئے گئے بوسے ۱۹۶۰ اور ۷۰ کے درمیان زنا میں تبدیل ہو گئے۔

سر جان ٹریولین (JOHN TREOELYAN) برطانیہ کے سینما سنسر بورڈ پر بارہ سال کام کرنے کے بعد جب سبکدوش ہوئے تو انھوں نے کہا کہ مجھے بہت مسرت ہے کہ میں پردے پر پھیلے ہوئے جنسی جنگل سے آزادی حاصل کر رہا ہوں۔ اس کام سے فراغت حاصل ہونے کے وقت میں جنسی تعلقات دیکھ چکا ہوں۔ در اصل لوگ جنسی دیوانے ہو گئے ہیں۔

امریکہ میں طلاق کی متواتر بڑھتی ہوئی رفتار کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ تجویز رکھی گئی ہے کہ تین سال کی مدت کے لئے شادی کے اقرار نامے منظور ہونے چاہیئے (CONTRACT) اگر فریقین کی خواہش ہو تو پھر ان کی مدت میں تجدید ہو جائے۔ روس میں طلاق کی شرح سب سے زیادہ ہے۔

آجکل جنسی آزادی کا زمانہ ہے۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سماج کس قدر جنس کا غلام بنتا جا رہا ہے۔ گذشتہ دس سالوں میں امریکہ میں ۲۵ برس سے کم عمر کی طوائف لڑکیوں کا شمار دو سو فیصدی ہو گیا ہے میامی (MIAMI) میں طوائف کی اوسط عمر ۱۸ سال ہے۔

عالمی امراض پوشیدہ کی کانفرنس 3 سینٹ لوئس (St. Louis) میں منعقد ہوئی اسمیں انکشاف کیا گیا کہ تمام دُنیا میں امراض پوشیدہ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ متحدہ امریکہ (U.S.A) میں تو اس مرض نے وبائی صورت اختیار کر لی ہے اور اس میں سوزاک بالکل قابو سے باہر ہے۔

سوئیڈن دُنیا کا سب سے زیادہ آزادی پسند ملک ہے اس نے اپنے تمام اسکولوں میں جنسی تعلیم کا نصاب جاری کر رکھا ہے۔ عریاں اور فحش نگاری پر سے تمام پابندیاں ہٹا لی ہیں۔ اس آزادی کا نتیجہ یہ ہے کہ وہاں گذشتہ دس برس کے اندر خودکشی کی رفتار ۳۵ فی صدی بڑھ گئی اور زنا بالجبر ۵ فی صدی سے زائد ہو گیا ہے۔ ہر دس بچوں میں ایک بچہ نا جائز یعنی بغیر شادی کے پیدا ہوتا ہے۔ وہاں کے لوگ دنیا کے تمام مہذب ممالک سے زیادہ امراض پوشیدہ میں مبتلا رہتے ہیں۔

"کوہ سنائی پر خدا نے صاف اور صریح الفاظ میں حکم دیا تھا کہ تو زنا نہ کر"۔ خداوند یسوع مسیح نے تو شہوانی خیال کو بھی گناہ بتلایا ہے۔ کہ "جو کوئی کسی عورت کو نظر بد سے دیکھے گا تو گویا وہ اس کے ساتھ اپنے دل میں گناہ کر چکا"۔

لیکن آج بے شمار مسیحی ہادی جنسی آزادی کے طرفدار بنے ہوئے ہیں۔ متحدہ میتھوڈسٹ کلیسا (UNITED METHODIST CHURCH) کی خاندانی زندگی کی کمیٹی نے نومبر ۱۹۷۱ء میں ایک تجویز جاری کی تھی کہ

"تنہا آدمی کی جنسی خواہشات کے لئے یا غیر رومانی ماحول میں رہنے والے مردوں کے لئے ہم جنسی شہوت گناہ نہیں ہے"۔

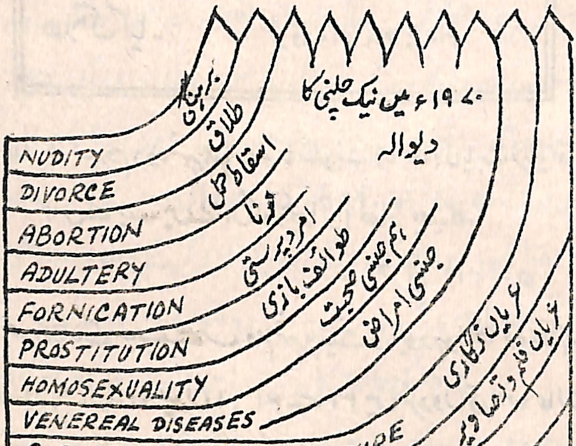
یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ کے چھ تعلیمی حکام نے ایک تحریر مرتب کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ "اگر دونوں فریقین ایک دوسرے کی جنسی خواہش کو آسودہ کر سکتے ہیں تو وہ بدچلنی نہیں ہے اور ان کو شادی کی قطعی ضرورت نہیں ہے"

۱۹۶۹ء میں شہر کوپن ہیگن میں (ڈنمارک) تاجران عریانی و فحاشی نے ایک تماشہ کیا۔ اس میں ٹکٹ داخلہ ۱۰.۵۰ ڈالر تھا۔ اس ٹکٹ گھر کے سامنے لوگ ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے تمام رات قطار میں کھڑے رہے۔ آخر میں ٹکٹ فروخت کرنا بند کر دیا گیا۔ اس تماشہ کا نام شہوت ۶۹ تھا۔ تقریباً ایک لاکھ لوگوں نے یہ تماشہ دیکھا۔

امریکہ سویڈن برطانیہ اسرائیل۔ آسٹریلیا یا ہندوستان کسی بھی ملک میں فروخت شدہ کتابوں کے حساب سے معلوم ہوگا کہ لوگ کس قسم کی

کتابیں پڑھنے کے شوقین ہیں۔ کتابوں اور رسالوں میں عیاشی کی ہر بات کو کھُلم کھُلا بیان کیا جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دس سال کے اندر تمام سماج اخلاقی طور پر بالکل دیوالیہ ہو چکے گا۔

پیشنگوئی پوری ہوگئی اور خدا کا قہر نازل ہونے کے لئے حالات موزوں ہو گئے ہیں۔ ایام غضب کے دن کا انصاف آنے تک حالات اور زیادہ خراب ہو جائیں گے۔ ؎



ہمجنسوں کے ساتھ مباشرت
سدوم کا گناہ

اور جیسا لوط کے دنوں میں ہوا تھا۔۔۔۔۔ آگ اور گندھک نے آسمان سے برس کر سب کو ہلاک کیا۔ لوقا ۱۷: ۲۸: ۳۰

خدا نے سدوم (وہ شہر جہاں لوط سکونت کرتا تھا) کی بابت فرمایا تھا۔
"اس لئے جب میں نے ان کو دیکھا تو اکھاڑ پھینکا۔"
حزقی ۱۶: ۵۰

جس گناہ کے سبب سے سدوم شہر نیست و نابود ہوا تھا وہ تھا ہم جنسوں کے ساتھ مباشرت کرنا۔ رومیوں ۱: ۲۱ سے ۳۲ میں مردوں کی اس حالت کا ذکر موجود ہے جس نے ان کو اس مکروہ گناہ کی طرف مائل کیا۔

"اس لئے اگرچہ انھوں (مردوں) نے خدا کو جان تو لیا مگر اس کی خدائی کے لائق اس کی تمجید اور شکر گذاری نہ کی بلکہ باطل خیالات

میں پڑ گئے اور ان کے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا......
اس واسطے خدا نے ان کے دلوں کی خواہش کے مطابق انھیں ناپاکی میں چھوڑ دیا۔ کہ اُن کے بدن آپس میں بے حُرمت کئے جائیں ..... اسی طرح مرد بھی عورتوں سے طبعیٔ کام چھوڑ کر آپس کی شہوت سے مَست ہوگئے۔ یعنی مَردوں نے مَردوں کے ساتھ رُوسیاہی کے کام کر کے اپنے آپ میں اپنی گمراہی کا بدلہ پایا۔ اور جس طرح اُنھوں نے خدا کو پہچاننا ناپسند کیا اسی طرح خدا نے بھی ان کو ناپسندیدہ عقل کے حوالہ کر دیا کہ نالائق حرکتیں کریں۔ پس وہ ہر طرح کی ناراستی۔ بدی، لالچ اور بدخواہی سے بھر گئے۔ اور حسد خوں ریزی جھگڑے۔ مکاری۔ اور بغض سے معمور ہوگئے۔ اور غیبت کرنے والے۔ بدگو۔ خدا کی نظر میں نفرتی اوروں کو بے عزت کرنے والے۔ مغرور۔ شیخی باز۔ بدیوں کے بانی۔ ماں، باپ کے نافرمان، بیوقوف۔ عہد شکن۔ طبعی محبت سے خالی اور بے رحم ہوگئے نہ فقط آپ ہی ایسے کام کرتے ہیں بلکہ اور کرنے والوں سے بھی خوش ہوتے ہیں۔" رومیوں ۱ : ۲۱-۳۲

سُدوم کی حالت کا یہ بیان اس کی بربادی سے پہلے کا ہے۔ اس کو آجکل کی موجودہ زندگی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ آج کل ہم جنسی شہوت روزافزوں ترقی کر رہی ہے۔ شہوانی خواہش کی آسودگی کے لئے اب تاریک کوچوں اور باغیچوں میں بھٹکنا نہیں پڑتا۔ بلکہ یہ تمام فعل بے حیائی کے ساتھ کھُلّم کھُلّا

ہو رہے ہیں۔ ناجائز نفسانی خواہشات کو اب گناہ تصوّر نہیں کیا جاتا بلکہ اس کو دنیاوی مسرّت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ گزشتہ دس برس کے اندر برطانیہ اور کینیڈا نے ہم جنسی شہوت کو قانوناً جائز قرار دے دیا ہے۔ اس برّاعظم کی دیگر ریاستوں نے بالغوں کے لئے ہم جنسوں کی مُباشرت پر سے تمام پابندیاں ہٹا دی ہیں۔

پچھلی نسلوں کے درمیان ہم جنسی صحبت بہت ہی خفیہ اور پوشیدہ طریقہ پر ہوتی تھی۔ اس موضوع کا ذکر بھی باعثِ شرم سمجھا جاتا تھا لیکن آجکل اعلانیہ اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ رسالوں میں اس موضوع پر مقالات شائع ہوتے ہیں۔ ڈرامے کئے جاتے ہیں اور سنیما کے پردوں پر دکھایا جاتا ہے۔

ہم جنسی صحبت کے لئے سوسائٹیاں وجود میں آ رہی ہیں۔ اس قسم کے رسالوں اور اخبارات کی اشاعت میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ایک ایسے ہی اخبار "دی ایڈووکیٹ" کی اشاعت ساٹھ ہزار سے زائد ہے۔

اس طرح کی منظم تحریکیں چلائی جا رہی ہیں جو اس بدفعلی کو آزادی دلانے کے لئے جدّوجہد کر رہی ہیں امریکہ میں جلوس نکالے جا رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ عیّاشی سب سے بڑی نعمت ہے۔ امریکہ میں آٹھ سو ہم جنسی شہوت کی تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ اس عیّاشی کا شائق سیّاح ایسی ڈائریکٹری حاصل کر سکتا ہے جس میں اُن تمام مقامات کا پتہ موجود ہے جہاں اس کو یہ عیّاشی میسّر آ سکتی ہے سین فرانسسکو اس عیّاشی کا مرکز ہے۔ وہاں اس قسم کے ستّر اڈّے موجود ہیں۔

پورے امریکہ میں چار سو سے زائد ایسے مقام ہیں اور ہر سال ان میں اضافہ ہوتا ہے۔
شکاگو میں کوئی شخص سو ڈالر فیس ادا کر کے ہم جنسی شہوت کلب میں داخل ہو سکتا ہے۔
کن سے (KIN SAY) رپورٹ کے انکشاف کے مطابق چالیس فی صدی گورے امریکن اور تیرہ فی صدی عورتیں امریکہ میں ہم جنسی صحبت کے شوق میں مبتلا ہیں۔ ان میں کچھ لوگ تو عارضی تجربات کرتے ہیں۔ تحقیق کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ دس سے سترہ فی صدی آبادی طویل عرصے سے اس مرض میں گرفتار ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ امریکہ میں چالیس لاکھ اور برطانیہ میں دس لاکھ سے زائد مستند ہم جنسی مباشرت کے اڈے موجود ہیں۔ ہندوستان اور ایشیا کے اعداد و شمار معلوم نہیں ہو سکے لیکن یہ بات مصدقہ ہے کہ دنیا بھر میں ہم جنسی شہوت تیز رفتاری کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔

۴ ستمبر ۱۹۷۲ء کے انگریزی رسالہ السٹریٹڈ ویکلی نے اس موضوع پر ایک مقالہ شائع کیا تھا۔ اس میں یہ بتلایا گیا تھا کہ ہندوستان میں بھی ہم جنسی شہوت اسی رفتار پر ہے جتنا کہ دنیا کے دیگر مقامات پر ہے۔
اس مقالہ کا مصنف کہتا ہے کہ بمبئی کے میرین ڈرائیو پر اس قسم کے تین کلب موجود ہیں۔ اس مصنف نے ہوائی جہاز کے ایک ملازم کے متعلق انکشاف کیا کہ اس نے چند راتوں میں عرب کی بندرگاہوں پر ہم جنسی شہوت کے ذریعہ ڈھائی ہزار روپیہ (۳۵۰ ڈالر) حاصل کئے۔
کولا بہ حدود میں مردانہ شہوت زنانہ زناکاری سے زیادہ منافع بخش ہو گئی ہے جون ۱۹۷۲ء میں مینی سوٹا (MIANE SOTA) میں منعقد کی گئی کانفرنس

میں صدارت کے امیدوار میک گورن زلیس (MEC GOOREN ZEALOUS) نے ہم جنسی کو جائز قرار دینے کی حمایت کی۔

کئی سال قبل اخبار نیوز ویک (NEWS WEEK) نے اطلاع دی کہ ایک رومن کیتھولک پادری نے نیدرلینڈ میں دو ہم جنس شہوت پرستوں کی شادی پڑھی۔ یہ شادی ایک اسکول کے چیپل (چھوٹا گرجاگھر) میں ادا کی گئی جس میں دونوں دلہوں کی مائیں اور دیگر گواہ موجود تھے۔

امریکہ میں دو مردوں میں جو پندرہ برس سے آپس میں شادی کر چکے ہیں ایک پادری سے درخواست کی کہ وہ ان کی شادی پر برکت دے اور پادری صاحب نے ان کی درخواست اس وجہ سے منظور کر لی کہ وہ دونوں آپس میں بہت خوش ہیں اور ایک دوسرے سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔

ایک اور پادری کینن رابرٹ ڈبلو کروے (Canon Robert W. Croway) نے ہم جنسی شہوت کے خلاف قوانین کے متعلق کہا ہے کہ اس قسم کے قوانین لغو اور مہمل ہیں۔ ۲۱ برس سے زائد عمر والوں کو اعلانیہ اس عیاشی کی آزادی حاصل ہونا چاہئے۔

ہالی ووڈ میں ایک مشہور ہم جنس شہوت پرست پادری ٹوری پیری (Torry Parry) نے ہم جنس شہوت پرستوں کے لئے ایک گرجا قائم کیا ہے یہ شخص پہلے کیلے فورنیہ میں چرچ آف گاڈ آف پروفیسی (CHURCH OF GOD-OF PROPHECY) یعنی پینٹی کاسٹل کلیسیا کا پاسبان تھا وہ شادی شدہ اور دو بچوں کا باپ تھا لیکن وہ اس شوق میں مبتلا ہو گیا تو اس نے اپنے بیوی بچوں کو اور گرجے کو ترک کر دیا اور ہالی ووڈ چلا گیا وہاں اس نے ہم جنس شہوت پرستوں

کے لئے ایک گرجا قائم کر دیا اُس نے اس گرجے کے قیام کا اعلان مقامی اخبارات میں کر دیا۔ اور قلیل عرصے میں چار سو لوگ اس کے شریک بن گئے دوسرا قدم اُس نے یہ اُٹھایا کہ نیشنل فیڈریشن آف چرچ (کلیساؤں کی قومی مجلس) قائم کی جسمیں ہم جنسی شہوت کے شوقین مرد اور عورتیں شامل کی گئیں۔ اس کلیسا میں صدر ایلڈر (انتظامیہ کمیٹی) مشنری (مبلغ) بنائے اور کئی مقامات پر اس کی شاخیں کھولی گئیں۔ اس کے ساتھ ہی ایک مدرسہ علم الٰہیات قائم کیا۔ اس کا نام عالمی متحدہ رفاقت (UNIVERSAL FELLOWSHIP OF-METROPOLITAN COMMUNITY CHURCHES) رکھا۔

ان کا دعویٰ ہے کہ ان کی کلیسا میں ۸۰۰ شریک ہیں اور سین فرانسسکو ہین ڈیاگو، شکاگو، لاس انجلز و دیگر شہروں میں اس کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے ٹرائے پیری (TROY PERRY) کے مطابق ۳۰۰ سے زائد شادیاں ہو گئی ہیں یہ عالمگیر کلیسا ہم جنسی شہوت پرستوں کے لئے مرکز کا کام دیتی ہے۔

دوسری تحریک بلی ہڈسن (BILLY HUDSON) نے شروع کی ہے۔ یہ بیپٹسٹ کلیسا کا سابق پادری ہے اس نے امریکی الیسوسی ایشن مذہبی مجاہدین (AMERICAN ASSOCIATION OF RELIGIOUS CRUSADERS.) قائم کی ہے' اس کا صدر دفتر انڈیانہ کے نیشن ولا میں منتقل کر لیا ہے۔ وہ اس چھوٹے سے شہر کو عیاشی کا مستقل مرکز بنانا چاہتا ہے۔

ہڈسن اور اس کے آٹھ کارکن ایک ماہواری رسالہ گیگ مجاہدین GEG CRUSADERS.

پر کام کر رہے ہیں۔

بریگیڈ ہڈسن کا کہنا ہے کہ مجھے ہم جنس شہوت پرست ہونے پر فخر ہے۔ یہ ہم جنسی شہوت پرستی خدا کے جلد آنے والے غضب کا ایک نشان ہے جس طرح سدوم ہلاک ہوا، اسی طرح یہ دُنیا بھی ہلاک ہو جائے گی۔

※

عِلم کی اَفزُونی



اور دَانش اَفزُوں ہوگی

دانی ایل ۱۲: ۴

موجودہ زمانہ کے ہر دس برس کے دَوران علمیت میں دوچند اضافہ ہو رہا ہے اور ہر پندرہ برس بعد دُگنا علمی مواد شائع کیا جا رہا ہے۔ تاریخ کے تمام دَور میں بیک وقت اتنے کثیر تعداد میں سائنس داں زندہ نہیں رہے جتنے کہ اس دَور میں موجود ہیں۔ یعنی اسّی فی صدی۔

عالمگیر جنگ کے بعد سے سترّ فی صدی استعمال میں آنے والی ادویات ایجاد کی گئی ہیں۔ گزشتہ پچیس ۲۵ برس میں یکے بعد دیگرے اسقدر تیز رفتاری سے بڑی بڑی

ایجادات ظاہر ہوئی ہیں کہ معمولی انسان ان کے نام بھی یاد نہیں رکھ سکتا۔ اور اب گزشتہ پچاس برس کے اندر یعنی ۱۹۰۰ تک دوگنی ہوگئی ہیں۔ ان ایجادات میں اس نوع کی چیزیں شامل ہیں۔ ایٹمی قوت، نسلی ترقی، برقی ترقی۔ رسل و رسائل کے ذرائع میں ترقی اور کمپیوٹر کی ایجاد۔

چاند پر نزول

تیز رفتار جہاز (SUPERSONIC PLANES) اور کمپیوٹر کی تیزی کے ساتھ ترقی جسمانی اعضا کا ردّو بدل چند ایسی اہم ایجادات ہیں جس سے ہم سب واقف ہیں۔ ہر چھوٹی یا بڑی ایجاد سے سوگنا ترقیوں کے لئے دروازے کھل جاتے ہیں اس کا خاص سبب یہ ہے کہ سائنسی رسالوں کے ذریعہ پڑھنے والے اس علم سے مستفیض ہونے لگتے ہیں۔

تمام دنیا میں علم و دانش کی ترقی میں اضافہ ہو رہا ہے بہت سے ممالک میں تعلیم کو لازمی قرار دیا جا چکا ہے۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں (دار العلوم) کا شمار تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔ گزشتہ تیس برس میں کالج کے طلبہ کا شمار پانچ گنا زیادہ ہوگیا ہے۔

امریکہ کے تعلیمی محکمہ کا خیال ہے کہ ۱۹۷۵ء میں یونیورسٹی طلبہ کی تعداد ایک کروڑ ہو جائے گی یعنی اٹھارہ سے چوبیس برس کی عمر والے لوگوں میں ہر تیسرا شخص یونیورسٹی کا طالب علم ہوگا۔

تخمینہ لگایا گیا ہے کہ ۱۸۸۰ء میں جتنے طالب علموں نے ہائی اسکول پاس کیا تھا

اب ۱۹۷۰ئ میں وہی شمار یونیورسٹی کے طلبا کا ہو گیا ہے۔

ہندوستان میں بھی تعلیم کے میدان میں ترقی ہو رہی ہے یہاں ۶۰۰ سے زیادہ اعلیٰ تعلیم (HIGHER EDUCATION) کے ادارے ہیں ان میں ۱۹۶۲ء میں ۰۰۰۰۰۰ ۱۱ طلباء کالج اور یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھے اور ۱۹۷۲ء میں ۰۰۰۰۰ ۳۳ طلباء تھے۔

آج دنیا کے دو کروڑ نوجوان یونیورسٹی اور کالج میں زیر تعلیم ہیں یہ شمار گزشتہ دس سالوں کے شمار سے دوگنا ہے۔

ڈاکٹر ایمل گیورلک (Dr, EMIL GAVERLUCK) جو امریکہ کے ہائی اسکولوں کے سابق سائینس کے لیکچرار ہیں وہ قدیم خیال کو مدّ نظر رکھ کر فرماتے ہیں کہ جو ایجادات آجکل ہو رہی ہیں پانچ سات سال کے بعد غیر مفید ثابت ہوں گی نیوکلیر سائینس (NUCLIER SCIENCE) ہر طرف ترقی پر ہے۔ یہ نہ صرف ترقی و بہبود کے لئے استعمال کی جاتی ہے بلکہ اس نے تخریبی اندیشے بھی پیدا کئے ہیں۔ قوتِ تخلیق اور موت و زندگی کے معاملات میں دخل دینا۔ دنیا میں کثافت (POLLUTION) کا اضافہ نسلی معاملات میں انسان کا بڑھتا ہوا دخل۔ دوا اور کیمیا (CHEMISTRY) میں قابلِ قدر اضافہ وغیرہ۔

کمپیوٹر کا ہنگامہ

۱۹۷۶ء میں جب یہ تعجب خیز ایجاد ہوئی تو معاشرے میں ایک ٹیکنیکل انقلاب آگیا۔ یہ حیرت انگیز ایجاد مائیکرو سرکٹ (MICROCIRCUIT) ہے۔ یہ ہاتھ

چھوٹی انگلی کے ناخن کے برابر ہے لیکن ۲۵ برس پہلے کے ایک کمرے میں لگے ہوئے کمپیوٹر کے برابر کام کرتا ہے چونکہ اس حیرت انگیز ایجاد کا سائز بہت چھوٹا ہے اسلئے اس کو کسی بھی چیز کے اندر رکھا جا سکتا ہے۔ مثلاً دستی گھڑی ٹیلی فون یا گھر کی دیگر چیزیں۔ مغربی ممالک مشرقی ممالک کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر کی ایجاد کا کا مقابلہ کر رہے ہیں یہ بہت بڑی مدد کا باعث ہے۔ حالانکہ کمپیوٹر ٹیکنک میں بہت خطرے ہیں مثلاً کمپیوٹر سے وابستہ جرائم۔ پوشیدہ معاملات میں مداخلت اور ایک ایسا مخلوط تعلق جس کے ذریعہ سے ایک قوم اور پھر تمام دُنیا کو اپنے اختیار میں رکھا جا سکتا ہے۔ اس قسم کی شخصی حکومت (ڈکٹیٹر شپ) کا نہ صرف امکان ہی ہے بلکہ اس کی پیشین گوئی بھی کی گئی ہے جو اس کتاب کے اگلے صفحات میں بیان کی گئی ہے اس کمپیوٹر کی ٹیکنک اور علم دُنیا کو اس حیوان کی بادشاہی کے لئے تیار کر رہی ہے۔

موجودہ سفر کے ذرائع



ایک صدی قبل مہذب اور تعلیم یافتہ قومیں بھی گھوڑے گاڑی کے عہد میں تھیں جسقدر سفر ہمارے آباؤاجداد تمام عمر میں کرتے تھے اتنا سفر آجکل کے لوگ صرف ایک ہفتہ میں طے کر لیتے ہیں۔

پچاس سال کا عرصہ ہوتا ہے جب پہلی مرتبہ اٹلانٹک سمندر کو ہوائی جہاز نے پار کیا لیکن اس وقت روزانہ تیس ہزار لوگ بحر اٹلانٹک کو پار کرتے ہیں سیاحوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔ سیاحوں کے قیام طعام کے لئے سہولتیں مہیا کرنے کے لئے ہوٹلوں اور قیام گاہوں کا جال پھیلتا جا رہا ہے

چارلس کیمنس ولسن (CHARLIS KEMNOUS WILSON) جو تعلیمات کی قیام گاہوں (ہوٹل اور سرائے) کا سرغنہ ہے۔ ہر تیسرے روز ایک نئی سرائے

کھولتا ہے۔ اس وقت بیس ممالک میں چودہ سرائیں موجود ہیں جن میں دو لاکھ نو سو کمرے ہیں۔

راقم الحروف نے حال میں بوئنگ جٹ ۷۴۷ جہاز میں سفر کیا۔ یہ اسقدر عظیم جہاز ہے کہ بیک وقت اس میں چار سو آدمی سفر کر سکتے ہیں۔ بہت سے ۷۴۷ نامی جہازوں کی بلندی پانچ منزلہ عمارت کے برابر ہے اور دنیا کے سب سے زیادہ راستوں پر سیاحوں اور تاجروں کو لے کر سفر کرتے ہیں۔

۱۹۷۲ء میں آسٹریلیا کے کانٹس ایرلائن (QANTAS AIR LINE) نے اعلان کیا تھا کہ چار ماہ کے لئے وہ آسٹریلیا سے لندن کی سیر کرائے گا۔ چنانچہ اس اعلان کے جواب میں ۴۵۵۰۰ لوگوں نے ٹکٹ خریدے۔

کونکورڈ سوپر سونک ہوائی جہاز (THE CONCORD SUPERSONIC) جس کی رفتار آواز کی رفتار سے دوچند ہے یعنی ۱۴۵۰ میل فی گھنٹہ دنیا کا چکر لگا رہا ہے۔ یہ جہاز ۳½ گھنٹے میں سو آدمیوں کو لیکر نیو یارک سے لندن اور چار گھنٹے میں لندن سے دہلی اور پانچ گھنٹے میں دہلی سے سڈنی پہنچ سکتا ہے اس کونکورڈ جہاز کی قیمت قریب پانچ کروڑ ڈالر ہوتی ہے۔

دنیا میں موٹروں کی تجارت بہت ترقی پر ہے۔ ہندوستان روس اور دیگر ممالک میں کمپنیاں ضرورت کے مطابق کاریں تیار کرنے سے قاصر ہیں امریکہ میں سالانہ ایک کروڑ ایک لاکھ کاریں خریدی جاتی ہیں۔

ہندوستان میں ۶۵۰۰۰۰۰ لوگ روزانہ ریل میں سفر کرتے ہیں گیارہ ہزار گاڑیوں کے لئے اتنی ریل کی پٹریاں پھیلی ہوئی ہیں کہ وہ تمام دنیا کے اردگرد

دو مرتبہ پھیلائی جا سکتی ہیں۔

آرام پسندوں کے لئے آرام دہ جہاز (LUXURY SHIPS) تیار کئے جا رہے ہیں۔ ایس ایس فرینک (S.S. FRANK) دنیا کا سب سے بڑا تیز رفتار سمندری جہاز ہے۔ اس میں ۱۱۵۰ مسافروں کے کمرے یا (SUITES) موجود ہیں۔ جن کا کرایہ ۵۶۴۰ ڈالر سے ۹۹۳۴۰ ڈالر تین ماہ کے لئے ہوتا ہے۔

خلائی سفر کی ابتدا ابھی ہوئی ہے لیکن اس کو رائج کرنے کے لئے بہت زیادہ کوشش کی جا رہی ہے۔ پہلے سیٹا لائٹ (SATELLITE) نے صرف ۱۹۶۱ء میں زمین کا چکر لگایا ہے۔ اور اب اتنی قلیل مدت میں خلائی سیاحت کا چرچا ہونے لگا ہے بلکہ دور دراز ممالک کا سفر بذریعہ سیٹا لائٹ طے کرنے کی بات چیت ہونے لگی ہے

دنیا اب مختصر ہوتی جا رہی ہے اس لئے سفر بہت بڑھتا جا رہا ہے، اور اس وقت تک بڑھتا رہے گا۔ جبتک دنیا نقطۂ عروج تک نہ پہنچ جائے۔ ●

کثافت کا خطرناک مسئلہ

اور جب تیسرے فرشتے نے نرسنگا پھونکا تو ایک بڑا ستارہ مشعل کی طرح جلتا ہوا آسمان سے ٹوٹا اور تہائی دریاؤں اور پانی کے چشموں پر آ پڑا۔ اس ستارہ کا نام ناگ دونا کہلاتا ہے۔ اور تہائی پانی ناگ دونے کی طرح کڑوا ہو گیا۔ اور پانی کے کڑوا ہو جانے سے بہت سے آدمی مر گئے۔ مکاشفہ ۸ : ۱۰-۱۱

"اور دوسرے نے اپنا پیالہ سمندر میں اُلٹا اور وہ مُردے کا سا خون بن گیا اور سمندر کے سب جاندار مر گئے"۔

مکاشفہ ۱۶ : ۳

یہ پیشین گوئی ایام قہر کے زمانے سے تعلق رکھتی ہے اس میں بتلایا گیا ہے کہ ندیوں اور سمندروں میں خطرناک طور پر کثافت پیدا ہو جائے گی۔ ہو سکتا ہے کہ خدا خود انسان کو اس قسم کے حالات پیدا کرنے کے لئے بالکل آزاد چھوڑ دے اور یہ ایک ایسا مہلک مسئلہ بن جائے گا جس پر قابو حاصل کرنا انسان کے دائرہ فہم سے باہر ہو جائے گا۔

اس وقت بھی کثافت دُنیا کا سب سے دُشوار مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔ ہمارے سامنے یہ بہت بدزیب اور خطرناک تصویر موجود ہے۔

۱۹۷۰ء کے اختتام پر امریکہ میں نا قابل استعمال نروگیس (NERVE GAS) کو بند شدہ ڈبوں میں سمندر میں پھینک کر برباد کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ اس وقت بہت سے ملکوں کے سرکاری حکام اور دیگر لوگوں نے امریکہ کی اس تجویز کی سخت مخالفت کی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان ڈبوں میں سے کچھ کچھ گیس باہر نکلنا شروع ہو گئی تھی اسلئے خوف پیدا ہو گیا تھا کہ یہ گیس سمندر کے پانی میں پھیل کر نہ صرف سمندر کی مخلوق کے لئے تباہی پیدا کر دے گا بلکہ زمین کے جانداروں کے لئے بھی ہلاکت کا باعث ہوگا۔

ایک جہاز کو جسمیں ۴۱۸ زہر کے ڈبوں کو سختی کے ساتھ بند کر کے فلوریڈا (FLOREDA) بندرگاہ پر لے گئے اور اس کے پیندے میں سوراخ کر دیئے گئے تاکہ وہ آہستہ آہستہ سمندر میں ڈوب جائے۔ لیکن وہ جہاز بہت تیز رفتاری کے ساتھ سمندر میں ڈوبنے لگا اور بڑی خوفناک آواز کے ساتھ سمندر کی تہہ میں جا لگا اس وقت کسی کو اس بات کا علم نہ ہو سکا کہ زہر کے اُن بند ڈبوں کو کسی قسم کا نقصان پہنچایا نہیں لیکن بعد میں یہ اطلاعات موصول ہوئیں کہ اسکے علاوہ اور بہت سے جہاز جن میں ہر قسم کے گیس۔ جنگی آلات اور پھٹ پڑنے والے مادّے رکھے ہوئے تھے سالہاسال سے سمندر میں غرق کئے جاتے رہے ہیں۔ یہ جہاز اب تک سمندر کی تہہ میں موجود ہیں یہ کارروائی بہت سے ممالک نے کی ہے اور اس طرح سمندر کی تہہ کو آلات جنگ کا گودام بنا دیا ہے۔ مدّت دراز تک پانی میں پڑے رہنے کی وجہ سے ان میں زنگ لگ رہا ہے اور وہ کمزور ہوتے ہوتے ٹوٹ جائیں گے اور اس طرح دُنیا کے سمندروں میں زہریلا مادہ پھیلنے

کا خوف برابر قائم ہے۔

دریا بھی گندے اور ٹوکسیس (TOXIS) سے بھرتے جارہے ہیں ۱۹۶۰ء میں ایک کارخانے کے بیکار کیمیاوی مادّے کو غلطی کے ذریعہ رائن (RAINE) میں بہا دیا گیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ندی میں چار کروڑ مچھلیاں مرگئیں۔

کچھ سال قبل اسکینڈی نیویا کے سائنس دانوں نے ایک سنسنی خیز انکشاف کیا تھا۔ انہوں نے بتلایا تھا کئی سال قبل سنکھیا سے بھرے ہوئے کچھ کنڈروں کو سیسہ اور کنکریٹ سے بند کرکے سمندر میں ڈبو دیا گیا تھا اب ان کے پھٹ پڑنے کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ ان سائنس دانوں کا خیال درست ہے کیونکہ ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ ان غرق شدہ کنڈروں میں اتنی مقدار میں سنکھیا موجود تھی جو تمام دُنیا کو زہر آلود کر سکتی ہے۔

ڈاکٹر گورڈن ٹیلر (Dr, GORDON TAYLOR) موجودہ صنعتوں کے سماج اور انسانی دماغ پر مضر اثرات کے ماہر ہیں۔ انھوں نے خبردار کیا ہے کہ آج کے زمانے کی مشینوں کا خواب زیادہ سے زیادہ صحیح معنوں میں تکلیف دہ بنتا جارہا ہے۔ اُنھوں نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۶۹ء میں ڈی، ڈی۔ ٹی (D. D. T) نے جھیلوں کی دس لاکھ پیداوار میں ایک حصّہ پیداوار کم کر دی ہے۔ یعنی دس لاکھ میں ایک حصّہ اوسط کے حساب سے۔

اس وقت سے اب تک کی تحقیق نے ظاہر کیا ہے کہ بحرالکاہل میں ڈی۔ ڈی ٹی کا اثر اسی اوسط سے ہوا ہے۔ ایسا نظر آتا ہے کہ ہر طرف مُردار سمندر، مُردار دریائیں اور مُردار جھیلیں پیدا ہو جائیں گی۔

چند سال قبل ایک پریس کی اطلاع میں بتلایا گیا تھا کہ لاس انجیلس کے مشرقی

پہاڑوں پر ہزاروں لاکھوں بڑے بڑے تناور درختوں کے جنگلات سوکھتے جا رہے ہیں اور اس کا سبب ہے اسموگ (SMOG) درختوں کو سکھا دینے والا یہ مادّہ فضا میں ان کیمیائی اجزاء سے پیدا ہوتا ہے جو موٹروں کی خرابی سے سورج کی روشنی کے ردِّعمل سے پیدا ہوتا ہے۔

ہندوستان میں بھی کثافت ایک پریشان کن مسئلہ بن گیا ہے۔ بالخصوص ممبئی، کانپور، کلکتہ جیسے صنعتی مراکز۔ پی ڈاکٹر راجا رام کے قول کے مطابق درست نقشوں کے صنعتی شہر تعمیر کرنا گویا گیس کی بھٹیاں تعمیر کرنا ہے۔ بمبئی شہر کی ہوا تیز رفتاری سے انکی تندرستی کے لئے مہلک ہوتی جا رہی ہے اور اس کی روک تھام کرنے کے لئے کوئی قانون نافذ نہیں ہے۔

ہندوستان کی بہت سی ندیاں بری طرح گندی اور زہریلی ہوتی جا رہی ہیں۔ ان کثیف مچھلیوں کی وجہ سے سینکڑوں ماہی گیر بے روزگار ہوتے جا رہے ہیں۔

کچھ علاقوں میں آموں کے درختوں میں پھل آنا بند ہو گیا ہے۔ ہوا میں کثافت کو روکنے کے لئے ہندوستان میں ایک قانون کا مسودہ تیار کیا جا رہا ہے

دوسری جنگِ عظیم میں جاپان نے جو نقصان اٹھایا ہے اس کی تلافی کے لئے جاپان نے عظیم پیمانے پر صنعتی مراکز بنانے شروع کر دیئے۔

جیسے جیسے وقت گذرتا جا رہا ہے لوگوں میں امراض بڑھتے جا رہے ہیں اور بالخصوص سینہ کی بیماریاں جیسے دمہ، کھانسی وغیرہ میں بہت اضافہ ہو رہا ہے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا سبب ہوا میں ملا ہوا ٹوکسس (TOXIS) زہر ہے جو صنعتی شہروں کی ۷۵۰۰ چمنیوں سے نکل رہا ہے جہاں چوبیس گھنٹے کام کیا جاتا ہے

ہوا کو کثافت سے بچانے کے لئے ایک اہم مہم شروع کی گئی تھی مگر وہ کامیاب نہ ہو سکی کیونکہ جو مچھلیاں، جاپان کے ساحل سے پکڑ کر علیحدہ لے جائی گئی تھیں وہ بھی مرنے لگیں اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کارخانوں سے جو تیل اور پیٹرول سمندر میں پھینکا جا رہا تھا اُس نے تمام ہوا کو کثیف کر دیا ہے جس میں انسان سانس لیتے ہیں۔ اسی تیل اور پیٹرول کو پی جانے کی وجہ سے یہ مچھلیاں مر گئیں۔

کثافت کی روک تھام کے لئے جاپان میں تقریباً دو ہزار آٹھ سو کروڑ روپیہ سالانہ صرف ہوتا ہے۔ ٹوکیو کے حکام نے ۱۹۷۲ء میں سفارش کی تھی کہ نشیب والے شہروں میں صبح سات بجے سے نو بجے تک کے لئے تمام مسافر موٹروں کو بند رکھا جائے اگر وہاں سلفر ڈائی اوکسائیڈ (SULPHOR DIOXIDE) کا نکلنا بند نہ کیا گیا۔ (جو آٹھ لاکھ تیس ہزار ٹن سالانہ کی مقدار سے نکل رہا ہے) تو پچاس برس کے اندر ٹوکیو کے درختوں کے کچھ جھنڈ بالکل برباد ہو جائیں گے۔ یہ نہ صرف درختوں کے لئے مضر ہے بلکہ انسانی زندگی کو بھی اس کے مقابلہ کے لئے جدوجہد کرنا پڑ رہی تاکہ نہ معلوم امراض کا مقابلہ کیا جا سکے۔

جاپان کے ماحول میں بالکل سُدھار نہیں ہوا۔ سڑک پر کھڑے ہوئے سپاہیوں کو آکسیجن (OXYGINE) میں سانس لینے کے لئے فوراً اپنے ہیڈ کوارٹر میں واپس جانا ہوتا ہے۔

جاپان میں ایک روپیہ پچھتر پیسے میں دُوکانیں آکسیجن سلینڈر فروخت کرتی ہیں۔

امریکہ ۱۶۰۰ لاکھ ہوا کو کثیف کرنے والی گیس ہر سال چھوڑتا ہے۔ اور ساری دُنیا آٹھ سو لاکھ گیس چھوڑتی ہے۔ موٹر کاریں جو دُھواں چھوڑتی ہیں وہ

سالانہ ساٹھ فی صدی ہوا کو کثیف کرتا ہے پھر بھی یو۔ ایس۔ اے میں دو ہزار چار سو ستر کروڑ روپیہ سالانہ کثافت کی روک تھام کے لئے صرف ہوتا ہے۔

امریکہ میں ایک کار کی اوسطاً قیمت میں کئی سو ڈالر اس کی کثافت اور حفاظت کے بھی جوڑ دیئے گئے ہیں۔



ہر سال جیٹ ہوائی جہاز کے پمپ ہوا میں دس ہزار ٹن کاربن مونو آکسائیڈ (MONOXIDE) گیس ہوا میں چھوڑ جاتے ہیں۔

بہت سے شہروں میں گاؤں کے مقابلہ میں بیس فی صدی سورج کی روشنی کم پہنچتی ہے۔

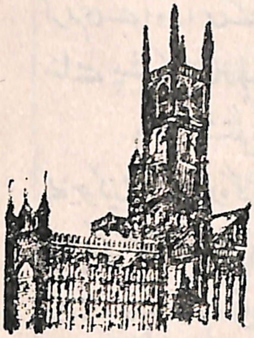
سائنس دانوں کو خوف ہے کہ ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ شامل ہوتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے آکسیجن کی مقدار خطرناک طور پر کم ہو جائے گی۔

پانی اور ہوا تیزی کے ساتھ کثیف ہوتے جا رہے ہیں۔ بحری اور بری زندگی پر اس کا بہت اثر ہوگا جس سے نباتات بھی متاثر ہو جائے گی اور اس طرح وہ پیشین گوئی پوری ہو رہی ہے اور دنیا میں قحط کا اضافہ ہو رہا ہے۔

بہت عرصے پہلے خدا نے اسرائیلیوں کو تاکید کی۔ سو تم اس ملک کو جہاں تم رہو گے ناپاک نہ کرنا کیونکہ خون ملک کو ناپاک کر دیتا ہے اور اس ملک کے لئے جس میں خون بہایا جائے سوا قاتل کے خون کے اور کسی چیز کا کفارہ نہیں لیا جا سکتا۔ اور تم اپنی بود و باش کے ملک کو جس کے اندر میں رہوں گا گندہ بھی نہ کرنا کیونکہ میں جو خداوند ہوں سو بنی اسرائیل کے درمیان رہتا ہوں۔ گنتی ۳۵ : ۳۳-۳۴

بہت عرصے بعد یسعیاہ نبی نے دنیا کی کثافت کی وجہ سے دنیا کے برباد ہونے کی پیشینگوئی کی۔

زمین اپنے باشندوں سے نجس ہوئی کیونکہ انہوں نے شریعت کو عدول کیا۔ آئین سے منحرف ہوئے۔ عہد ابدی کو توڑا۔ اس سبب سے لعنت نے زمین کو نگل لیا۔ اور اسکے باشندے مجرم ٹھہرے اور اسی لئے زمین کے لوگ بھسم ہوئے اور تھوڑے سے آدمی بچ گئے۔ یسعیاہ ۲۴ : ۵-۶



آخری ایام میں برگشتگی

"وہ دن نہیں آئیگا جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو" ۲ تھسلنیکیوں ۲ : ۳

گزشتہ نصف صدی میں بائیبل، خدا اور مذہب کی جانب سے سخت برگشتگی نظر آرہی ہے ہم نے لوگوں کو سچائی، راست بازی اور رُوحانیت سے منحرف ہوتے دیکھا ہے۔ اس صدی میں برگشتگی کو مختلف ناموں سے منسوب کیا گیا مثلاً جدیدت،

آزادی۔ جدید قدامت پرستی۔ انفرادیت۔ وجودیت یا مسیحی تناسخ (ناستک)

۱۹۶۰ء میں تمام دُنیا میں یہ نظریہ رائج ہو گیا تھا کہ خدا مر گیا ہے۔ اس نظریئے نے بہت سے لوگوں کے ایمان کو متزلزل کر دیا تھا۔ لیکن ایمان رکھنے والوں کے لئے یہ ایک چیلنج تھا۔ اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک قسم کا مسیحی انقلاب پیدا ہو گیا اور امریکہ (یو۔ ایس۔ اے) کینیڈا اور دیگر ممالک میں رُوحانی بیداری جاری ہو گئی قابلِ غور تعداد میں یہودیوں نے مسیحیت کو قبول کر لیا۔ پھر بھی برگشتگی کی روِش دُنیا میں وسیع ہوتی جا رہی ہے جو لوگوں کو مسیحی نزدیکی سے دُور کر رہی ہے اور اس کے برعکس انسانوں کا ایجاد کردہ جھوٹا مذہب دُنیا کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے اور انسان کو خدا سے دُور کیا جا رہا ہے۔

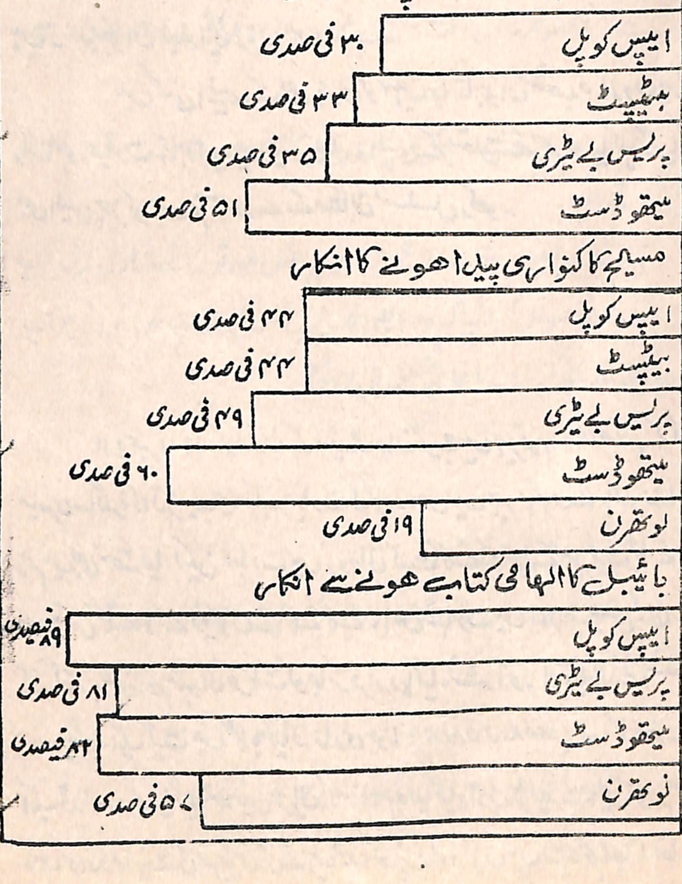
اس برگشتگی کی مثال میں پادری بین اسمیلی (BEN SMILLIE) نے جو کینیڈا کے متحدہ گرجے کے پادری ہیں مسیحیوں کا مذاق اُڑایا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مسیحی ابھی تک اس خدا پر ایمان رکھتے ہیں جو مٹی کا بنا ہوا ہے خشکی اور تری میں رہنے والے ایک جانور کی طرح ہے جو پانی کو شراب بنا کر اپنی خدائی ثابت کر سکتا ہے اور اسی شراب میں ایسا جوش پیدا کر سکتا ہے جیسا کہ طیارہ اُڑانے کے وقت کیپ کینیڈی میں ہوتا ہے۔

۱۹۶۹ء میں دس ہزار پروٹسٹنٹ پادریوں کی رائے اس بارے میں طلب کی گئی تھی کہ کیا وہ لوگ مسیحیوں کے ایمان کی ابتدائی باتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ ۴۴۷ پادریوں نے اس سوال کا جواب مندرجہ ذیل طریقوں پر دیا۔ اگر ڈیڑھ سو برس قبل یہی سوال کیا جاتا تو یقیناً سو فی صدی لوگ اس کا جواب

ایمان کے ابتدائی اُصولوں سے اِنکار

پروٹسٹنٹ پادریوں کی جانب سے ۱۹۶۹ء میں انکار کا لیا ہوا شمار

مسیح کے جسمانی طور پر زندہ ہونے کا انکار



ہاں میں دیتے۔

سنہ ۱۹۷۵ء میں واشنگٹن میں عیسائیوں کے ایک میتھوڈسٹ رہنما ڈی سی نے کہا "ہم اپنی زبان میں ـــــ تم کیا کہوگے "خدا کے عقیدے" کو جو مکمل اختتام کی طرف بڑھتا ہے۔ حقیقت میں قدیم مذہبی رہنما ہیں جو بائیبل سے چپکے ہوئے ہیں۔ نوجوان طبقہ اپنی زبان میں ـــــ

میں کسی ایسے ایک بھی آدمی کو نہیں جانتا جو ان شعبدہ بازوں میں یقین رکھتا ہو۔ عبادت کے جواب میں یسوع کی واپسی کے متعلق نئے جنم کو کیا کہوگے یا کسی بھی ایسی چیز کو جسے تم قاعدے کے مطابق مسلسل رکھو۔

۱۲ دسمبر ۱۹۷۱ء کو لندن کے سینٹ جان گرجے میں ہیر قوم (HAIR) کے گرجے کی تیسری سالگرہ کی تقریب میں ایک عبادت کی گئی۔ اس میں ہیر لوگوں نے پاک عشاء کی رسم میں بھی حصّہ لیا۔ لیکن عبادت میں روحانی گیت گانے کے بجائے ہیر گیت گائے گئے اور تیس گانے والے لڑکوں نے گانے گائے۔ اس عبادت میں اعلانیہ جنسی مظاہرے کئے گئے۔ بدچلنی اور شہوانی حرکات کو جائز قرار دیا گیا۔ نشہ آور ادویات کے استعمال پر زور دیا گیا۔ ایک گیت میں گایا گیا کہ ماری جونا (MARIJONA) خدا کا تحفہ ہے۔ ایک ڈرامہ دکھایا گیا۔ جسمیں عریانی کا مظاہرہ کیا گیا۔ اس طریقہ سے کچھ مسیحی راہنما اس نئی روحانیت کی سرپرستی کرتے ہیں جس کو پُرانے دنوں میں گناہ سمجھا جاتا تھا۔

آجکل صرف دو فیصدی انگریز گرجوں میں جاتے ہیں۔

۱۹۶۶ء میں برٹش کاؤنسل آف چرچ (گرجوں کی برٹش مجلس) نے روحانیت کے متعلق ایک رپورٹ شائع کی تھی جس میں انہوں نے زنا کے متعلق بائیبل میں دی ہوئی تعلیم کو ماننے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ کہا ہے گا ہے زناکاری جائز اور مناسب ہے۔ بالخصوص اس وقت جب یہ عمل دونوں فریقین کی رضامندی سے کیا جائے۔

چنانچہ ۱۹۶۶ء سے ایسے مسیحی پادری برملا ہم جنسی شہوت اور اسقاط حمل کی سرپرستی کرتے ہیں۔

آسٹریلیا میں پرتھ کے علاقے میں دو ہم جنس عورتوں نے شادی کر لی جب متعلقہ پادری سے سوال کیا گیا کہ وہ ابھی تک چرچ میں کیوں ہے تو اس نے جواب دیا کہ یہ دیکھنے کے لئے کہ اس کا خاتمہ کس طرح ہو گا۔

بائیبل میں پیشین گوئی ہے۔

"اور جو خون اور جادوگری اور حرام کاری اور چوری انھوں نے کی تھی اُن سے توبہ نہ کی۔"

مکاشفہ ۹ : ۲۱

اس کے ساتھ بائیبل میں ان کی سزا بھی بیان کی گئی ہے۔

مگر بزدلوں اور بے ایمانوں اور گھنونے لوگوں اور خونیوں اور حرامکاروں اور جادوگروں اور بُت پرستوں اور سب جھوٹوں کا حصّہ آگ اور گندھک سے جلنے والی جھیل میں ہوگا۔

مکاشفہ ۲۱ : ۸

تمام برگشتہ لوگوں اور دہریوں اور ایمان نہ لانے والوں کا ایک ہی انجام ہوگا۔

عیش و عشرت، دولت، بے دینی اور لامذہبیت

> لوگ خدا کی نسبت عیش و عشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے ہوں گے۔ (۲) تیمتھیس ۳ : ۴"

اس زمانے میں لوگ کام کرنے کے اوقات میں کمی کے طلب گار ہیں۔ ان کی یہ مانگ پوری کی جارہی ہے ایک مانگ یہ ہے کہ چار دن کا ہفتہ کر دیا جائے او صرف ۳۰ گھنٹے کا ہفتہ ہو نیز اُجرت کی در میں اضافہ کیا جائے۔

چونکہ لوگوں کے پاس فرصت کے اوقات کی کمی نہیں اسلئے عیاشی فروغ پارہی ہے اور جرائم اور بدچلنی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ نوجوان عیّاشی کے دور سے گذر رہے ہیں ان کو اطمینان و آسودگی نہیں ہے وہ اور زیادہ آزادی اور چونکا دینے والے کاموں کی مانگ کر رہے ہیں۔ نہ صرف جمہوری ممالک میں بلکہ کمیونسٹ ممالک کی سرکاریں بھی پریشان ہیں چونکہ بچّوں میں جرائم کا بہت اضافہ ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر فرانسس شیفر (DR. FRANCIS SCHAEFFER) نے اپنی تصنیف ESCEPE FROM REASON (یعنی دلیلوں سے پہلو تہی کرنا) میں بڑے پُر زور الفاظ میں کہا ہے کہ :-

"بیسوی صدی کی دماغی حالت کے اعتبار سے انسان مرچکا ہے خدا مرگیا ہے۔ زندگی بے معنی ہو کر رہ گئی ہے۔ آدمی مشین کا ایک پُرزہ بن گیا ہے۔"

اس حالت سے محفوظ رہنے کے لیے محض ایک ہی طریقہ رہ گیا ہے یعنی بغیر دلائل کی تخیلات کی تجرباتی دُنیا۔ نشہ آور دواؤں کا استعمال، عریانی اور فحش نگاری۔ اور آخر میں دیوانگی کا تجربہ۔"

کچھ ممالک اس وقت رنگین و سادہ ٹیلی ویژن تصاویر کا تجربہ شروع کر رہے ہیں جن کی قیمت ۷۵۰۰ روپیہ ہے جو مہذب ممالک میں شائستگی و تہذیب سمجھی جاتی ہے۔

امریکہ ہر سال ایک سو دس لاکھ موٹر کاریں خریدتا ہے۔ وہاں کے نوجوان ۸۴۰ کروڑ روپیہ سالانہ ریکارڈوں پر صرف کرتے ہیں ـــــــ

اہلِ امریکہ ۲۲۵۰ کروڑ روپیہ سالانہ کتّے خریدتے۔ ان کی خوراک اور پرورش پر

صرف کرتے ہیں ـــ برطانیہ کے میتھوڈسٹ ہادیوں کا کہنا ہے کہ ضابطہ کلیسیا (ORGANISED CHURCH) کے شرکا کی تعداد میں جو کمی واقع ہو رہی ہے اگر اس کی یہی حالت رہی تو چالیس برس کے اندر برطانیہ میں اس کلیسیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ پورے پادری (ORGANISATION) کے امیدواروں کی تعداد میں بھی قابل توجہ کمی ہو رہی ہے۔ دونوں پروٹسٹنٹ اور کیتھولک کلیساؤں میں ملک برطانیہ میں صرف ۲٪ فیصدی لوگ گرجے میں عبادت کے لئے جاتے ہیں۔

جاپان نے انسان کی عشرت کے لئے بہت قسم کے سامانِ عیش تیار کئے ہیں حال میں انھوں نے ایک حیرت انگیز پلنگ (wonder bed) تیار کیا ہے جو گول ڈبل پلنگ ہے وہ فرش کے اوپر ایک الٹی میز پر نصب ہے اور اس کے چاروں طرف ضرورت کی چیزیں مہیا کی گئی ہیں۔ مثلاً ٹیلی ویژن۔ ریفریجریٹر اور شراب۔

ہندوستان میں مادے کے خطرات کے باب میں حال میں گجرات کے شریمان نارائن نے لکھا کہ یہ بات صاف ہے کہ ہندوستان کا پروگرام محض مادیات کی ترقی پر منحصر ہے۔ بلکہ اس کو انسانیت اخلاق اور کلچر و روحانی اقدار بھی ترقی کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ دائمی ہوتے ہیں۔ بائبل میں بھی اسی طرح کا مشورہ موجود ہے۔

"تم پہلے اس کی بادشاہی اور اس کی راستبازی کی تلاش کرو۔"

(متی ۶ : ۳۳)



جھوٹے نبی

بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں
مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے
متی ۲۴:۵

"جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو..... برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں۔"

متی ۲۴:۲۴

شمار کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ پچاس برس کے دوران میں کم از کم گیارہ سو لوگوں نے مسیح یا خدا ہونے کا دعویٰ کیا ہے اُنہوں نے خود کو مختلف ناموں سے نامزد کیا ہے جیسے مقدس الٰہی باپ (DIVINE FATHER یا مسیح وغیرہ۔

بہت سے جھوٹے نبی ظاہر ہوئے جنھوں نے دنیا کے ختم ہو جانے یا مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق پیشین گوئیاں کیں۔ حال میں ایچ فلیک براسس ویل

اور مسیح کی کلیسیا کے حقیقی نور (H.FLAKE BRASWELL)

چرچ (TRUE LIGHT CHURCH OF ...) کے شرکا نے ایسی ہی ایک پیشین گوئی کی تھی۔ اُنہوں نے اعلان کیا تھا کہ ۱۹۷۰ء کے اختتام تک دُنیا کا خاتمہ ہوجائے گا۔ اس کلیسیا کے شرکا نے اپنے اپنے کاروبار ترک کر دیئے اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کو الوداع کہہ کر دنیا کے خاتمے کے لئے تیاری کر رہے تھے۔ لیکن جب تمام سال سلامتی سے گزر گیا تب انہوں نے اعلان کر دیا کہ حساب کی غلطی کی وجہ سے پیشین گوئی کا وقت غلط معیّن ہوگیا تھا۔ دراصل دنیا کا خاتمہ ۱۹۷۲ء میں ہو گا۔

یسوع مسیح نے اپنی آمد ثانی کے متعلق فرمایا تھا۔

"لیکن اس دن اور اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر صرف باپ۔" متی ۲۴ : ۳۶

اور مسیح نے نشانات بھی تبلائے تھے۔

اُس وقت لوگ ابنِ آدم کو قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ بادل میں آتے دیکھیں گے اور جب یہ باتیں ہونے لگیں تو سیدھے ہوکر سر اوپر اُٹھانا اس لئے کہ تمہاری مخلصی نزدیک ہوگی۔

لوقا ۲۱ : ۲۸

کچھ غیر ملکی لوگوں نے ہندوستان کے ضلع ٹرنیل ویلی (TIRUNEL VELI) میں ایک جماعت تیار کی ہے۔ یہ دُنیا کے خاتمہ کا انتظار کر رہے ہیں کیوں کہ اُن کے حساب کے مطابق ۱۹۷۷ء میں دُنیا کو ختم ہو جانا چاہیئے۔

اس جماعت میں امریکن مغربی جرمنی، کینیڈا اور آسٹریلیا کے لوگ شامل ہیں انہوں نے اپنا تمام دُنیاوی سامان فروخت کر دیا ہے اور اس کی تمام قیمت اپنے لیڈر آر۔ پال سیر لاری (R. PAULSEER LAWRIE) کے سپرد کر دی ہے۔

لاری نے بذاتِ خود کبھی مسیح ہونے کا دعویٰ نہیں کیا مگر اس کے مقلدوں کا کہنا ہے کہ جس دن امریکن پہلی مرتبہ چاند پر اُترے تھے اس دن مسیح خود لاری کے پاس آیا تھا اب دولہن کا دور ہے اور لاری جس میں مسیح کی رُوح موجود ہے انسان کا بیٹا ہے۔

کئی جھوٹے مسیح اور مستقبل کے دعویدار ایک مختصر عرصہ کے لئے آتے ہیں اور پھر غائب ہو جاتے ہیں ان میں سے کچھ بلندی پا لیتے ہیں جیسے کہ کوریا کے ایک مذہبی رہنما سن میانگ مون جن کے پیروں میں تقریباً تیس ہزار ماننے والے ہیں۔

ستیہ سائیں بابا دوسرے وہ شخص ہیں جنھوں نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ہندوستان میں اُن کے ماننے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔

ایک فرقہ جو شہرت حاصل کرتا جا رہا ہے معتقدانِ یہوواہ کلٹ ہے۔ اس کو ڈاکٹر جوزف جیفر (Dr, JOSEPH JEFFER) نے شروع کیا تھا جو مسوری (یو۔ ایس۔ اے) کا باشندہ تھا چونکہ یہ فرقہ مسیحی اصولوں اور سچائی کا منکر ہے اس لئے اس کو مسیحی فرقہ نہیں کہا جا سکتا۔ مثال کے لئے اس کا اعتقاد ہے کہ صلیب پر مسیح کو نہیں بلکہ اس کے ایک ساتھی کو مصلوب کیا گیا تھا اور مسیح اپنی تعلیم پھیلانے کے لئے وہاں سے فرار ہو گیا تھا۔ اور ۱۱۲ برس تک زندہ رہا جیفر خود کو یہوواہ کا بیٹا بتلاتا ہے اور ہپناٹیزم۔ علم نجوم ای۔ ایس۔ پی جیسی

طاقتوں سے کام لیتا ہے وہ دوبارہ پیدا ہونے (آواگون) پر اعتقاد رکھتا ہے اور خود کو دُنیا کا سب سے بڑا نبی کہتا ہے۔

ہندوستان کا ایک دوسرا شہرت یافتہ فرقہ رجنیش کا ہے۔ وہ خدا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ مغربی ممالک کے بہت سے نوجوان لڑکے۔ لڑکیاں اس کے آشرم میں آتے ہیں جو پونہ میں کروڑوں روپیہ کی لاگت سے تیار کیا گیا ہے اس کا کہنا ہے کہ صرف جنس (SEX) کے ذریعے خدا میں مل سکتے ہیں۔ زندگی جنسی اتحاد سے پیدا ہوتی ہے۔ اور زندگی جنسی تعلقات کا اظہار ہے۔ خدا کو صرف جنسی جذبات میں تلاش کیا جا سکتا ہے اس کا قول ہے کہ جنسی تعلقات سے انکار کرنا خدا سے انکار کرنا ہے۔ اور ایک غیر فرقہ ہے جس کے مقلدوں کا شمار کافی ہے۔ اس کا رہنما خود کو اُوم یعنی خداؤں کا خدا کہتا ہے۔

ایسے فرقے ساری دُنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ان میں سے کچھ میں تو انسانی طاقت سے زیادہ طاقت ہے (شیطانی طاقت)

جھوٹے نبیوں سے ہوشیار رہو۔ معجزے دکھانے والوں کے قریب میں نہ آؤ۔ جھوٹے مسیح سے خبردار رہو۔ مسیح صرف ایک ہے جو یسوع خدا کا بیٹا ہے ہر سچا نبی اس پر اعتقاد رکھتا ہے اور بائبل کے بیانات سے جانچا جا سکتا ہے جھوٹے نبیوں سے ہوشیار رہو۔



غیب دانی کا احیاء

لیکن رُوح صاف فرماتا ہے کہ آئندہ زمانوں میں بعض لوگ
گُمراہ کرنے والی رُوحوں اور شیاطین کی تعلیموں کی
طرف متوجہ ہو کر ایمان سے برگشتہ ہو جائیں گے۔ یہ ان
جھُوٹے آدمیوں کی ریاکاری کے باعث ہو گا جن
کا دِل گویا گرم لوہے سے داغا گیا ہے۔
۱۔ تیمتھیس ۴: ۱-۲

گزشتہ دس برسوں کی مُدّت شیطان کے حلقہ بگوشوں کے عُروج کا وقت رہا ہے جس کا دارومدار جادُو، ٹُونا غیب دانی اور نجوم پر ہے

"تجھ میں ہرگز کوئی ایسا نہ ہو جو اپنے بیٹے یا بیٹی کو آگ میں چلوائے یا فال گیر یا شگون نکالنے والا یا افسون گر یا جادُوگر یا منتری یا جنّات کا آشنا یا رمّال یا ساحر ہو۔ کیونکہ وُہ سب جو ایسے کام کرتے ہیں خداوند کے نزدیک مکروہ ہیں اور ان ہی مکروہات کے سبب سے خداوند تیرا خُدا اُن کو تیرے سامنے سے نکالنے پر ہے۔" استثنا ۱۸: ۹-۱۲

امریکہ (U.S.A) میں تیس لاکھ اُوئی جابورڈ (OUIJA BOARDS) جادُو کے نقشے صرف ۱۹۷۰ء میں فروخت کئے گئے۔ روزانہ مُلک کے اخبارات میں ستّر فیصدی زائچے (جنم کنڈلیوں) کے کالم شائع کئے جاتے ہیں بہت سے کالج اور اسکولوں میں جادُوگری اور غیب دانی کی تعلیم دی جاتی ہے۔

امریکہ کی مشہور و معروف جادوگرنی سبل لیک (SYBIL LEEK) اپنی کتابوں کی آمدنی کے ذریعہ کروڑپتی ہوگئی ہے۔ چند سال قبل اس نے بتلایا تھا کہ امریکہ میں تیرہ[۱۳] جادُوگرنیوں کے چار سو سے زائد جادُو کی تعلیم دینے کے اسکول موجود ہیں

انگلینڈ میں موجودہ جادوگری کی وجہ سے رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کلیساؤں کی متحدہ کمیٹی (کمیشن) نے حال میں سفارش کی ہے کہ ہر حلقۂ کلیسا میں (DIOCISE) ایک محتسب مقرر کیا جائے جو جادوگری سے کلیسا کو پاک و صاف کرے۔

ڈاکٹر کرٹ کوچ (Dr KURT COCH) ایک جرمنی عالم جو علم الغیب کا ماہر ہے کہتا ہے کہ آج کل پچاس فی صدی برطانیہ کے مسیحی کسی نہ کسی صورت میں جادوگری کے زیر اثر ہیں۔ اس کے برعکس صرف بیس فی صدی لوگ گرجوں میں عبادت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

برازیل میں صورتِ حال اور بھی نازک ہے۔ اس قوم میں ۱۵۰۔ اخبار محض بدرُوحوں سے متعلق ہیں۔ بہت سے گرجوں میں ارواح سے بات چیت کرنا عبادت کا جزو بن گیا ہے۔

فرانس میں ایک غیب داں کا دعویٰ ہے کہ ریڈیو پر اس کا پروگرام سُننے والوں کا شمار سب سے زیادہ ہے۔ اندازہ ہے کہ ۲۶۰۰۰ لوگ روزانہ صرف ایک لمحہ کے لیے

مادام سوبل (SOBELL) سے ٹیلی فون پر رابطہ قائم کرنے کے لئے بیتاب رہتے ہیں وہ اس سے ہر بات مثلاً سفر کرنے یا نہ کرنے وغیرہ کے لئے ہدایت حاصل کرتے ہیں۔

اٹلی میں ۳۰۰۰۰ جادوگرنیاں موجود ہیں صرف رُوم میں تین ہزار جادوگروں کے راہب (پادری) مَوجود ہیں۔ کینیڈا میں ایک شیطانی گروہ موجود ہے جس کو کینیڈا سرکار نے ۲۵۹۰۰ ڈالر کی امداد دی ہے۔

ایک انگلش چرچ کی معلومات کے مطابق سڈنی کے نصف سے زائد ہائی اسکول کے طلباء جادو مسمریزم کا تجربہ کر چکے ہیں۔

تخمینہ ہے کہ تقریباً تیئس لاکھ مغربی جرمنی کے لوگ اس قسم کے کسی نہ کسی ادارے کو مالی تعاون دیتے ہیں اور شاید ستر لاکھ آدمی اس قسم کے جادوگری کے اداروں سے ہمدردی رکھتے ہیں۔

گزشتہ چند برسوں میں جادوگری کی کتابوں کی بکری میں دوچند اضافہ ہوگیا ہے۔ سین فرانسسکو کے میٹافزیکل سینٹر (MATA PHYSICAL CENTRE) کے محکمہ کتب نے ۱۲۵۰۰۰ ڈالر کے ذخیرے سے ہر ماہ ۶۵ فی صدی کتابیں فروخت کی ہیں۔

کتب فروشوں کی بہت سی دوکانوں پر اس قسم کی کتابوں کے لئے علیحدہ خانہ (SHELF) لگائے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ خانے مذہبی کتابوں کے لئے استعمال ہوتے تھے۔

شیطان کی عبادت کا عام رواج ہوتا جارہا ہے اس فرقہ کی تبلیغ سین فرانسسکو کے شیطانی گرجے (CHURCH OF SATAN) میں کی جاتی ہے۔

اس کا ہادی اینٹن زینڈور لاوی (ANTON SZANDOR LAVEY) ہے۔ جس کے ارد گرد انسان کے ڈھانچے۔ قبروں کے پتھر اور شیطانی تمغے لگے رہتے ہیں اس کے کلیسا کے شرکار رات کی عبادت میں شیطان کے سامنے ہفتہ وار ایک عشار کی رسم ادا کرتے ہیں۔ اس گرجے میں ایک فلم بھی دکھائی جاتی ہے۔ جس کا نام شیطانیت (SATANIS) ہے۔

اس میں مرد اور عورتیں سیاہ جبہ پہن کر عشار میں شامل ہوتے ہیں۔ ایک برہنہ عورت بطور ممبر (آلٹر) استعمال کی جاتی ہے۔ حاضرین اپنی نفسانی خواہشات اور جذبۂ نفرت کا اعلان کرتے ہیں اور ہادی ان کو دعائے خیر دیتا ہے کہ تمہاری تمام نفسانی خواہشات پوری ہوں۔ شیطان زندہ باد

لاوی (LAVEY) نے ایک شیطانی بائیبل بھی تیار کی ہے اسمیں انجیل کی تعلیمات کے برعکس تعلیمات دی گئی ہیں۔

مثلاً مبارک ہیں توانا و مضبوط کیونکہ وہ ساری زمین کے وارث ہوں گے اگر کوئی تیرے ایک گال پر طمانچہ مارے تو تُو اس کے دونوں گالوں کو زخمی کر دے۔

اس کی ایک لاکھ سے زائد کاپیاں فروخت کی گئیں ہیں

سنسٹ تحریک کوئی کھیل یا مذاق نہیں ہے بلکہ یہ بہت فعال ہے۔ جانوروں اور انسانوں کا خون پیا گیا اور انسانوں کے پٹھے کا گوشت کھایا گیا۔ انسانی قربانی شیطان کی پوجا میں شامل ہے۔ ایک عورت جو کہ گرفتار کی گئی تھی اس نے بطور قربانی اپنے بچے کو مار کر اس کا خون پیا اور اس کی کچھ بوٹیاں اپنے گلے میں ڈالیں

اگست ۱۹۷۵ء میں بوگاٹا کولمبیا میں کوئی دو ہزار معتقدین

نے جادوگروں کی پہلی عالمی کانگریس میں حصّہ لیا۔

"بائیبل میں نبوت کی گئی ہے کہ ایام غضب میں لوگ خصوصیت سے چار قسم کے گناہوں میں مبتلا ہوں گے۔ قتل جادوگری، شہوت پرستی اور چوری۔"

مکاشفہ ۹ : ۲۱

دُنیا میں ادویات کی کمی



اور جو خون اور جادوگری
اور حرامکاری اور چوری
اُنھوں نے کی تھی اُن سے توبہ
نہ کی۔ مکاشفہ ۹ : ۲۱

یونانی زبان کے لفظ فارمیکا (PHARMAKIA) کا ترجمہ انگریزی کے لفظ سورسیریز (SUR CERIES) سے لیا گیا ہے۔ اس لفظ کے معنی ہیں جادوگری اور اس سے عام رائج لفظ فارمیسی بنایا گیا ہے جس کے معنی ہیں دواسازی۔ اُس وقت

دواسازی کا کام کرنے کا مطلب تھا شیطان کے کام میں شریک ہونا۔

آج کل دواؤں کا استعمال دُنیا بھر کے لئے ایک مسئلہ بن گیا ہے امریکہ اور دیگر ممالک کے لئے ایک مستقل خطرہ بن گیا ہے نوجوان اس قسم کی دواؤں سے سنسنی خیز تجربات حاصل کرنا چاہتے ہیں جیسے ایل۔ ایس۔ ڈی (L.S.D.) اور ماری جُونا (MARIJANA) اور ہیروئن (HEROIN) (افیون کے رس سے بنی ہوئی ایک دوا) وہ لوگ آسانی کے ساتھ ان کے استعمال کے عادی ہو جاتے ہیں۔

دوائیں ہمیشہ ایک اہم رول ادا کرتی ہیں آج لاتعداد نوجوان مری جوانا۔ ایل۔ ایس۔ ڈی۔ اسپیڈ اور ہیروئن کے عادی ہیں اور مسلسل جادُو دوا تیزی سے پھیلتی ہوئی شیطانیت کے لئے کام کر رہے ہیں۔

ایک نوجوان عورت رقمطراز ہے کہ میری عمر صرف تیئس۲۳ برس کی ہے لیکن میں گزشتہ ڈیڑھ سال سے بھیانک خوابوں میں جو مثل جنکی (GUNKIE) کے ہیں کھوئی رہتی ہوں۔

میں چاہتی ہوں کہ اب ڈوپ (DOPE) (نشیلی رقیق دوا) کا استعمال ترک کردوں، میں بہت کوشش کرتی ہوں مگر یہ عادت اب میرا پیچھا نہیں چھوڑتی میں اس کی بدولت جیل بھی جا چکی ہوں اور طویل مدت تک اسپتال میں بھی زیر علاج رہی مگر کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔

ڈاکٹر نے میرے خاندان والوں سے کہا کہ جس شخص نے مجھ کو ڈوپ پینے کی لت لگائی تھی کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ بندوق کی گولی سے میرے دماغ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا۔

تخمینہ لگایا گیا ہے کہ امریکہ میں ۲۰۰۰، ۲۷ ،۳ سے زائد لوگ ہیروئن کے عادی ہیں اور ان میں ہر شخص جلدی یا بدیر طوائف بازی کرنے لگے گا۔

لاس انجیلز کے جنرل اسپتال (خیراتی اسپتال) میں مشاہدہ کیا گیا کہ ایل۔ ایس۔ ڈی کے استعمال کے زیر اثر جو لوگ طوائف بازی میں مبتلا ہوئے ان میں سے ۶۶ فی صدی شفا خانوں میں علاج کے لئے داخل کئے گئے اور ان کو مہلک قسم کا دماغی مرض سائی کوسس (PSY CHOSIS) قرار دیا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اُن کو فوراً عرصۂ دراز کے لئے سرکاری پاگل خانے میں بھیجدیا جائے۔

نیویارک اسٹیٹ کونسل برائے عادی خوران ادویات کے صدر نے کہا کہ ہیروئن کی وبا نے ہم لوگوں پر شدید حملہ کر دیا ہے۔

سین فرانسسکو میں ڈاکٹر بیری ریمر (BARRY RAMMER) جو خاص مسائل کے مطالعہ کے ڈائریکٹر ہیں (DIRECTOR OF THE STUDY SPECIAL PROBLEMS) انہوں نے ہیروئن کے بارے میں کہا کہ نشیلی ادویات میں یہ سب سے زیادہ سستی اور آسانی سے دستیاب ہونے والی چیز ہے وہ مزید کہتے ہیں کہ میں اپنے خوابوں میں ایسے ہولناک مناظر دیکھتا ہوں جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھے۔ اس پر بھی جون ۱۹۷۲ء میں منعقدہ مینی سوٹا کنونشن (MINNESOTA CONVENTION) میں میک گورن زیلوٹس (MC GOVERN ZEALOTS) نے ماری جونا کے استعمال کو قانوناً جائز قرار دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

۶۸-۱۹۶۷ء کے دوران سوئیڈن کے شہر اسٹاک ہالم میں سولہ[16] برس

کی عمر کے طلبہ سے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ مُشتبہ مجرموں میں پچپن ۵۵ فیصدی مرد اور ستاسی ۸۷ فیصدی مستورات ۲۵ سے ۲۹ برس کی عمر کے دوران اس دوا کو بذریعہ انجیکشن اپنی نسوں میں لیتے ہیں۔

یقین کیا جاتا ہے کہ آسٹریلیا میں کم از کم چھ لاکھ لوگوں نے ماری جونا کو استعمال کیا ہے۔ اور کم از کم تین ۳ لاکھ اسکے مستقل عادی ہیں۔

اس کے علاوہ ہیروئن بھی کثرت سے استعمال کی جاتی ہے

کینیڈا میں چودہ ۱۴ ہزار نشہ باز موجود ہیں اور مغربی یورپ میں ایک لاکھ سے زائد ہیں۔ یورپ کے رہنما اس فکر میں مبتلا ہیں کہ ۱۹۷۰ء کے آخر تک یہ شمار کہاں پہنچے گا؟

جنوبی ویٹنام میں ہیروئن کا استعمال تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے ترکی میں بھی نشہ بازی پھیلتی جا رہی ہے۔ ایران میں چار لاکھ سے زیادہ لوگ افیون کے عادی ہیں اور نئی دہلی میں کم از کم تیس ہزار لوگ افیون کی بدعات میں گرفتار ہیں۔

ہندوستان کے پہاڑی شہر شملہ میں ایک چپراسی نے بتلایا کہ وہ افیون کی ناجائز تجارت (اسمگلنگ) سے دو ۲ ہزار روپیہ ماہوار پیدا کرتا ہے۔

ہانگ کانگ میں تیزی کے ساتھ افیون کی جگہ ہیروئن استعمال کی جا رہی ہے۔ یہ چیز وہاں عوام کی جسمانی اور دماغی صحت کے لئے ایک مسئلہ بن گئی ہے۔

سوویت یونین میں دوا کی وبا خطرے کی حد تک بڑھ رہی ہے اور حکام کو انھیں روکنے کی کوشش میں بہت معمولی کامیابی ملی ہے۔

کیلی فورنیہ میں ایک عورت کو اس بات پر بڑا غرور تھا کہ ایل ایس ڈی کا اس کے اوپر کوئی اثر نہیں ہوتا لیکن انجام کار اس نے چاقو سے اپنے بچے کی آنکھیں نکال ڈالیں۔

لال چین (ریڈ چائنا) میں لاکھوں ایکڑ زمین میں افیون کی کاشت کی جاتی ہے اور مغربی ممالک میں اس کی تجارت سے سونا کمایا جاتا ہے۔ امریکہ میں چین کی نشیلی ادویات کثرت سے فروخت کی جاتی ہیں۔

ویٹ نام سے امریکہ کی فوج کی واپسی سے قبل تھکے اور پریشان سپاہیوں کے لئے برسوں تک چین نے نشیلی دوائیں فراہم کیں جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ ویٹ نام میں اخلاقی طور پر ان کا دیوالہ نکل گیا اور ساٹھ ہزار نشہ باز سپاہیوں کی واپسی کے بعد وہاں ریاست کے لئے زبردست مسئلہ بن گیا۔

امریکہ کی فوجی ملازمت کا محکمہ ایل۔سی۔ڈی کو کیمیاوی گولی کی طرح استعمال کر رہا ہے ان کا کہنا ہے کہ اگر اس نشہ کا صرف ایک آؤنس درست طریقے کے ساتھ تقسیم کر دیا جائے تو ایک خاص مدت تک تین لاکھ لوگوں کا دماغی توازن بگاڑ سکتا ہے۔ اگر چند پونڈ میں ایل۔ایس۔ڈی کسی بڑے شہر کے پانی کے ذخیرہ میں ملادی جائے تو وہ لاکھوں آدمیوں کو اپاہج کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔

نشیلی اشیاء کی پیداوار اور دوسرے ممالک سے ناجائز تجارت (اسمگلنگ) کی وجہ سے ایک خوراک نشہ کی قیمت بہت زیادہ ہو جاتی ہے یعنی ۳۵ روپے یا زائد فی خوراک ہوتی ہے۔ امریکہ میں ایک عام معمولی نشہ باز ساٹھ ہزار روپے (۸ ہزار ۵ ڈالر) ڈالر سالانہ اس پر صرف کرتا ہے۔ ان میں نوجوانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ وہ اپنے روزگار کو بھی قائم نہیں رکھ سکتے، وہ مجرم، ڈاکو اور رہزن بن جاتے ہیں۔ ●●

اِسرائیلوں کا دوبارہ اجتماع اور استحکام



کیوں کہ تم کو (اسرائیلوں)
ان قوموں میں سے نکال لوں گا
اور تمام مُلکوں میں سے فراہم
کروں گا اور تم کو تمہارے
وطن میں واپس لاؤں گا...... اسی دِن تم کو تمہارے
شہر میں بساؤں گا اور تمہارے کھنڈر تعمیر ہو جائیں گے
اور وُہ ویران زمین جو تمام راہ گزاروں کی نظروں میں ویران
پڑی تھی جوتی جائے گی۔

حزقی ایل نبی ۳۶ : ۲۴، ۳۳، ۳۴

یہودیوں یا اسرائیلیوں کی تاریخ کا سلسلہ دو ہزار برس قبل از مسیح ابرا
اور یعقوب کے عہد تک پہنچتا ہے۔ ان قدیم لوگوں کے متعلق بائیبل میں جو پیشین
گوئیاں کی گئی تھیں ان میں بہت سی گزشتہ دنوں میں پوری ہو چکی ہیں اور وہ
پیشین گوئیاں جو یسوع مسیح نے ان کے بارے میں کی تھیں کہ "دیکھو تمہارا گھر تمہارے

ویران چھوڑ جاتا ہے۔

"یہاں کسی پتھر پر پتھر باقی نہ رہے گا جو گرایا نہ جائے گا"۔

متی ۲۳ : ۳۸، ۲۴ : ۲

۷۰ء میں پوری ہو گئی تھیں جب رومیوں نے اس شہر پر حملہ کر کے شہر کی تمام عمارتوں کو نیست و نابود کر دیا تھا۔ اس وقت دس لاکھ لوگ کچل ڈالے گئے ہزاروں کو پھانسی دی گئی بے شمار معصوم بچوں کو بلند عمارتوں کے اُوپر سے سڑکوں پر پھینک کر ہلاک کر دیا گیا، ۹۷ ہزار لوگوں کو اسیر کر کے رُومن حکومت میں غلام بنا لیا گیا۔

یہودیوں کا مندر ہیروڈین (HERODIAN) بالکل تباہ کر دیا گیا جو پھر دوبارہ تعمیر نہیں ہو سکا۔

اس کے بعد کے حملوں اور محاصروں میں نہ صرف یروشلم بلکہ تمام اسرائیلی مُلک کو برباد کر دیا گیا۔ خوبصورت پہاڑیوں کو کھرچ کھرچ کر بدصورت بنا دیا گیا۔

۱۳۵ء میں یہودیوں کی آخری بغاوت ہوئی جس کو رُومیوں نے دبا دیا اور اسکے بعد یروشلم میں یہودیوں کے داخلہ پر پابندی لگا دی گئی اور یہودی قوم دُنیا میں منتشر ہو گئی اور دور دراز ملکوں میں جا کر بس گئی۔

اسرائیل کی سرزمین کا نام رُومیوں نے پھر سے فلسطین رکھا اور اسکے بعد صدیوں تک اس ملک میں بار بار حملے ہوتے رہے اور یکے بعد دیگرے مختلف حکمران اس پر حکمرانی کرتے رہے، اِن میں عربی مجاہد، مملوک (MAMLUKS) تُرک اور انگریز سب سے زیادہ زور آور ہوئے۔

انیسویں صدی کے آغاز میں بمشکل دس ہزار فلسطین میں یہودی موجود تھے اور وہ بھی بہت غریب اور عسرت کی زندگی بسر کر رہے تھے۔

۱۸۷۰ء میں ترکوں نے یہودیوں کو زمین خریدنے کی اجازت دے دی ۱۸۸۰ء میں روس نے جبراً انھیں اپنے ملک سے نکال دیا۔ تب ہزاروں یہودی فلسطین میں آگئے ۱۸۹۷ء میں پہلی صہیونی کانگریس (ZIONIST) قائم کردی گئی اور عالمگیر یہودی تنظیم بنائی گئی جس کا نام عالمی صہیونی تنظیم (ZIONIST WORLD ORGANISATION.) ہوا (صیون یروشلم کا دوسرا نام ہے)

ZIONISIM کا مطلب یہودیوں کو از سر نو آباد کرنا ہے۔

۱۹۰۰ء تک چالیس ہزار یہودی اپنے وطن میں واپس آگئے اور ۱۹۱۴ء تک ان کا شمار اسی ہزار سے زائد ہوگیا۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے دوران دوسرے ملکوں میں آباد شدہ یہودیوں کو برباد کردیا گیا اور وہ پھر اپنے ملک فلسطین میں آکر آباد ہوگئے اس طرح بدلتے ہوئے حالات کے تحت تمام اسرائیلی مئی ۱۹۴۸ء میں ایک قوم کی شکل میں متحد ہوگئے اور اسی ماہ میں آزادی کا اعلان کر دیا گیا۔ اسرائیلی سلطنت کا مقصد تمام یہودیوں کو دوبارہ بسانا اور جلا وطنوں کو اپنے ملک میں واپس لانا ہے

اس نئی حکومت کے اوّل اٹھارہ مہینوں میں تین لاکھ پچاس ہزار سے زائد یہودی دُنیا کے چاروں طرف سے اپنے ملک میں واپس آگئے۔ ۴۵ ہزار یمن سے ایک لاکھ تیس ہزار عراق سے ۳۳ ہزار ترکی سے ۲۰ ہزار چیکوسلوکیا سے ۳۶ ہزار بلغاریہ سے ۷ ہزار یگوسلویہ سے ۲۸ ہزار پولینڈ سے ۳۵ ہزار شمالی افریقہ سے پانچ ہزار چین سے اور بہت سے ہندوستان اور دوسرے ممالک سے آئے اس طرح چاروں طرف

سے یہودی اپنے ملک میں واپس آرہے ہیں اور ہر سال ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے
اس وقت موجود اسرائیلیوں کا شمار تیس لاکھ سے زائد ہے۔ اس میں ان پچیس لاکھ
یہودیوں کا شمار نہیں ہے۔ جو حکومتی علاقہ میں آباد ہیں۔

۱۹۷۰ء میں قریب ۲۷ ہزار یہودی واپس آئے۔ وزیر نو آبادیات کی اطلاع
کے مطابق مراجعت کرنے والوں کا شمار ۱۹۷۱ء میں سب سے زیادہ رہا اور سب سے زیادہ
لوگ روس سے واپس آئے ہیں۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ عرصہ دراز تک روس
نے ان لوگوں کے ملک چھوڑنے پر پابندی لگا رکھی تھی لیکن ۱۹۷۱ء میں یہ پابندی ختم
کردی گئی اور آنے والوں کا تخمینہ ہر ہفتہ چھ سات سو ہو گیا۔

۱۹۷۲ء میں روس سے ۳۲۰۰۰ یہودی اسرائیل گئے ۱۹۷۳ء میں
۳۶۰۰۰ اور ۱۹۷۴ء میں ۳۰۰۰۰ یہودی روس چھوڑ کر اسرائیل گئے۔

تعجب خیز بات یہ ہے کہ تمام دنیا میں یہودی لوگ ۱۹ سو اور کچھ ۲۵ سو برس
سے منتشر ہو چکے تھے۔ ہر جگہ ان پر ظلم و تشدد کیا گیا لیکن اس کے باوجود انہوں نے
اپنی قومیت کو ترک نہیں کیا اور اب پھر وہ اپنے ملک میں آکر آباد ہو رہے ہیں۔ انکے
درمیان کسی قسم کا امتیاز نہیں ہے۔ سیاہ و سفید گندمی۔ زرد ہر رنگ کے لوگ
مل جل کر ساتھ ساتھ رہتے ہیں کام کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو بھائی کہتے ہیں۔

ہم یہ تو نہیں کہتے کہ حزقی ایل نبی کی پیشین گوئی پوری ہو گئی۔ نہیں۔ بلکہ وہ پوری
ہو رہی ہے۔

اس وقت بھی قریب گیارہ ملین (دس لاکھ برابر ایک ملین) یہودی دنیا کے
دیگر ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں اور ان میں بہت سے اس صدی کے اختتام تک ملک

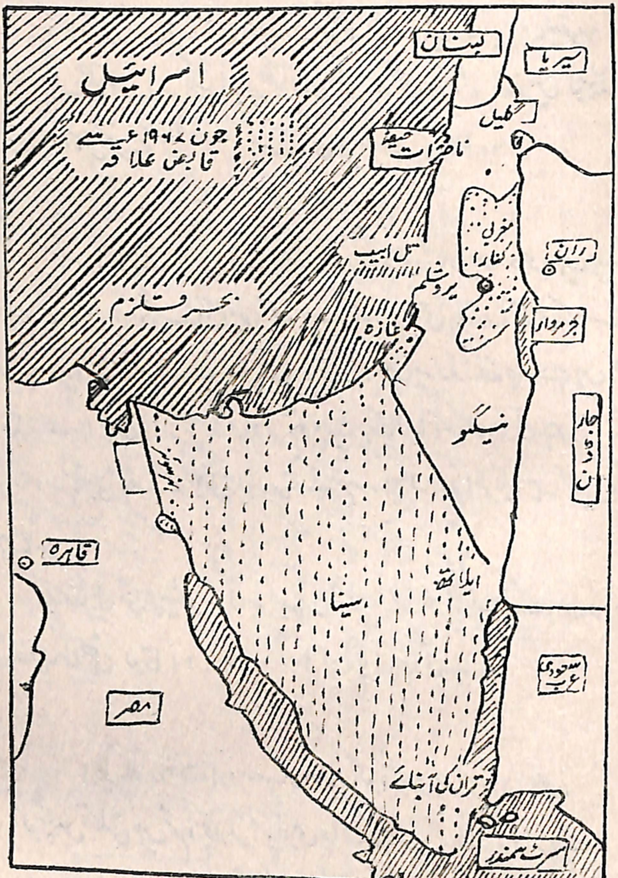
موعود میں واپس پہنچ جائیں گے۔ اس پیشین گوئی کی تفسیر کے مُطابق اسرائیلی اپنے ملک میں اکٹھا ہو رہے ہیں۔ اس لئے یہ آخری زمانہ کہا جا سکتا ہے اور بائیبل کی تحریر کے مُطابق یہ آخری زمانہ اس وقت تک مکمل نہیں ہوگا جب تک تمام یہودی اپنے ملک میں واپس نہ پہنچ جائیں گے۔

موجودہ اسرائیلی حکومت نے اپنے اوّلین پچیس برس کے دوران ہر شعبہ میں ترقی کی ہے ایک سو ملین سے زیادہ درخت لگائے جا چکے ہیں۔ ہر ہفتہ درخت اُگاؤ مہم کے تحت درخت لگائے جا رہے ہیں۔ اس مہم میں سیّاح بھی ایک پودے کی قیمت جو تقریباً ۲۲ روپیہ ہے ادا کر کے شریک ہو سکتا ہے۔

نیا یروشلم یعنی تل ابیب اور حیفا شہر دیگر ممالک کے جدید شہروں کی طرح ترقی کر رہے ہیں۔ چالیس سے زیادہ بڑے شہر بن چکے ہیں اور سینکڑوں گاؤں آباد ہو گئے ہیں۔ اسرائیلی ملک میں معدنیات کا بڑا ذخیرہ موجود ہے۔

بحرِ مردار (DEAD SEA) میں جو کیمیا (کیمیکل) موجود ہیں ان کی قیمت ۱۲۷۰ کھرب ڈالر (۹۵ کھرب رُوپیہ) ہے اسرائیلی اس کثیر دولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ۳۴ تیل کے کنوؤں سے تیل حاصل کیا جا رہا ہے۔ اسکے علاوہ بہت زیادہ تحقیقی کام کئے جا رہے ہیں۔

اسرائیل نے نیوکلیر علم میں بھی قابلیت پیدا کر لی ہے وہ خود جیٹ ہوائی جہاز تیار کر رہے ہیں علاوہ اسکے طاقت ور میزائیل اور انٹرسیپٹر (INTER CEPTRE) بھی بنا رہے ہیں اس طرح اسرائیلی مُلک میں بہت سی پیشین گوئیاں پوری ہو رہی ہیں جیسا کہ یسعیاہ ۳۵: ۱-۱ اور ۲۷: ۶ میں مرقوم ہے:-


لبنان
سیریا
اسرائیل
جون ۱۹۶۷ء سے
قابض علاقہ
گلیل
ناصرات
حیفہ
مغربی
کنارا
تل ابیب
یروشلم
غازہ
نیگو
قاہرہ
سینا
مصر
سعودی
عرب
تران کی آبنائے
سرخ سمندر

"بیابان اور ویرانے شادمان ہوں گے اور دشت خوشی کرے گا اور نرگس کی مانند شگفتہ ہو گا۔ اب آئندہ ایام میں یعقوب جڑ پکڑے گا اور اسرائیل پنپے گا اور پھولے گا اور رُوئے زمین کو میووں سے مالا مال کرے گا۔" یسعیاہ ۳۵: ۱ ۲۷: ۶

اسرائیل کے پاس اب سینکڑوں زرعی آبادیاں موجود ہیں یہانتک کہ نیگیو (NEGEV) ریگستان میں بھی شہر اور زرعی گاؤں تیزی کے ساتھ آباد ہو رہے ہیں۔ بڑی کثرت سے کھٹّے، رس دار پھل پیدا کئے جا رہے ہیں۔ جس کی برآمد سے ۱۱۰ ملین ڈالر (۸۰ کروڑ رُوپیہ) سالانہ آمدنی ہوتی ہے۔

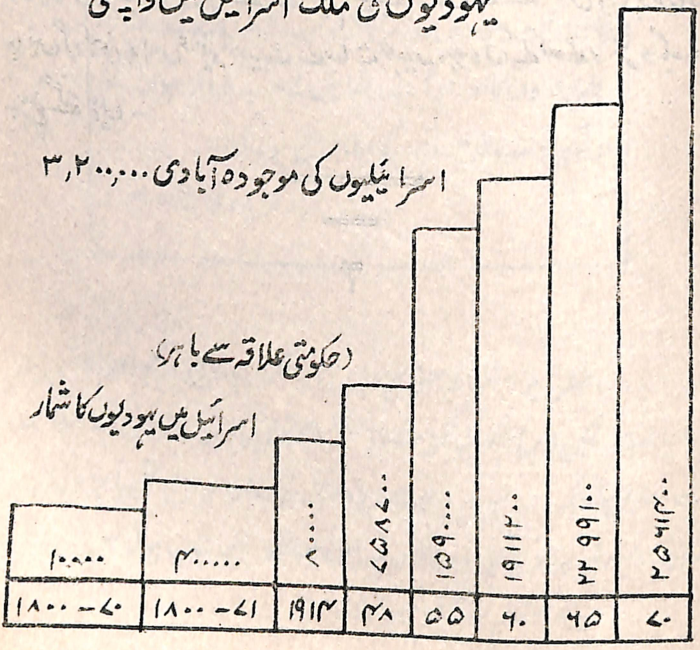
اسرائیلی مُلک کے پھل یورپ کے شہروں اور امریکہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔

ایک قابلِ غور پیشین گوئی جو یسوع مسیح نے اسرائیلیوں کے اس دورِ ترقی کے بارے میں کی تھی لوقا ۲۱: ۲۹ : ۳۲ میں پائی جاتی ہے۔

"انجیر کے درخت اور سب درختوں کو دیکھو۔ جونہی ان میں کونپلیں نکلتی ہیں تم دیکھ کر آپ ہی جان لیتے ہو کہ اب گرمی نزدیک ہے۔ اسی طرح جب تم ان باتوں کو ہوتے دیکھو، تو جان لو کہ خدا کی بادشاہی نزدیک ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جبتک یہ سب باتیں نہ ہو لیں یہ نسل ہرگز تمام نہ ہو گی۔" لوقا ۲۱: ۲۹-۳۲

پیشین گوئیوں کا مطالعہ کرنے والے محققین نے یہ بات تسلیم کر لی ہے کہ انجیر کا درخت

یہودیوں کی مُلک اسرائیل میں واپسی



اس قحط کے از سرِ نو احیاء کو ظاہر کرتا ہے۔ تمام درخت دُنیا کی دیگر بہت سی قوموں کے از سرِ نو احیاء و عروج و ترقی کو ظاہر کرتے ہیں۔

۱۹۴۸ء میں موجودہ اسرائیل کا از سرِ نو احیاء ہوا اس کے بعد کے سالوں میں اسرائیلیوں کی ترقی۔ استحکام اور آبادکاری کے کام ہوئے۔ اسکے بعد درجنوں دیگر اقوام ترقی کر کے امریکہ کی طاقتور قوم کے مقابلہ میں پہنچ گئی ہیں۔

صاف ظاہر ہے کہ یہ نسل جس کا تذکرہ مسیح نے کیا تھا یہی نسل تھی جس نے یہودی قوم کا احیاء دیکھا ہے اور اس نسل کے ختم ہونے سے پہلے تمام پیشین گوئیاں جو اس زمانے سے عظیم مُصیبت کے زمانے سے متعلق ہیں پوری کی جائیں گی یعنی ہم اس عظیم مُصیبت کے سات تہیب برسوں کے کسقدر نزدیک پہنچ گئے ہیں۔

یروشلم ایک وزنی پتّھر

> دیکھو میں یروشلم کو اردگرد کے سب لوگوں کے لئے لڑکھڑاہٹ کا پیالہ بناؤں گا اور یروشلم کے محاصرہ کے وقت یہوداہ کا بھی یہی حال ہوگا اور میں اس روز یروشلم کو سب قوموں کے لئے ایک بھاری پتّھر بنادوں گا اور جو اُسے اٹھائیں گے سب گھائل ہوں گے اور دُنیا کی سب قومیں اس کے مقابل جمع ہوں گی۔
>
> ذکریاہ نبی ۱۲: ۲-۳

طنزاً یروشلم کے معنی ہیں امن کا مالک۔ اور یروشلم کو امن کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ لیکن اس شہر کی گزشتہ۔ اڑھے تین ہزار برس کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ اس شہر پر ۴۵ سے زیادہ حملے ہوئے اور ہر مرتبہ کلّی یا جزوی طور پر کم از کم ۳۰ مرتبہ برباد کیا گیا اور ۲۵ مرتبہ اس میں حکومتیں تبدیل ہوئی ہیں۔ یروشلم مُقدس شہر کہلاتا ہے۔

"تو وہاں جس جگہ کو خداوند تمہارا خدا اپنے نام کے مسکن کے لئے
چن لئے ہیں وہیں یہ سب کچھ جس کا میں تم کو حکم دیتا ہوں لے جایا کرنا
یعنی اپنی سوختنی قربانیاں اور اپنے ذبیحہ اور اپنی وہ نیکیاں اور اپنے
ہاتھ کے اٹھائے ہوئے ہدیے اور اپنی خاص نذر کی چیزیں جن کی منّت
تم نے خداوند کے لئے مانی ہو۔"

استثنا ۱۲ : ۱۱ و ۱۴

یہ صاف ظاہر ہے کہ بہت عرصہ قبل خدا نے موسیٰ کی معرفت اپنے لوگوں کو یہ
شہر دینے کا وعدہ کیا تھا۔

چار سو برس کے بعد داؤد نے اس شہر کو فتح کر لیا اور اس کو اپنی حکومت
کا دارالخلافہ بنا دیا۔

داؤد کے بعد سلیمان بادشاہ نے یہاں موریہ پہاڑوں کے اوپر ایک ہیکل
تعمیر کرنے کا فخر حاصل کیا۔ یہ وہی پہاڑی ہے جس پر ۸۵۰ سال قبل ابراہیم اپنے بیٹے کو
قربان کرنے کے لئے لایا تھا۔ خدا نے ابراہیم کے ایمان کی آزمائش کرنے کی غرض سے اس
کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے اکلوتے فرزند کو خدا کے لئے قربانی چڑھائے۔ ابراہیم جو راستباز
اور ایماندار بندہ تھا خدا کے حکم کی تعمیل میں اپنے بیٹے کو قربانی چڑھانے کے لئے اسے
یہاں لیکر آیا اور قربانی کے لئے ایک مذبح بنایا۔ اضحاق کو اس پر رکھا اور قتل
کرنے کے لئے چھرا اٹھایا۔

اسی وقت خدا نے پکار کر کہا۔

"ابراہیم ...... ابراہیم ...... اپنا ہاتھ لڑکے پر نہ اٹھا کیوں کہ تو نے

اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی مجھ سے دریغ نہ کیا۔"

اس عالیشان ہیکل کی مخصوصیت کے وقت جس کو سُلیمان نے موریہ پہاڑی پر تعمیر کیا تھا۔ اس جگہ کو خدا نے اپنے جلال سے پُر کر دیا۔ اسی رات خدا سلیمان پر ظاہر ہوا اور اس سے فرمایا۔

"مَیں نے تیری دُعا سُن لی اور اس جگہ کو اپنے واسطے چُن لیا کہ یہ قربانی کا گھر ہے۔"

۲ تواریخ ۷ : ۱۲

۵۸۷ ق م میں بنوکدنظر شاہِ بابل نے سلیمان کی ہیکل کو برباد کر دیا اور یہودیوں کو اسیر کر لیا ۷۲ برس کے بعد زرِبابل نے جو داؤد کی نسل سے تھا دوسری ہیکل تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ یہ ہیکل دوبارہ تعمیر کی گئی اور شاہ ہیرودیس اعظم نے مسیح کے زمانے میں اس کو آراستہ کیا۔ اسی سبب سے اس کو ہیرودیس کی ہیکل کہا جاتا ہے۔

۶۶ - ۷۰ میں یہودیوں نے رُومیوں کے خلاف بغاوت کر دی جس کے نتیجہ میں یروشلم پھر برباد ہوا۔ ہیکل کی محض باہری دالان کی باہری دیوار بچی جس کو اب مغربی دیوار یا غم کی دیوار کہتے ہیں۔

۶۳۸ میں خلیفہ عمر نے جو عرب کا مُسلمان تھا، یروشلم پر قبضہ کر لیا ۶۹۱ میں عمادیہ خاندان کے پانچویں خلیفہ عبدالملک نے بُنیاد کی چٹان ROCK OF FOUNDATION پر ایک مسجد تعمیر کی۔ اس کے متعلق لوگوں کا یقین ہے کہ یہ سلیمان کے ہیکل کے بالکل مرکز میں ہے۔

یہی وہ چٹان ہے جس پر حضرت ابراہیم اپنے بیٹے اضحاق کو قربانی چڑھانے کے لئے رکھا تھا۔ اسی لئے اس چٹان کا نام چٹان کا گنبد ہے۔ اسلامی روایات کے مُطابق یہ وہی جگہ ہے جہاں سے حضرت محمدؐ صاحب آسمان پر اُٹھائے گئے تھے۔ اس روایت کی وجہ سے مُسلمان مدینہ کے بعد اس شہر کو تیسرا متبرک مُقام مانتے ہیں۔

یہودیوں کے لئے یروشلم وُہ شہر ہے جس پر خدا نے اپنے نام کی مہر لگائی ہے عیسائیوں کے لئے یہ شہر خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہ وہی مقام ہے جہاں پیلاطوس نے یسوع مسیح کا مقدمہ کیا، اس کو پیٹا اور صلیب دی۔

یروشلم کی دیواروں کے باہر باغ کے گنبد میں جہاں مسیح کی لاش کو رکھا گیا تھا خالی ہے۔ اس کی لاش اس گنبد میں تین دن تک رکھی گئی تھی اور پھر وُہ زندہ ہوکر اُٹھا اور کم از کم پانچسو لوگوں کو دکھائی دیا جو اس بات کے شاہد ہیں۔ یروشلم کے سامنے جو پہاڑی ہے وُہ زیتون کا پہاڑ ہے۔ یسوع مسیح زندہ ہونے کے چالیس دن بعد اسی جگہ سے آسمان پر اُٹھائے گئے اور یہ وعدہ اب بھی قائم ہے کہ وہ دوبارہ زمین پر آئے گا پہلے اس زیتون کے پہاڑ پر اُترے گا اور اپنے دارالسلطنت یروشلم سے تمام دُنیا پر حکومت کرے گا۔

۱۹۱۷ء تک یروشلم ترکوں کے قبضہ میں تھا اس وقت وُہ برطانیہ کے زیرِ فرمان تھا۔ ۱۹۴۷ء میں فلسطین کو عرب اور یہودیوں کے درمیان تقسیم کر دیا گیا۔ ۱۹۴۸ء میں جب برطانیہ کی حکومت ختم ہوئی تو اسرائیلوں نے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا۔ اور اسرائیلوں کی نئی سلطنت قائم ہو گئی لیکن اس کے چند گھنٹوں کے اندر ہی عربوں نے اسرائیل پر حملہ کر دیا لیکن اُن کے حملے کو پسپا کر دیا گیا اور وہ شکست کھا گئے

اس کے بعد کے صلحناموں نے یروشلم کو جارڈن کے قبضہ میں چھوڑ دیا۔ اور یروشلم کا موجودہ شہر جو قدیم شہر کے مغربی جانب بنایا گیا ہے وُہ اسرائیلوں کے قبضہ میں رہا۔ پابندیاں مضبوط کر دی گئیں۔ دونوں کے درمیان غیر جانبدارانہ زمین (NO MANS LAND) کے ذریعہ دونوں شہروں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر دیا گیا۔

۱۹۶۷ء میں چھ روزہ جنگ کے دوران اسرائیلوں نے قدیم شہر پر پھر قبضہ کر لیا۔ اور چند ہفتوں میں اس شہر کو سرکاری طور پر اپنے ساتھ ملا لیا۔ اسرائیل نے بار بار پُرزور الفاظ میں اعلان کیا کہ یروشلم کو گفت و شنید کے موضوع سے علیحدہ رکھا جائے۔ ممکن ہے کہ کسی صلحنامے کے تحت دیگر مقبوضہ علاقے واپس کر دیئے جائیں لیکن یروشلم کبھی واپس نہیں کیا جائے گا۔

جارڈن کا شاہ حسین بھی اس بات پر مصر ہے کہ مشرقی یروشلم جارڈن کو واپس ملنا چاہیئے۔

۱۹۶۷ء کے سیکورٹی کونسل (اسلامتی کونسل) کی تجویز کے مُطابق جس میں کہا گیا ہے کہ چھ دن کی جنگ میں فتح کئے ہوئے تمام علاقے واپس کر دینا چاہیئے اس طرح یروشلم متعلقین فریقین عرب اسرائیل رُوس۔ امریکہ برطانیہ۔ فرانس اور یواین کے لئے ایک وزنی پتھر بن گیا ہے۔

تمام مذہبی مقامات جو یروشلم میں پائے جاتے ہیں جھگڑے کا سبب بن گئے ہیں یعنی مسلمانوں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے درمیان غصّہ اور دشمنی کا سبب بن گیا ہے۔ اسرائیل نے تمام مذہبی عمارتوں کی حفاظت اور نگہداشت کا یقین دلایا ہے

لیکن چٹان کا گنبد ایسی مشترک زیارت گاہ ہے جس کے لئے سب کو خلش محسوس ہوتی ہے۔

مسلمانوں کی یہ عمر کی مسجد اسی قدیم یہودی ہیکل کی جگہ پر تعمیر کی گئی ہے اور یہودیوں کی تمام نسلیں گزشتہ ۱۹ سو برس سے اس نئے ہیکل کو تعمیر کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں جس وقت بھی ان کے لئے ممکن ہو۔

یہودیوں کی روایت کے مطابق صرف موریہ پہاڑ جہاں اب چٹان کا گنبد موجود ہے یہی وہ مناسب جگہ ہے جہاں ہیکل تعمیر ہو سکتی ہے۔ کچھ مشاہدین اندازہ لگاتے ہیں کہ نئی جنگ کی جھڑپوں میں چٹان کا گنبد برباد ہو جائے گا۔

عرب اور اسرائیل دونوں دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے میزائل نے اس کو برباد کر دیا ہے۔ بائبل پیشین گوئی کرتی ہے کہ ایام غضب میں یروشلم میں ایک ہیکل موجود ہوگی۔ یہودیوں کے ہادیان دین (RABBIVATE) نے کچھ یہودیوں کو جن کا نسب نامہ لاویوں سے ثابت ہے تربیت دی ہے تاکہ یہ لوگ اس وقت کیلئے تیار رہیں جب وہ لوگ دوبارہ لاویوں کی رسومات کو ہیکل میں ادا کر سکیں گے۔

ذکریاہ نبی کے قول کے مطابق آنے والے غضب کے ایام میں یروشلم پر بہت سی قوموں کا قبضہ ہوگا۔ وہ تاراج کیا جائے گا اور آخری وقت کے لئے برباد کر دیا جائے گا۔

"دیکھ خداوند کا دن آتا ہے جب تیرا مال لوٹ کر تیرے اندر بانٹا جائے گا۔ کیونکہ میں سب قوموں کو فراہم کروں گا کہ یروشلم سے جنگ کریں اور شہر لے لیا جائے گا اور گھر لوٹے جائیں گے۔ اور

عورتیں بے حرمت کی جائیں گی اور آدھا شہر اسیری میں جائے گا لیکن باقی لوگ شہر ہی میں رہیں گے۔ تب خداوند خروج کرے گا اور ان قوموں سے لڑے گا جیسے جنگ کے دن لڑا کرتا تھا۔"

ذکریا نبی ۱۴: ۱-۳

لیکن آخر میں یروشلم برکت کا شہر ہوگا۔ وُہ امن و امان کا مُقام بن جائے گا اور تمام دُنیا اس کی تعریف کرے گی۔

"اے بنت صیّون نغمہ سرائی کر، اے اسرائیل للکار، اے دُختر یروشلم پورے دل سے خوشی مَنا۔ اور شادمان ہو۔ خداوند نے تیری سزا کو دُور کر دیا۔ اُس نے تیرے دُشمنوں کو نکال دیا۔ خداوند اسرائیل کا بادشاہ تیرے اندر ہے۔ تو پھر مُصیبت کو نہ دیکھے گی۔"

صفنیاہ نبی ۳: ۱۴-۱۵

مصر اور عرب



مصر نیل کی طرح اُٹھتا ہے اور
اُس کا پانی سیلاب کی مانند
موجزن ہے اور وہ کہتا ہے کہ
میں چڑھوں گا اور زمین کو چھپا
لوں گا۔ میں شہروں (یروشلم) اور
ان کے باشندوں کو نیست کر دوں گا....
گھوڑے برانگیختہ ہوں۔ رتھ ہوا ہو جائیں اور کوش وفوط کے بہادر
جو سپر بردار ہیں اور لودی جو کمان کشی اور تیر اندازی میں ماہر ہیں نکلیں....
مصر میں آشکارا کرو۔ مجدال میں اشتہار دو۔ کہو کہ اپنے آپ کو تیار کرو
کیونکہ تلوار چاروں طرف کھائے جاتی ہے۔ تیرے بہادر کیوں
بھاگ گئے؟ وہ کھڑے نہ رہ سکے کیونکہ خداوند نے ان کو گرا دیا۔ اُس نے
بہتوں کو گمراہ کیا ہاں وہ ایک دوسرے پر گر پڑے اور

انہوں نے کہا اُٹھو ہم مہلک تلوار کے ظلم سے اپنے لوگوں میں اور اپنے وطن کو پھر جائیں۔"

یرمیاہ نبی ۴۶ : ۸، ۹، ۱۴-۱۶

"اور خاتمہ کے وقت میں شاہِ جنوب اس پر حملہ کرے گا اور شاہِ شمال رتھ اور سوار اور بہت سے جہاز لے کر گردباد کی مانند اس پر چڑھ آئے گا اور ممالک میں داخل ہو کر سیلاب کی مانند گزرے گا۔ اور ملکِ مصر بھی نہ بچ سکے گا۔"

دانی ایل نبی ۱۱ : ۴۰ سے ۴۲

یہ پیشین گوئی مصر اور عرب کے اس اتحاد کے متعلق ہے جو اُنہوں نے اسرائیل کو نیست و نابود کرنے کے ارادے سے کیا ہے۔

۱۹۴۸ء میں اسرائیل کے قومی احیاء کے بعد ہی سے عرب اس کو دھمکیاں دے رہا ہے۔ مصر اور عرب کے دیگر حصوں نے تین مرتبہ (۱۹۴۸ء، ۱۹۵۶ء اور ۱۹۶۷ء) اسرائیل کو نیست و نابود کر دینے کی کوشش کی لیکن تینوں مرتبہ ان کو شکست کھانا پڑی اور سخت نقصان برداشت کرنا پڑا۔

مصر کے ہمراہ تیرہ دیگر عربی قومیں اسرائیل سے نفرت کرتی ہیں اور اس کو دھمکی دیتی ہیں ان میں قدیم ترین عراق سے جدید عراق، سیریا، لیبیا، جنوبی یمن، الجیریا، سوڈان، کویت، سعودی عرب، جارڈن، لبنان، ٹیونیسیا اور مورو کو شامل ہیں۔

عرب کے لوگ آپس میں خود منقسم ہیں لیکن صرف اسرائیل کی دشمنی کے سلسلہ میں وہ سب آپس میں متحد ہیں۔

سعودی عرب کے حالیہ شہید شاہ فیصل نے عالم عرب کے جذبات کی عکاسی کرتے ہوئے اعلان کیا:۔

"ہم مسلمان بھائیوں کو جلد ہی مستقبل قریب میں ایک دن معین کر لینا چاہیئے جس میں ہم سب یروشلم میں اپنے متبرک مقامات اور مقدس ملک کو بچانے کے لئے جمع ہوں۔ اس مہم میں یا تو ہم فتح حاصل کر لیں گے یا شہیدوں کی موت مریں گے۔"

لیبیا کے خبطی لیڈر کرنل گڈافی (Col, GADDAFI) نے کئی بار اعلان کیا ہے کہ ہم کو اسرائیل کے ساتھ صلح قبول نہیں۔ نہ ہم اسرائیل کی حکومت کو تسلیم کرتے ہیں اور نہ ہم اسرائیل کے ساتھ کسی قسم کی گفت وشنید کے لئے تیار ہیں۔

عرب اور اسرائیل کی عداوت چار ہزار برس سے چلی آرہی ہے یہ دشمنی حضرت ابراہیم کے دونوں لڑکوں اسمٰعیل اور اضحاق کے وقت سے پیدا ہوئی۔ بڑا لڑکا اسمٰعیل ان کی مصری کنیز سے پیدا ہوا تھا اور اضحاق ان کی منکوحہ بیوی کے بطن سے تولد ہوا تھا۔ ظاہر ہے کہ دونوں لڑکوں میں فطرتاً دشمنی موجود تھی۔ یہ عداوت اس وقت اور شدید ہوگئی جب حضرت ابراہیم نے اسمٰعیل اور اس کی والدہ ماجدہ کو گھر سے نکال دیا۔

اسمٰعیل نے ایک مصری عورت سے شادی کر لی اور اس سے جو لڑکی پیدا ہوئی اس کی شادی اضحاق کے بیٹے عیسو سے ہوگئی۔ اس طرح اسمٰعیل بہت سی عرب قبیلوں کا باپ

ہوا اور اضحاق خدا کے وعدے کے مطابق یہودی قوم کا باپ ہے۔ جو اُس کے دوسرے بیٹے یعقوب کی نسل سے ہوئی۔

اس وقت ان دونوں کے جھگڑے کی بنائے مخاصمت یہ ہے کہ یہ مُلک حقیقت میں کس کا ہے۔ ابتدا میں خدا نے اس مُلک کا وعدہ ابراہیم اور اس کی اولاد جو یعقوب کی نسل سے ہے کیا تھا۔

یہ مُلک دو ہزار برس تک یہودیوں کے قبضے میں رہا۔ بجز اس مُدّت کے جب وہ مصر، سیریا، اور بابل میں اسیر ہو کر چلے گئے تھے۔

۷۰ء اور ۱۳۵ء میں جس وقت یہودی منتشر ہو گئے تھے تب اس ملک پر یکے بعد دیگرے دوسرے ممالک کا قبضہ رہا۔ لیکن ۶۳۸ء میں اسے عربوں نے جو اب مُسلمان ہو گئے تھے فتح کر لیا۔ عربوں کے قبضہ میں یہ ۱۰۷۷ء تک رہا۔ یروشلم سلجوکیوں پھر فاطمی (FTIMIDS) اور پھر مجاہدین کے قبضہ میں آگیا جنھوں نے ۱۱۸۷ تک حکومت کی۔

صلاح الدین جو کرووش (KURDISH) نسل کا عرب تھا شہر پر قابض ہو گیا اور تقریباً ایک صدی تک حکومت کرتا رہا جس وقت تک کہ مملوک جو مسلمان تھے مگر ترکوں اور کیکشین (CACASSION) نسل کے تھے اس پر قابض ہو گئے۔

۱۵۱۸ء میں اٹومن ترکوں نے ان کو مار کر بھگا دیا اور انھوں نے موجودہ یروشلم کی دیواریں تعمیر کیں اور چٹان کی مسجد (DOME OF ROCK) کے شکستہ بنیاد کو از سر نو تعمیر کیا جو یروشلم کی قدیم ہیکل کی جگہ پر ہے۔

ترکوں نے ۱۸۳۰ء میں قلیل عرصہ کو چھوڑ کر فلسطین میں چار سو برس تک قبضہ رکھا تب اس مُلک پر عربی لوگوں کا قبضہ ہو گیا۔ ترکوں کے زمانہ میں مُلک کی مالی حالت

بہت خراب ہوگئی تھی۔ اس کی بہبود اور ترقی بالکل مسدود ہوگئی تھی۔ ۱۹۱۷ء میں برطانیہ کا جنرل ایلین بے (ALLEN BEY) یروشلم میں داخل ہوا اور بغیر جنگ کئے شہر پر قبضہ کرلیا۔ ۱۹۲۲ء میں برطانیہ کو فلسطین پر قبضہ کرنے کا فرمان حاصل ہوا۔ یہ لوگ ۱۹۴۸ء تک وہاں کے حکمران رہے اس کے بعد یو۔ این۔ او نے مُلک کو ۲ دو حصوں میں تقسیم کردیا۔

یہودی اور عرب

حالانکہ فلسطین پر ۶۳۸ء اور ۱۹۱۷ء کے درمیان مسلمانوں کا قبضہ رہا۔ پھر بھی اس کو عربوں کا ملک نہیں کہا جاسکتا۔ حالاں کہ اس دوران میں وہاں زیادہ تر عرب آباد ہوگئے تھے جو اب فلسطینی کہلاتے ہیں۔ اس وقت عداوت کی بڑی وجہ یہ ہے کہ تین ملین سے زائد فلسطینی عرب خود کو مہاجر سمجھتے ہیں یا اپنے ہی مُلک میں دوم درجہ کے شہری سمجھے جاتے ہیں۔ ۱۹۶۷ء کی چھ روزہ جنگ میں اسرائیلیوں نے شدید حملے کرکے مصریوں کے سِنائی ریگستان پر قبضہ کرلیا۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ آبنائے تِران (TIRAN) سے مصریوں کا قبضہ ختم کردیا جائے اور اسرائیلوں کے جہازوں کو مشرقی بندرگاہ ایلاتھ (ELATH) پہنچنے میں جو رکاوٹیں ہیں اُن کو ہٹا دیا جائے۔

سینائی پر اسرائیل کا قبضہ مصر پر کاری وار تھا۔ اس کی خاص وجہ یہ تھی کہ مصری عرب تیل کے کنویں سینائی میں ہیں اور اسرائیلی سپاہیوں نے سوئیز کے مشرقی کنارے پر کھُدائی کرکے نہر کو کھولنے سے روک دیا۔ (یہ ۱۹۶۷ء کی جنگ میں بند ہوئی تھی)

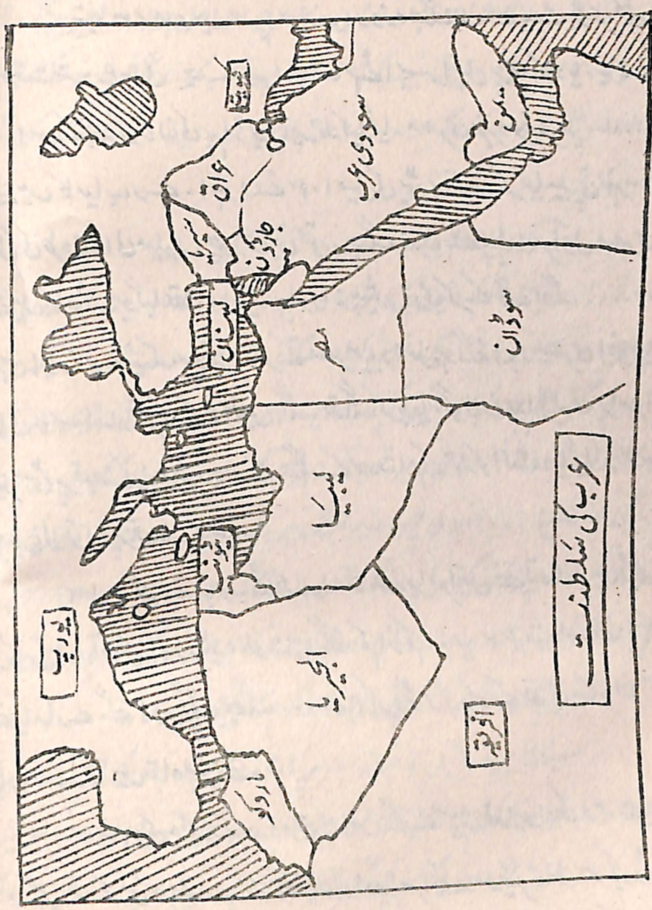
۱۹۷۱ء کے دوران صدر انور سادات نے یہ اعلان کیا تھا کہ یہ سال جنگ اور

آزادی کا ہوگا۔ لیکن سال ختم ہوگیا پر آزادی حاصل نہیں ہوئی۔

تب ۱۹۷۳ء میں حملہ ہوا۔ یہ ۱۸ روزہ جنگ ان سے بہت بڑی تھی یہ جنگ اُس وقت شروع ہوئی جب مِصر اور شام نے اسرائیل پر حملہ کر دیا۔ یہ حملہ سُوئیز محاذ پر ہوا۔ اس کے بعد گولان کی پہاڑیوں پر حملہ کیا گیا۔ مصری نہر سوئیز پر ۱۰۰۰۰ فوجی جھونکنے میں کامیاب رہے۔ انہوں نے ۱۰۳ میل کی پٹی پر قبضہ کر لیا یہ پٹی نہر سوئیز کے سینائی کی طرف والی میلوں چوڑی پٹی تھی۔ جنگ بندی سے پہلے اسرائیل مصری لائن توڑنے میں کامیاب ہوگیا تھا اور ایک بہادرانہ پیش قدمی کر کے لگ بھگ ۲۰۰۰۰ اسرائیل سپاہی اور ۵۰۰ ٹینک سوئیز پار کر کے مصر میں داخل ہوگئے اور مصری افواج کی سپلائی کا سلسلہ ختم کر کے انھیں الگ تھلگ کر دیا۔ گولان پہاڑیوں پر اسرائیل نے سوئیز سٹی پر قبضہ کر لیا۔ زبردست جنگ کے بعد شام کے حملہ کو الٹ دیا گیا اور اسرائیل نے مزید علاقوں پر قبضہ کر لیا۔

اس جنگ سے ۸ عرب مُمالک راست طور پر اسرائیل سے تصادم میں اُلجھ گئے اور رُوس اور امریکہ اور زیادہ ملوث ہوگئے۔ کم از کم ۲۰۰۰۰ عرب اور اسرائیل زخمی ہوئے یا مارے گئے اور لگ بھگ ۴۷۵۰۰ کروڑ رُوپیہ کے فوجی سامان اور ہتھیار ۱۸ دن میں تباہ ہوئے۔

۱۹۷۳ء کی جنگ کے بعد امریکہ کی امن کے لئے پہل قدمیوں کی وجہ سے بہرحال عارضی سمجھوتے کے کئی مرحلوں پر دستخط ہوئے اور اسرائیل سوئیز محاذ سے کچھ دُور ہٹ گیا اور جون ۱۹۷۵ء میں سوئیز نہر کھولنے کی اجازت دیدی۔ اسرائیل نے مِصر کو تیل کے چشمے بھی واپس کر دیئے جن کو سینائی میں اس نے اپنے قبضہ میں لے لیا تھا۔


عرب کی سلطنت
سعودی عرب
عراق
جارڈن
لبنان
مصر
سوڈان
لیبیا
الجیریا
افریقہ
یورپ

۱۹۷۴ء میں پی، ایل، او کو (گرچہ بغیر ریاست) اقوام متحدہ میں ایک مُستقل مشاہد کی حیثیت دے دی گئی اور جنرل اسمبلی میں اس کا خیر مقدم ہوا۔ اور کارروائی کے سُننے کا موقع دیدیا گیا۔ یہ ایک سیاسی فتح تھی۔

۱۹۷۵ء میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے پی۔ ایل۔ او کو فلسطینی ریاست کی جلاوطن سرکار کی حیثیت سے تسلیم کر لیا۔

بڑے افسوس کے ساتھ یہ صاف ظاہر ہوتا جارہا ہے کہ اسرائیل اور عرب کے جھگڑے کا خاتمہ ناممکن نظر آنے لگا ہے۔ وہاں مستقل امن کے امکانات نہیں رہے بالخصوص اس بات سے کہ عرب قوم نے رباط (RABAT) میں اتحاد کے لئے جو حیرت انگیز مظاہرہ کیا ہے اور فلسطین آزادی انجمن (PALESTINE LIBERATION ORGANISATION) کو ہر جگہ فلسطین کا واحد نمائندہ تسلیم کر لیا ہے۔

اسرائیلیوں نے پی ایل او کے ساتھ گفت و شنید کرنے سے قطعی انکار کر دیا۔ کیونکہ وہ وحشت پھیلانے اور طیاروں کا اغوا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

مسئلہ محض عرب اور اسرائیل قوموں میں لڑائی کا نہیں بلکہ یہودیوں اور عربوں کے درمیان کبھی نہ مٹنے والا جھگڑا اُن سرحدوں کے متعلق ہے جو فلسطین کہلاتی ہے۔

مسئلے کا تعلق صرف مقبوضات سے نہیں ہے بلکہ عرب لوگوں سے بھی ہے جو یا تو مہاجرین بن گئے ہیں یا اسرائیل، اُردن اور سینائی میں دوسرکے درجہ کے شہری یہی حقیقی فلسطینی مسئلہ ہے۔ بہت سے عرب لیڈر اسرائیل کی ریاست کو فلسطینی ریاست میں بدلنا چاہتے ہیں۔ کچھ اسرائیلی مقبوضہ علاقے کے ایک حصّے میں نئی ریاست بنانا چاہتے ہیں۔

اردن کی خواہش ہے کہ اس کے علاقے اس کو واپس مل جائیں اور فلسطینی ریاست بنے جو اردن کے اندر ہو (گرچہ اردن نے ۱۹۶۷ء کے پہلے جب یہ علاقہ اس کی ریاست میں شامل تھا کبھی مہاجروں کا مسئلہ حل کرنے کی کوشش نہیں کی۔

۱۹۷۴ء سے مشرقی وسطیٰ میں لبنان بھی میدان کارزار بن گیا ہے جنوبی لبنان میں بہت سے فلسطینیوں کی موجودگی نے جہاں سے وہ اسرائیل پر متواتر حملے کرتے ہیں۔ فلسطینیوں کے ہمدرد مسلمانوں اور ان کے مخالف مسیحیوں کے درمیان شہری جنگ (CIVIL WAR) کرادی ہے۔ اس لڑائی نے سیریا اور اسرائیل دونوں کو اس بات پر آمادہ کر دیا کہ وہ لبنان پر حملہ کرکے اس کو برباد کر دیں۔

۱۹۷۷ء کے آخری دور میں صدر انور سادات نے امن قائم کرنے کی غرض سے یروشلم جانے کا اعلان کرکے دُنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔

اسرائیل میں اسکے جانے کے اعلان کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ دو ملک امن قائم کرنے کے لئے عہد وپیمان کرنے پر رضامند ہو گئے لیکن کچھ مہینوں بعد ان کی کوششیں بے سود ثابت ہوئیں۔

امریکہ کے صدر جمی کارٹر نے صدر سادات اور وزیر اعظم بیگن (BEGIN) کو گفتگو کرنے کے لئے کیمپ ڈیوڈ میں مدعو کیا تاکہ ناکامیاب گفتگو کو از سر نو جاری کیا جائے اس کا جو نتیجہ ہوا اس سے سب واقف ہیں کہ بہت بحث ومباحثہ کے بعد ۱۹۷۹ء میں امن کے عہد نامے پر دستخط کئے گئے لیکن عملی طور پر امن قائم رکھنا اور عہد ناموں پر دستخط کرنا دو علیحدہ باتیں ہیں باقی تمام عرب قوموں نے اس عرب اسرائیل اقرار نامہ کی مخالفت کی یہ اقرار نامہ کب تک قائم رہے گا بحث طلب ہے۔ یہ بات

واضح ہوتی جارہی ہے کہ یہ عہد نامہ صرف اسی وقت تک ہے جب تک دوسری
جنگ شروع نہ ہو۔

ہم حزقی ایل کی پیشین گوئی سے جانتے ہیں کہ کم سے کم ایک بار اور عرب اسرائیل
جنگ ہوگی۔ آخری جنگ میں بڑی طاقتیں شامل ہوں گی۔ اور یہ تیسری عالمی جنگ ہوگی۔

اب اس بات کا گمان بڑھتا جارہا ہے کہ مشرقِ وسطیٰ میں ایک نئی جنگ کا
امکان ہوگیا ہے جس میں عرب قوم یو۔ ایس۔ اے اور یورپ کے تیل بند کردیں گے۔
جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام مغربی ممالک متحد ہو جائیں گے اور عرب کی کچھ قوموں پر حملہ
کریں گے جن میں لیبیا۔ سعودی عرب۔ فارس کی کھاڑی کے ممالک شامل ہیں بلاشبہ
بڑی طاقتوں میں جنگ شروع ہوجائے گی یہ بالکل اسی پیشینگوئی کے مطابق ہے
جو بائیبل میں آخری زمانے کے متعلق کی گئی ہے۔ موجودہ واقعات سے یہ ظاہر ہوتا ہے
کہ مستقبل قریب میں یہ کسقدر ممکن ہوگیا ہے۔

صدر جیرالڈ فورڈ نے ستمبر ۱۹۷۴ میں ۶۹ ملکوں کی عالمگیر ہنگامی کانفرنس
(WORLD EMERGENCY CONFERENCE) ڈی ٹروئٹ (DETROIT) میں
پُر زور الفاظ میں آگاہ کیا تھا بڑی قومیں اپنی پالیسی یا قسمت کا فیصلہ ان ملکوں کے
ہاتھ میں نہیں دے سکتیں جو تیل کے بازار کو بگاڑنا چاہتے ہیں۔

بائیبل ایک عالمگیر جنگ کی پیشینگوئی کرتی ہے جو اسرائیل اور مشرقِ وسطیٰ
کے اردگرد ہوگی جس کی پہلی وجہ تیل، دوسری بڑی طاقتوں کے درمیان جھگڑے۔
تیسری عرب اسرائیل مسئلے۔ ہم ہر ہفتہ اس جنگ کے نزدیک پہنچتے جارہے ہیں۔ یہ
جنگ ایّامِ مصائب کے ابتدائی دور میں ہوگی۔



شمالی سازش

اے آدم زاد جوج کی طرف جو ماجوج کی سرزمین کا ہے اور روش اور مسک اور توبل کا فرمانروا ہے متوجہ ہو اور اس کے خلاف نبوت کر۔ اور کہہ کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ دیکھ اے جوج روش اور مسک اور توبل کے فرمانروا میں تیرا مخالف ہوں اور میں تجھے پھرا دوں گا۔ اور تیرے جبڑوں میں آنکڑے ڈال کر تجھے اور تیرے تمام لشکر اور گھوڑوں اور سواروں کو جو سب کے سب مسلح لشکر ہیں جو چھریاں اور سپریں لئے ہیں اور سب کے سب تیغ زن ہیں کھینچ نکالوں گا اور ان کے ساتھ فارس اور کوش اور فوط جو سب کے سب سپر بردار اور خود پوش ہیں جمر اور اس کا تمام لشکر اور شمال کے دور اطراف کے اہل تجرمہ اور ان کا تمام لشکر یعنی بہت سے لوگ جو تیرے ساتھ ہیں۔ تو تیار ہو اور اپنے لئے تیاری کر تو اور تیری تمام جماعت جو تیرے پاس فراہم ہوئی ہے اور تو ان کا پیشوا ہو.....

جب میری امت اسرائیل امن سے بسے گی کیا تجھے خبر نہ ہوگی۔ اور تو اپنی جگہ سے شمال کی دور اطراف سے آئے گا تو اور بہت سے لوگ تیرے ساتھ جو

سب کے سب گھوڑوں پر سوار ہوں گے ایک بڑی فوج اور بھاری لشکر تو میری
اُمّت اسرائیل کے مقابلہ کو نکلے گا اور زمین کو بادل کی طرح چھپالے گا یہ
آخری دنوں میں ہوگا۔ اور میں تجھے اپنی سرزمین میں چڑھالوں گا تاکہ قومیں
مجھے جانیں جس وقت میں اے جوج ان کی آنکھوں کے سامنے تجھ سے اپنی
تقدیس کراؤں گا حزقی ایل۔ ۳۸ : ۲-۷ اور ۱۴-۱۶

حزقی ایل نبی کی پیشینگوئی ہم کو اسرائیل کے شمال کی جانب ایک بڑی سازش کے متعلق بتلاتی ہے جس کے تحت وہ بڑی طاقتوں کے ساتھ ملک مشرقِ وسطی اور اسرائیل پر ایام مصائب کے آخری دنوں میں حملہ کریں گے۔ اس پیشینگوئی کے اتحاد کا لیڈر گوگ ہوگا جس کو آسانی کے ساتھ روس سے تعبیر کیا جا سکتا ہے جن قوموں کا ذکر کیا گیا ہے ان پر غور کیجئے۔ روس کا قدیم نام روش (ROSH) ہے ماگوگ۔ گومر مسک اور توبل نوح کے بیٹے تھے۔ طوفان کے بعد انھوں نے مختلف قومیں بنائیں۔ ماگوگ شمالی یورپ میں کاکیشش (CAUCASUS) کے پار بسے بعد میں اس کی اولاد اسکاتھین (SCYTHIAN) کہلانے لگی میسک اس مقام میں بسا جو موجودہ ماسکو کہلاتا ہے توبل جس کو ٹوبوشاں (ایشیائی روس) کے نام سے جانا جاتا ہے گومر جرمنی کے لئے قدیم لفظ ہے اس سے وہ حدود مراد ہیں جو ڈینوب ندی کے مشرق میں ہیں یعنی موجودہ مشرقی جرمنی۔

ٹوگارما (TOGARMAH) گومر کے ایک لڑکے کا نام ہے جس کی بے شمار نسل آرمینیہ ۔ ٹرکی ۔ وسط ایشیا اور سائبیریا تک جاکر آباد ہو گئے فارس موجودہ ایران ہے ۔ نوح کے دوسرے بیٹے ہام کی اولاد میں کش (CUSH) اور پیٹ (PUT) تھے ۔ ہامائی (HAMITES) جو عام طور پر افریقہ کے سیاہ فام باشندے ہیں اور کنعان بھی جس نے قدیم فلسطین فرقہ چلایا تھا ہام کی نسل سے تھا ۔ کش کا اکثر ترجمہ ایتھوپیا (ETHOPIA) کیا جاتا ہے اور پیٹ کا لیبیا ۔ لیکن ان کی اولاد ان دو موجودہ قوموں سے باہر بھی دور دور تک پھیل گئی کش نمرود کا بھی باپ ہے جس نے اسیریا سلطنت کی بنیاد ڈالی ۔ اور اعراق میں بغداد کے پاس بابل کا برج بنایا ۔ شمالی سازش میں محض متذکرہ بالا قومیں ہی شامل نہیں ہیں بلکہ حزقی ایل کے قول کے مطابق "بہت سے لوگ تمہارے ساتھ ہیں"۔ لیکن یہ جانی پہچانی قومیں اس بات کا اشارہ کرتی ہیں کہ یہ کسقدر وسیع اتحاد ہو گا اس میں موجودہ روس کے طرفدار جو سائیریا کے اس پار سے مشرقی یورپ ایشیائے وسطیٰ کا کثیر حصہ ۔ ٹرکی ۔ ایران ۔ اعراق اور بہت کچھ شمالی افریقہ کا حصہ شامل رہے گا ۔

گوگ اشارتی نام ہے ان لوگوں کیلئے جو خدا کے خلاف دنیاوی طاقتوں کے رہنما ہیں ان میں روس عالمگیر کمیونسٹوں کا لیڈر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس پیشنگوئی کئے ہوئے اتحاد کی رہنمائی کر رہا ہے موجودہ واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ روس ، ترکی ، اعراق ، ایران عرب کے ممالک اور افریقہ کو اس اتحاد میں شریک کرنے کی کوشش کر رہا ہے اپریل ۱۹۷۲ء میں روس نے نیا بغداد عہدنامہ کیا جسمیں پندرہ سال کے لئے روس اور اعراق کے درمیان دوستی اور تعاون کا اقرار کیا گیا روس اب اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ اعراق کو فوجی اور صنعتی امداد دے کر روسی اتحاد میں شامل کر لے ۔


روسی اتحاد اور اسرائیل کے خلاف پیشین گوئی
کیا ہوا اتحاد ایامِ مصائب میں
پولینڈ
چیکوسلواکیہ
ہنگری
یوگوسلاویہ
رومانیہ
ماسکو
روس
روس
سائیبیریا
ترکی
سیریا
اسرائیل
اعراق
ترکمانیہ
ایران
سعودی عرب
منگولیا
چین
ہندوستان

نقشہ پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ ایران اور ترکی روس کے راستے میں مشرقِ وسطیٰ اور فارس کی کھاڑی اور بحرِ ہند میں پہنچنے کے لئے رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔ یہ بات روس کے لئے مفید ہے اور اس کا یہی مقصد ہے کہ دونوں قوموں کو اس اتحاد میں شامل کرلے۔

جہاں تک جغرافیائی حالات کا تعلق ہے ایران دُنیا کا سب سے زیادہ تیل پیدا کرنے والا ملک ہے روس کی حریص نظریں ایک عرصے سے اس پر لگی ہوئی ہیں۔ ۱۹۷۸ء کے دوران کمیونسٹ متواتر ایران میں تشدد آمیز مظاہروں میں بہت اہم کردار ادا کرتا رہا ہے اور ایران کے شاہ کو تخت چھوڑنے پر مجبور کردیا۔

روس کے اشارے پر آیتہ اُللہ کھمانی (AYUTALLAH KHOMANI) نے ایک نئی حکومت بنائی۔ جس نے بہت سی تبدیلیاں کیں اور جنگ بندی کردی اس طرح اس نے ایران کو اپنا دشمن بنالیا اور اعلان کردیا کہ ایران بھی اسرائیل کے خلاف جنگ کرنے میں شریک تھا۔ ایران میں ملکی ہنگامے جاری رہے۔ یہ بات صاف ظاہر ہوگئی کہ اس معاملہ میں روس کا زبردست ہاتھ تھا اور یہ اُس وقت تک جاری رہے گا جب تک ایران روسی اتحاد کا پورا رُکن نہ بن جائے

روس اور ترکی کی سرحد ملی ہوئی ہے۔ اسوقت ترکی شمالی اٹلانٹک صلحنامہ انجمن (NORTH ATLANTIC TREATY ORGANISATION) کا رکن ہے جو کمیونسٹوں کا مخالف ہے اور یو ایس اے کے زبردست اثر میں ہے لیکن ترکی کو نیٹو (NATO) کا وفادار نہیں سمجھا جا سکتا۔ وجہ یہ کہ ترکی کے سیاستدان

صحیح قیمت ملنے پر کسی بھی بڑی طاقت کے ساتھ مل سکتے ہیں ۱۹۷۲ء میں روس کے صدر پوڈگورنی (PODGORNY) نے ترکی کا دورہ کیا اسکے فوراً بعد ہی وہاں کی سرکار ایک بڑی مصیبت میں مُبتلا ہوگئی روس ترکی کو NATO سے علیحدہ کرنے پر تُلا ہوا ہے اور وہاں اپنے طرفدار پیدا کرنے اور اس مُلک میں اپنا اثر قائم کرنے کی سخت کوشش میں مشغول ہے۔

ترکی میں روس کا پراپیگنڈا وہاں کے لوگوں کے دلوں پر یہ نقش بیٹھانا چاہتا ہے کہ ترکی کی معاشی حالت اس بات کی مقتضی ہے کہ وہاں سماجی (SOCIALIST) طرز کی حکومت قائم کی جائے۔ جس کے لئے ترکی کو روس کی امداد کی سخت ضرورت ہے اور اس کو ماسکو کے اقتدار کی (EUROPEAN ECONOMIC ASSOCIATION) یورپی مالی انجمن کا رکن بننا ضروری ہے تاکہ وہ مُشترک ممالک کی منڈیوں کے معیار کے برابر آنے کے قابل ہو جائے۔

افریقہ میں روسی اقتدار جمانے کی برسوں سے کوشش جاری ہے اور کئی ریاستوں میں اس کو کامیابی حاصل ہو چکی ہے۔ بالخصوص شمالی حصّہ میں یمن۔ اتھوپیا۔ سوڈان۔ لیبیا۔ اور الجیریا۔

پیشینگوئی سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اتحاد پوری قوّت کے ساتھ اسرائیل کے خلاف ہوگا تاکہ اس پر قبضہ حاصل کر سکے اسے برباد کردے اور لوٹ مار کر کے اسے نیست و نابود کردیں۔

یہ حملہ کسی معمولی مقامی جنگ کی طرح نہیں ہوگا بلکہ بڑی طاقتوں کے درمیان عالمگیر جنگ ہوگی۔ میرا اعتقاد ہے کہ یہ تیسری عالمگیر جنگ ہوگی۔

اور یہ بہت پیچیدہ مقابلہ ہوگا۔ اس میں تمام مشرقِ وسطیٰ گھر جائے گا اس زبردست المیہ کے لئے میدانِ جنگ تیار کیا جا رہا ہے۔

روس کا پہلا اور واحد مقصد یہ ہے کہ وہ تمام دُنیا پر اپنا تسلط جما لے اور معہ اسرائیل مشرقِ وسطیٰ پر اپنا قبضہ کر لے۔ اسکے کئی وجوہات ہیں:۔

۱۔ روس ہر طریقہ پر سوئیز نہر پر قبضہ کرنا چاہتا ہے تاکہ اپنے دونوں حصوں یورپی روس اور روسی مشرقِ بعید کے سمندری حصّوں کو مِلا دینا چاہتا ہے چونکہ کیپ آف گڈ ہوپ کے گرد کا راستہ روس کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے بالکل ناموزوں ہے۔

۲۔ اس حصّہ پر اقتدار حاصل کر کے روس بہت طاقتور ہو جائے گا۔ اور یورپ، ایشیا اور دُنیا کے دیگر ممالک میں غیر کمیونسٹ ممالک کو اپنا محتاج بنالے گا اور تمام دُنیا میں کمیونسٹ حکومت بنانے کی خواہش کو پورا کرے گا۔

۳۔ مشرق وسطیٰ کے تیل کے خزانوں اور اسرائیل کی وسیع معدنیاتی دولت پر قبضہ کرنا۔

حالانکہ روس کے پاس اپنی حدود میں تیل کا بہت ذخیرہ موجود ہے لیکن دُنیا کے تمام تیل پر قبضہ حاصل ہو جانے سے وہ دُنیا میں سب سے زیادہ طاقتور ہو جائے گا۔

آج دُنیا میں اس اقتدار کو حاصل کرنے کے لئے روس او پی ای سی (OPEC) (بالخصوص عرب اور ایران) اور عالمگیر مغربی

اشتراک کے درمیان تین گوشہ لڑائی چل رہی ہے۔ اندرونی طور پر جو لوگ تمام دُنیا میں ایک حکومت بنانے کی سعی کر رہے ہیں وہ اپنی حکمتِ عملی سے تیل کمپنیوں عالمگیر مالیات اور سیاست کے ذریعے دُنیا بھر کی قوتوں پر قبضہ کرنے کی کوشش میں ہیں تاکہ تمام دُنیا پر ایک ہی حکمراں ہو۔

تیسری عالمگیر جنگ کا خاص سبب تیل ہوگا۔ عرب اسرائیل اس کو شروع کریں گے جو تمام عالم میں پھیل جائے گی۔ اس جنگ کا فاتح یہی ہوئی دُنیا پر حکمرانی کرے گا۔

روس برسوں سے مشرقِ وسطیٰ کی اس آخری جنگ کے لئے تیاری کر رہا ہے۔ روس جو اسلام کا سخت مخالف ہے اِسلام سے کوئی ہمدردی نہیں رکھتا پھر بھی اُس نے مِصر میں کروڑوں ڈالر خرچ کر دیئے ہیں۔ ۱۹۶۷ء کی چھ روزہ جنگ میں جب اسرائیلیوں نے مصر پر حملہ کیا۔ تو چودہ سو کروڑ روپیہ کی مالیت کے فوجی سامان کا مصر کو نقصان اُٹھانا پڑا۔ جب روس کے ساتھ سادات کا جھگڑا ہوا اور وہاں سے روسی صلاح کاروں کو باہر نکال دیا گیا تھا تو ماسکو نے مشرقِ وسطیٰ کی جنگ کیلئے اعراق کو مرکز بنا لیا۔

روس کے ساتھ سومالیہ (SOMALIA) کا بھی جھگڑا ہو گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ روس نے اتھوپیا کی بہت مدد کی اور حزقی ایل کی پیشین گوئی کے مُطابق اتھوپیا کو شمالی اتحاد میں مِلا لیا گیا۔

۱۹۷۳ء میں روس اور امریکہ خوفناک طریقوں پر سیدھی جنگ میں آگئے

جنگ کے آغاز میں تیل کی برآمد نے مشرق وسطیٰ کی دوسری جنگ کے لئے خوفناک امکانات پیدا کر دیئے۔

اس مستقبل جنگ کے لئے امریکہ کی متواتر دھمکیوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ تیسری جنگ کس طرح شروع ہوگی۔ اس جنگ کے متعلق تفصیلی پیشین گوئیاں اس کتاب کے دوسرے باب میں دی گئی ہیں۔

جس طرح روس شطرنج کا بہترین کھلاڑی ہے اسی طرح وہ دُنیاوی شطرنج میں بھی سب پر غالب رہنا چاہتا ہے۔ لیکن کریملین یقیناً سب سے زیادہ طاقتور نہیں ہے۔ اس نے ماضی میں بہت سی غلطیاں کی ہیں (دوسری قوموں کی طرح) مشرق وسطیٰ میں اس کی سُوجھ بوجھ سے بنائی سڑکیں مستقبل قریب میں اس کی بربادی کا سبب ثابت ہونگی۔

گو یہ عجیب خیال ہے لیکن اس کی صاف پیشین گوئی موجود ہے۔ اگر روس کے رہنما حزقی ایل ۳۸ - ۳۹ باب کا مطالعہ کریں اور اس پر ایمان رکھیں تو وہ جہاں تک ممکن ہو خود کو اسرائیل سے دُور رکھیں گے۔

خدا آسمان پر سے ان کی بربادی کے سامان تیار کر رہا ہے۔ •

مشرقی دیوتا کا عروج

اور چھٹے نے اپنا پیالہ بڑے دریا یعنی فرات پر اُلٹا اور اس کا پانی سُوکھ گیا تاکہ مشرق سے آنے والے بادشاہوں کے لئے راہ تیار ہو جائے ..... جو قادر مُطلق خدا کے روزِ عظیم کی لڑائی کے واسطے جمع کرنے کے لئے ساری دُنیا کے بادشاہوں کے پاس نکل کر جاتی ہیں۔

مکاشفہ ۱۶: ۱۲-۱۴

بائبل میں مشرقی ایشیا کے متعلق بہت زیادہ پیشین گوئیاں نہیں کی گئیں لیکن وہ حصّہ موجود ہے جو یہ بتلاتا ہے کہ ایام آخر کے اختتام کے وقت مشرق کی قومیں آرمیگڈن (ARMAGEDOON) کی بڑی جنگ میں شامل ہوں گی۔
دانی ایل ۱۱: ۴۴ میں یہ تجویز ہے کہ جب یہ حیوان مصر کو برباد کر چکے گا اور اسرائیل پر قبضہ کر لے گا تو شروع میں مشرق کے بادشاہ اُس حیوان کو چیلنج دیں گے۔

"لیکن مشرقی اور شمالی اطراف کی افواہیں اُسے پریشان کریں گی۔ اور وہ بڑے غضب سے نکلے گا کہ بہتوں کو نیست و نابود کر دے گا۔"

اس وقت مشرق یقیناً حیوان سے مغلوب ہو جائے گا اور اس کے بعد جانور ۲½ برس تک دُنیا پر حکمران رہے گا۔

آج کل ہم مشرقی دیو کا عروج دیکھ رہے ہیں۔ جو قلیل عرصہ میں اتنا طاقتور ہو جائے گا کہ وہ اُن تمام طاقتوں کو جو مشرق میں مُسلّط ہو جانا چاہتی ہیں چیلنج دے گا۔

بیس۲ برس کے دوران ہم نے چین کو بیدار ہوتے دیکھا ہے۔ اس دیو کا عُروج اس قدر تیزی کے ساتھ ہوا ہے کہ وُہ اب دُنیا کی بڑی طاقتوں میں شمار ہونے لگا ہے یہاں ۸۰۰۰۰۰۰ لوگوں کی آبادی ہے اور اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اس صدی کے آخر تک ۱۴۰۰۰۰۰۰ ہو جائے گی۔ یہ دُنیا کی عظیم ترین قوم ہے اور یہ دُنیا کی مضبوط ترین اقوام کے ساتھ ہمسری کی کوشش کر رہا ہے۔

چین نیوکلیر طاقت بن چکا ہے اور چائن ہکش شین (CHIEN HSUCHSHEN) کی زیر ہدایت پوُری رفتار سے بیلسٹک میزائل (BALLESTIC MISSALES) کو ترقی دینے میں مشغول ہے۔ اس نیوکلیر سائنس والے نے یو، ایس، اے میں تربیت حاصل کی تھی۔ اور ۱۹۰۵ء میں تعلیم ختم کر کے اپنے وطن میں واپس آیا اس کی نگرانی میں چین کا پہلا جنگی نیوکلیر اصلاح بنایا گیا۔ جو میزائیل سے لیس تھا اور ۱۹۶۷ء میں کامیابی کے ساتھ استعمال کیا گیا چین کی آئی، سی، بی، ایم اب کام کرنے لگی ہے۔

کمیونسٹ چین جس کو بہت عرصہ تک یو۔ این او نے قابلِ توجہ نہ سمجھا تھا ۱۹۷۱ء میں اُس کا شریک بنایا گیا اور صرف دو۲ برس کے قلیل عرصہ کے صبر، ہوشیاری اور سیاسی چالوں سے ۱۹۷۲ء میں امریکہ کے صدر نکسن پہلی مرتبہ کا چائنا کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے ریڈ چائنا (RED CHEINA) تشریف لے گئے۔

چین نے امریکہ کی تجاویز کا تین خاص وجوہ سے خیر مقدم کیا۔

۱۔ اس علاقہ میں روس کے بڑھتے ہوئے اثر کو ختم کرنے میں امداد کرنا اور امریکہ و روس کے بڑھتے ہوئے تعاون کو جو چین کے خلاف ہو رہا تھا۔ ناکامیاب بنانا۔

۲۔ امریکہ سے ٹیکنیکل (صنعتی) امداد حاصل کرنا۔ تاکہ عمیق سمندر میں چین کے ساحل پر جو تیل کے ذخائر تحقیق کئے گئے ہیں اُن پر قبضہ کر سکے۔ تیل کے ان ذخائر کو ترقی دینے اور اپنی ملکیت بنانے میں چین کو دس برس سے زائد عرصہ لگ گیا لیکن اس سے وہاں کی مالی حالت بہت کچھ بدل گئی ہے۔

۳۔ مشرقی ایشیا میں وحشت کو کم کرنا یعنی اس علاقہ سے نکلنے کے لئے امریکہ کی ہمت افزائی کرنا تاکہ اس طرح امریکہ اور جاپان کے گہرے تعلقات کمزور ہو جائیں۔

عالمگیر دُوسری جنگ کے بعد جاپان نے تعجب خیز ترقی کی ہے۔ وُہ دُنیا کے ہر حصہ میں اپنی تجارت پھیلانے کی وجہ سے دُنیا کا دولتمند دیو بن گیا ہے۔ قومی پیداوار (G. N. P.) کے اعداد و شمار ۲۰۰ بلین ڈالر (پندرہ کھرب رُوپیہ) سے زیادہ ہے۔ جاپان۔ امریکہ اور رُوس کے بعد دُنیا میں تیسری سب سے بڑی صنعتی طاقت بن گیا ہے۔

کچھ عرصہ قبل تک پیکنگ جن ممالک کو ان کی شاہنشاہیت کی وجہ سے حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا۔ ان میں جاپان کا نام سرِ فہرست تھا۔ لیکن ۱۹۷۲ء سے حالات بدل گئے ہیں اور از سرِ نو نئی تعمیرات کے کام عمل میں آ رہے ہیں۔ بہت زیادہ امکانات ہیں کہ چین اور جاپان میں تعاوُن پیدا ہو جائے گا اور اُن کے ساتھ کئی دیگر ایشیائی ممالک بھی شریک ہو جائیں گے۔ اور آخر میں وُہ یورپ کی متحدہ فیڈریشن جو مشرقِ وسطیٰ میں ہے اس کو چیلنج دے دیں گے۔ ●

امریکہ کی تنزلی اور بربادی

"اور جب دوسرے فرشتہ نے نرسنگا پھونکا تو گویا آگ سے جلتا ہوا ایک بڑا پہاڑ سمندر میں ڈالا گیا اور تہائی سمندر خون ہو گیا۔
مکاشفہ ۸ : ۸

ظاہر ہے کہ یہ پیشین گوئی بہت واضح نہیں ہے تاہم ہمارا اعتقاد ہے کہ یہ امریکہ (یو۔ ایس۔ اے) کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ بائیبل بابل کو برباد کرنے والا پتھر بتلاتی ہے۔ یرمیاہ ۵۵ : ۵ اور دانی ایل ۲ : ۳۵ میں ہم پڑھتے ہیں کہ وہ پتھر جس نے مورت پر ضرب لگائی بہت بڑا پہاڑ بن گیا اور تمام دُنیا میں پھیل گیا۔ یہاں یہ پتھر مسیح کی طرف اشارہ کرتا ہے (پتھر کا مطلب مسیح ہے) اور وہ بڑا پہاڑ اُس کی عالمگیر امتیازی کی سلطنت کی علامت ظاہر کرتا ہے جب کو ہم مکاشفہ ۸ : ۸ میں بیان کئے ہوئے کوہ عظیم سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں جو ایک عظیم قوم کو ظاہر کرتا ہے۔

یہ انصاف ایام مصیبت کے اوّل وقت میں ظاہر ہوگا۔ اس کا اشارہ رُوس

یا عرب کی طرف نہیں ہے کیونکہ ان کی شکست کا تذکرہ دوسرے مقامات پر دوسرے طریق سے کیا گیا ہے۔

اور نہ یورپ کی دس ریاستوں اور نہ اسرائیل کے متعلق ہو سکتا ہے کیونکہ یہ دونوں ایامِ غضب تک موجود رہیں گے۔

اسلئے صریحاً اس کی تعبیر امریکہ سے کی جا سکتی ہے۔ یہ بات یقینی ہے کہ ایامِ غضب کے درمیانی عرصے سے پہلے امریکہ بڑی طاقت نہ رہے گا کیونکہ اسوقت یورپ کا حیوان تمام دُنیا کا واحد ڈکٹیٹر بن جائے گا۔

امریکہ کا ایک مبشر بلی گراہم (BILLY GRAHAM) کہتا ہے کہ امریکہ کی رُوحانیت اس قدر تنزلی کر جائے گی کہ عمورہ اور سدوم جیسا بد چلن شہر بھی اسکے سامنے شرم سے جُھک جائے گا اُس نے یہ بھی بتایا ہے کہ امریکہ میں طلاقوں کا شمار دُنیا کے تمام ممالک سے زیادہ ہے۔ انٹلی جنس کے مُطابق اب طلاق کی شرح پوری دُنیا میں سب سے زیادہ امریکہ میں ہے۔ وہاں ٢٢٠٠٠٠ لوگ ہیروئن کے عادی ہیں اور ٦٠٠٠٠ نشہ باز سپاہی ہیں جو ویٹنام سے واپس آگئے ہیں اور ١٢٠٠٠٠٠ لوگ ایسے ہیں جو دوسری قسم کی نشیلی اشیاء استعمال کرتے ہیں مثلاً میری جونا ٥٠٠٠٠٠٠ لوگ ہم جنسی شہوت کے شکار ہیں وہاں رفتارِ جُرم مہلک وبا کی حد تک پہنچ گئی ہے جبھی سے امراضِ پوشیدہ میں بہت اضافہ ہو گیا ہے

وہاں بڑھتی ہوئی شیطانی تحریکیں فروغ پا رہی ہیں۔

مادہ پرستی کے مخالف لیکن نشہ بازی کو ہپی تحریک اور دُنیا کی

بدترین فحش ادب کی تجارت، کمیونزم کی وجہ سے اسقدر پھیل گئی ہے کہ اب اس سے مخلصی پانا قریب قریب ناممکن ہو گیا ہے۔ اس کا نتیجہ ذاتی تفریق اور تشدد جو سارے ملک میں پھیل جانے کی دھمکی بنتا جا رہا ہے۔

طالب علموں کی سرکشی اور پبلک اسکولوں کے لئے حصول ٹیکس کی کمی کے باعث تعلیمی طریقہ بھی اپنی زیست و اثر قائم رکھنے کے لئے جدوجہد کر رہا ہے۔ اُستاد لوگ اپنے تحفظ کے لئے تقاضہ کر رہے ہیں۔ اُن کی مانگ ہے کہ اسکولوں میں ان کو تحفظ دینے کے لئے حکام مقرر کئے جائیں۔

یہاں کے لوگ جو پہلے خدا سے ڈرنے والے ہوتے تھے اب خدا سے منحرف ہو رہے ہیں۔ اب ان کا خدا عیش۔ تجارت۔ جنس اور دولت بن گیا ہے اس مسیحی ملک کی بنیاد ہی اب خدا کی مخالف بن گئی ہے۔

یو۔ ایس۔ اے کی کونسل آف نیشنل چرچ جس نے ڈبلو سی سی کے قیام کی تحریک کو جنم دیا تھا اب کمیونسٹوں کے ساتھ اس قدر خلط ملط ہو گئی ہے کہ یو۔ ایس۔ اے سرکار کے خفیہ محکمہ نے خبردار کیا ہے کہ یہ برباد کرنے والا گروہ ہے۔

اس قوم کا ایک جی۔ این۔ پی (G.N.P) ایک ٹری لین .... ۵ کھرب روپیہ اور زیادہ ہوتا جا رہا ہے اور اخبارات معاشی دیوالیہ پن کی بات کر رہے ہیں جو کہ ۹۵۰ بلین ڈالر سے زائد ہو چکا ہے۔

کچھ برسوں سے امریکہ کا ڈالر اعتراضات کی زد میں آ رہا ہے ایک ڈالر کے عیوض سونا حاصل کرنے کی کوئی گارنٹی نہیں۔ اس طرح ڈالر کی قیمت اور

اثر دوسرے ممالک میں کم ہوتا جارہا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ امریکہ کے بنک نے اسقدر روپیہ فراہم کردیا کہ دنیا میں ڈالر کا سیلاب آگیا۔ بظاہر تو یہ اچھا ہے لیکن اس نے نرخ کے چڑھاؤ کا مسئلہ پیدا کردیا اور دنیا کے تجارتی سکے کے چلن میں سخت دشواری پیدا کردی ہے۔ یہ بات صاف ہوگئی ہے کہ عالمگیر بنک کا کاروبار کرنے والے ڈالر اور دیگر سکے کو نیست کرکے اس کی جگہ کوئی نیا طریقہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

امریکہ بغیر یہ خیال کئے کہ روس اس سلسلہ میں کیا کرتا ہے عالمگیر اسلاح بندی سے مکمل سبکدوش رہنے کی تائید کررہا ہے۔ جنرل کرٹس لی مے (CURTIS LE MAY) جو امریکی ہوائی فوجی طاقت کا کٹر سپہ سالار ہے اس کا کہنا ہے کہ اس وقت روس فوجی طاقت اور سائنس میں ہم سے اتنا آگے بڑھ جائے گا کہ وہ ہم کو روئے زمین سے نیست ونابود کرنے کی دھمکی دے گا

امریکہ کے رہنما اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ امن کے ساتھ معاشی دباؤ کے تحت ساری دنیا میں ایک حکومت قائم ہوجائے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام ممالک میں عام اسلاح بندی ہوجائے گی۔ لیکن دنیا میں ایک حکومت بغیر عالمگیر جنگ ہوئے قائم نہیں ہوسکتی۔ اس جنگ میں خوفناک اسلاح کا استعمال کیا جائے گا۔

طاقت کی برابری تیسری عالمگیر جنگ کے بعد ہوگی جسمیں روس اور امریکہ کو سخت بربادی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اسکے بعد امریکہ یورپ

اتحاد کے ساتھ شامل ہو جائے گا۔ اس کا نمونہ ہمیں نظر آ رہا ہے۔ آخر میں امریکہ اور دیگر قومیں دُنیا کی ایک حکومت میں شامل ہو جائیں گے جس کے لئے لوگ خفیہ طور پر کام کر رہے ہیں۔ تمام قومیں ایک مضبوط عالمگیر حکمران کے ماتحت آ جائیں گی۔

(ایک حکومت کے بارے میں مزید باب اوّل میں دیکھئے)

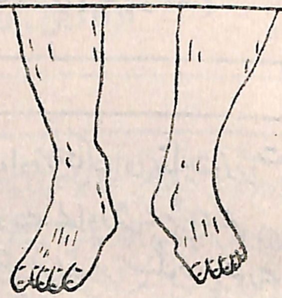
یہ افسوس ناک بات ہے کہ اتنی مضبوط قوم جس کو خدا بہت سے عظیم کاموں کے لئے استعمال کر سکتا تھا۔ وہ مُلک جو آزادی کا علمبردار تھا اب بربادی کی جانب قدم بڑھا رہا ہے۔

لیکن وہ سب جو خدا کی طرف اپنی پیٹھ موڑتے ہیں خواہ وہ قوم ہو یا فرد ہو جو بربادی کی طرف جا رہا ہے ان کو خدا نے خبردار کیا ہے۔

"میری رُوح انسان کے ساتھ ہمیشہ مزاحمت نہ کرتی رہے گی۔"

پیدائش ۶:۳

یورپ کا مشترک بازار
اور
دس ممالک کا اتحاد



اے بادشاہ تو نے ایک
بہت بڑی مورت دیکھی......
اس مورت کا سر خالص سونے
کا تھا، اس کا سینہ اور اُس کے
بازو چاندی کے، اس کا شکم اور
اس کی رانیں تانبے کی تھیں۔

اس کی ٹانگیں لوہے کی اور اس کے پاؤں کچھ لوہے کے اور کچھ مٹی
کے تھے۔ تو اسے دیکھتا رہا، یہاں تک کہ ایک پتھر ہاتھ لگائے
بغیر ہی کاٹا گیا اور اس مورت کے پاؤں پر جو لوہے اور مٹی کے تھے
لگا اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا...... اور جو تو نے دیکھا کہ اس کے
پاؤں اور انگلیاں کچھ تو کمہار کی مٹی کی اور کچھ لوہے کی تھیں سو اِس

سلطنت میں تفرقہ ہوگا، مگر جیسا کہ تونے دیکھا کہ اس میں لوہا مٹی سے مِلا ہوا تھا اس میں لوہے کی مضبوطی ہوگی اور چونکہ پاؤں کی انگلیاں کچھ لوہے کی اور کچھ مٹی کی تھیں اس لئے سلطنت کچھ قوی اور کچھ قوی نہ ہوگی .... اور ان بادشاہوں کے ایام میں آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کرے گا جو تا ابد نیست نہ ہوگی بلکہ وہ اُن تمام مملکتوں کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کرے گی۔

(دانی ایل نبی کا دوسرا باب پڑھیئے۔)

چوتھا حیوان ہولناک اور ہیبتناک اور نہایت زبردست ہے اور اس کے دانت لوہے کے اور بڑے بڑے تھے ..... اور اس کے دس سینگ تھے۔ میں نے ان سینگوں پر غور سے نظر کی، کیا دیکھتا ہوں کہ ان کے درمیان سے ایک اور چھوٹا سینگ نکلا جس کے آگے پہلوں میں سے تین سینگ جڑ سے اُکھاڑے گئے اور کیا دیکھتا ہوں کہ اس سینگ میں انسان کی سی آنکھیں ہیں اور ایک مُنہ ہے جس سے گھمنڈ کی باتیں نکلتی ہیں۔ میں دیکھتے ہوئے تخت لگائے گئے اور قدیم الایام بیٹھ گیا۔ اس نے کہا کہ چوتھا حیوان دُنیا کی

چوتھی سلطنت ہے جو سلطنتوں سے مختلف ہے اور تمام سلطنتوں کو نگل جائے گی اور اسے لتاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرے گی اور وہ دس سینگ دس بادشاہ ہیں جو اس سلطنت میں برپا ہوں گے۔ اور اُن کے بعد ایک اور برپا ہوگا اور وہ پہلوں سے مختلف ہوگا اور تین بادشاہوں کو زیر کرے گا۔ اور وُہ حق تعالیٰ کے خلاف باتیں کرے گا۔ اور حق تعالیٰ کے مقدّسوں کو تنگ کرے گا۔

(دانی ایل نبی کا باب سات پڑھئے)

اور مَیں نے ایک حیوان کو سمندر میں سے نکلتے دیکھا......

اس کے دس سینگ اور سات سر تھے اور اس کے سینگوں پر دس تاج اور اس کے سروں پر کفر کے نام لکھے ہوئے تھے.....

اُس اژدھا نے اپنی قدرت اور اپنا تخت اور بڑا اختیار اُسے دیدیا۔ اور ساری دُنیا تعجّب کرتی ہوئی اس حیوان کے پیچھے پیچھے ہولی...... انہوں نے اژدہے کی پرستش کی.....

اور بڑے بول بولنے اور کفر بکنے کے لئے اُسے ایک منہ دیا گیا۔

(مکاشفہ تیرہ باب کا مطالعہ کیجئے)

وُہ ساتوں سر سات پہاڑ ہیں۔ اور وہ دس سینگ جو تونے دیکھے دس بادشاہ ہیں۔ ابھی تک انھوں نے بادشاہت نہیں پائی مگر اس حیوان کے ساتھ گھڑی بھر کے واسطے بادشاہوں کا سا اختیار پائیں گے۔ ان سب کی ایک ہی رائے ہوگی۔ اور وُہ اپنی قدرت اور اختیار اس حیوان کو دے دینگے۔
(مُطالعہ کیجئے مکاشفہ ۱۷ باب سے ۱۸ آیت)

متذکرہ بالا چار قابلِ غور حوالہ جات میں موجودہ یورپ کی بنتی ہوئی مشترک (ساجھا بازاری) بازار کے متعلق بہت ہی واضح پیشین گوئیاں ملتی ہیں۔ (اس کو سمجھنے کیلئے مکمل باب کا مُطالعہ کرنا چاہیئے)

بنوکدنظر بادشاہ نے خواب میں جو مُورت دیکھی وہ چار بڑی حکومتوں کو ظاہر کرتی ہیں۔ بابل کی زرّیں حکومت۔ فارس و میڈیا کی طلائی حکومت یونان کی پیتل کی حکومت اور رُوم کی فولادی (جابر اور ظالم) حکومت۔ فولاد کی دو ٹانگیں رُوم کی تقسیم شدہ حکومت کو ظاہر کرتی ہیں جو ۳۶۴ میں ویلنٹائن (VALANTIVIAN) اور ویلنس (VALENS) کے درمیان تقسیم ہوگئی۔

ان پیشین گوئیوں میں، جن دس انگوٹھے اور دس سینگوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کا مفہوم دس مُلکوں کا اشتراک ہے جو آخری زمانہ میں رُومی حکومت میں ہوگا۔

پانچویں صدی میں جو رُومی حکومت مُنتشر ہوگئی تھی وہی اس عہد کے اختتام پر پھر وجود میں آئے گی۔ پتھر علامت ہے یسوع مسیح کی جو تمام طاقتوں کو مغلوب کر کے تمام دُنیا میں راست بازوں کی بادشاہت قائم کرے گا وہ ازلی کہلاتا ہے یعنی اس کا وجود ابدی اور ازلی ہے۔

دانی ایل نبی کی کتاب کے سات باب میں ہم چار حیوانوں کا ذکر پڑھتے ہیں جو دُنیا کی چار بڑی سلطنتوں کی علامت ہے۔

بابل۔ وسطی پرشیا۔ یونان اور رُوم۔

چوتھا حیوان یعنی رُومی حکومت اپنے آخری عہد میں دس سینگوں یعنی دس ریاستوں پر مشتمل ہو جاتی ہے ان میں سے ایک چھوٹا سینگ نکلتا ہے جو ایک عظیم فرمانروا بن جاتا ہے اور دیگر تمام ریاستوں کو اپنے ساتھ متحد کرنے کی قوت رکھتا ہے لیکن وہ اپنی لامذہبیت میں انتہا کو پہنچ جائے گا۔ اور مخالفِ خدا ہو جائے گا۔

تاریخ میں جتنے مخالفینِ مسیح کا ذکر کیا گیا ہے یہ ان میں شدید ترین مخالفِ مسیح ہو گا یہ ڈکٹیٹر بن جائے گا جس کا ذکر مُکاشفہ ۱۳، اور ۱۴، باب میں کیا گیا ہے۔ یہ اس عہد آخری ساڑھے تین برس میں دُنیا کے اوپر بڑی قوت کے ساتھ حکومت کرے گا۔ اس کو وہی پتھر یعنی یسوع مسیح جب وہ دوبارہ اپنی طاقت اور جلال کے ساتھ زمین پر آئے گا تو اس کو شکست فاش دے گا۔

اس حیوان کے جن سات سروں کا ذکر کیا گیا ہے وہ سات پہاڑ ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ رُوم شہر کے متعلق ہے جو سات پہاڑوں کا شہر ہے۔ رُوم شہر قدیم رُومی حکومت کا دارالسلطنت تھا اور آخری ایام میں یہ

متحدہ حکومتوں کا دوبارہ دارالخلافہ بن جائے گا۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ موجودہ یورپ متحدہ ہو رہا ہے مارچ ۱۹۵۷ء میں چھ ممالک کے مدبر رُوم میں جمع ہوئے اور اُنہوں نے ایک تاریخی معاہدے پر دستخط کئے۔ اس عہد نامے کو رُوم کا اقرار نامہ کہا جاتا ہے اس اقرار نامے کے تحت یورپ میں ایک متحدہ معاشرت کی بنیاد پڑی جس کو عام زبان میں مشترک بازار یا ہمارے جسے دار منڈی کہا جاتا ہے۔

یہ مشترک بازار درحقیقت یکم جنوری ۱۹۵۸ء کو وجود میں آیا۔ اس نے تجارتی اتحاد کے سلسلے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اس کے اراکین کے درمیان جو رکاوٹیں حائل تھیں ان کو بہت حد تک دُور کر دیا ہے لیکن ۱۹۶۰ء یہ اتحاد منجمد ہو گیا تھا۔ برطانیہ نے دو مرتبہ ای۔ سی۔ سی (E.C.C) کا رکن بننے کے لئے درخواست دی تھی۔ لیکن فرانس کے صدر ڈی گال (D.GAULLE) نے اس درخواست کو رد کر دیا تھا تاکہ یونین اور اتحاد کو مضبوط بنایا جائے لیکن یہ اتحاد اب پھر دوبارہ ترقی پا رہا ہے چھ ممالک اس کی ابتدا کرنے والے اراکین میں سے ہیں۔ فرانس۔ مغربی جرمنی۔ اٹلی۔ ہالینڈ۔ لکس برگ اور بلجیم۔ اس کے بعد تین ملک جنہوں نے اس میں شرکت کرنے کے لئے درخواست کی وہ برطانیہ۔ آئرلینڈ اور ڈنمارک ہیں۔ ایک طویل مدّت کی گفت و شنید اور قانونی شرائط کو پورا کرنے کے بعد نیز مشترک بازار میں شامل ہونے کی شرائط کو پورا کرتے کے بعد یکم جنوری ۱۹۷۳ء کو ان ممالک کو مشترک بازار میں شریک کر لیا گیا۔

دسویں ملک یونان نے اس اتحاد میں شامل ہونے کی کامیاب کوشش

کی۔ اور مئی ۱۹۷۹ء میں ڈ کینیت کے عہد نامے پر دستخط کئے جس کی بنا پر وہ یکم جنوری ۱۹۸۱ء سے اس کا پورا رُکن بن گیا۔

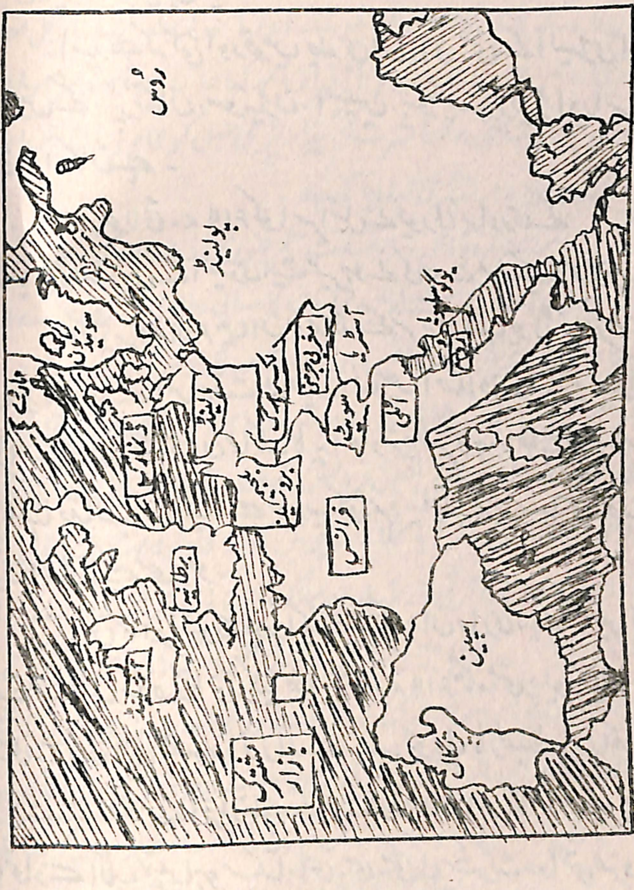
امید ہے کہ کئی اور قومیں جلد ہی ای۔ ای۔ سی کے ایسوسی ایٹ ممبر بن جائیں گے۔ پرتگال۔ سوئیڈن۔ اسپین۔ سوئیٹزرلینڈ اور اسرائیل کے ممبر بننے کا امکان ہے۔

۱۹ جولائی ۱۹۷۰ء کو اسرائیل نے یورپی برادری کے معاہدہ پر دستخط کیا اور اسرائیل کے ایسوسی ایٹ ممبر ہونے کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔

اکتوبر ۱۹۷۲ء میں ان نو ممالک کے سربراہ ایک چوٹی کانفرنس کیلئے پیرس میں جمع ہوئے اس وقت ان لیڈروں میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا یعنی فرانس کا کہنا تھا کہ ان ممالک کا یہ اتحاد نرم قسم کا ہونا چاہیئے۔ دوسرے رہنما کا کہنا تھا کہ بتدریج ایک ایسے یورپ کو جنم دینا چاہیئے جو سیاسی اور مالی دونوں اعتبار سے متحد ہو۔

اس کانفرنس کے بعد ایک مشترک بیان جاری کیا گیا جسمیں لیڈروں نے اپنے مشترک مقصد کا ذکر کیا تھا۔ یعنی ۱۹۸۰ء تک متحدہ یورپ کا وجود ای۔ ای۔ سی کی اپنی مجلس وزراء ہے۔ ایک یورپی پارلیمنٹ اور ایک انصاف کی عدالت ہے۔ رُوم کے اقرار نامے کے تحت کوئی ملک اس کا شریک ہو کر پھر اس اتحاد سے الگ نہیں ہو سکتا۔ ای۔ ای۔ سی کی شرکت معاشی ضروریات کے علاوہ دیگر باتوں پر مشتمل ہے۔

پروفیسر ہالی سٹین (Prof. HLLSTEIN) جو دس برس تک اس اتحاد



کے صدر رہے اکثر اس بات پر زور دیتے رہے کہ اس اتحاد کا مقصد سیاسی اور معاشی اتحاد ہے۔ اس لئے ایک تیسرے لفظ کے اختراع ہونے کی اُمید ہے مافوق الطاقت۔

فی الحال اس اتحاد کا مرکزی دفتر بروسلس (BRUSSELS) میں ہے ان دس ممالک کی آبادی ۳۰۰ ملین ہے۔ اس کے پاس جی این۔ ایف کا شمار ۷۰۰ ملین (۵۶ کھرب روپیہ) ہے کا بجٹ موجود ہے۔ ای سی سی کے سامنے چار خاص مقاصد اور ضروریات ہیں۔

۱۔ معاشی یکسانیت۔ ۱۰ نے مل کر ایک تجارتی اتحاد بنا لیا ہے۔ اور دوسرے ممالک کے ساتھ عہد نامے کئے ہیں۔

۲۔ مالی اتحاد ۱۹۷۰ میں طے کیا گیا تھا کہ متحدہ ممالک کے لئے ایک نیا یورپی سکہ رائج کیا جائے جس کا ایک مرکزی فنڈ ہو۔ ایک رپورٹ کہتی ہے کہ یہ نیا طریقہ یورپ کے متحد ہونے کی نشان دہی کرتا ہے

۳۔ سیاسی اتحاد

۴۔ متحد فوجی طاقت۔ اس میں نیوکلیر طاقت بھی شامل ہے اور دفینہ بھی۔

سیاسی اتحاد: مشترک بازاروں ایک نئی یورپی پارلیمنٹ بنانے کے لئے ۱۹۷۹ میں انتخابات ہوئے۔ اس طرح ہر قوم نے اس اتحاد کو حقیقی طاقت اور پورا اختیار دے دیا۔

۴۔ جس نے روس۔ امریکہ اور سالٹ II کے درمیان حد بندی کے عہد نامے پر دستخط ہونے کے بعد زیادہ تحکمانہ انداز پیدا کر دیا ہے۔ جس نے یورپ کے میزائل کی

واحد ملکیت کو بالکل ختم کر دیا ہے اس طرح روس یورپ پر حملہ کرنے کے لئے معمولی دُوری کے بے شمار میزائیل بنانے کے قابل ہو گیا۔ اب یورپ کو اس بات کا یقین نہیں رہا کہ مستقبل میں امریکہ ان دور سے حملہ کرنے والے میزائیل سے خود کو محفوظ رکھ سکے گا۔ تجویزوں اور کوششوں کے باوجود مشترک بازار اتبک ایسے ممالک کا الحاق ہے جو خود اپنے مسئلوں میں اُلجھے ہوئے ہیں۔

دراصل متحدہ یورپ کی تشکیل کو ٹالا جا رہا ہے ہمارا خیال ہے کہ اندرونی نفاق اور انتشار نیز بیرونی خوف اور حالات بہت جلد ایک بڑے رہنما کو حکمراں بنا دے گا جب کوئی صحیح قسم کا آدمی ظاہر ہو جائے گا تو وہ ان کو متحد کر دے گا۔ اور بہت جلد پیشین گوئی کے مطابق یورپ اور روم کے اشتراک کو مستحکم کر دے گا۔

یہ بات قابل غور ہے کہ دس ممالک کے اہم مذاہب یعنی رومن کیتھولک۔ اینگلیکن۔ لوتھرن۔ قدیم یونانی و دیگر سب مل کر ایک متحد کلیسیا بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس سے یہ اشتراک اور مضبوط ہو جائے گا۔ ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ ای سی سی (E.C.C) کی موجودہ دس ممالک ہی رومن حکومت کی آخری شکل ہو گی لیکن صاف نظر آ رہا ہے کہ پیشین گوئی میں کہا ہوا مالی۔ سیاسی و مذہبی اتحاد اس موجودہ دور میں صاف دکھائی دے رہا ہے۔

مکاشفہ ۱۷ باب کی پیشین گوئی میں ایک عورت کا ذکر کیا گیا ہے جس کا مطلب شہر بابل ہے جس کو مادرِ طوائف کہا جاتا ہے اس عورت سے مُراد مخالفِ مسیحی مذہب ہے جس میں روم ایک اہم کردار ادا کرے گا۔

۲ مارچ ۱۹۷۱ء کے اخبار ڈیلی مرر (DAILY MIRROR) کے مُطابق مشترک

بازار کے ملکوں میں ایک ایسے دور اندیش۔ مُدبّر و سیاستداں شخصیت کی تلاش ہو رہی ہے اگر کسی ایسے شخص کے انتخاب پر یہ سب ممالک متفق ہو جائیں گے تو وہ شخص ای سی سی۔ کی حاصل کردہ طاقت کے بل پر ان اقوام کی برتری کی علامت بن جائے گا۔ ڈاکٹر اسپاک (Dr, SPAACK) جو نیٹو (N.A.T.O) کے جنرل سکریٹری ہیں اور جنھوں نے شروع میں مشترک بازار کا مسودہ مرتب کیا تھا اُنھوں نے اپنی ایک تقریر میں کہا ہے کہ اب ہم کوئی اور کمیٹی نہیں بنانا چاہتے اب ہم کو ایسے طاقتور شخص کی ضرورت ہے جو تمام لوگوں کے اتحاد کو قائم رکھ سکے اور ہم کو اس معاشی طوفان سے بچا سکے جس میں ہم ڈوب رہے ہیں ایسا شخص خواہ مرد خدا ہو یا مقلّد شیطان ہو ہم اس کو قبُول کر لیں گے۔

مُستقبل قریب میں یہ ممکن ہے کہ مشترک بازار کے مُمالک کو یہ وسعت موجودہ، اختیار۔ بے قابو ہو کر سیاسی اتحاد قائم کرنے پر مجبور کر دے اور یورپ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ڈکٹیٹر بنانے کے لئے زبردست آواز بلند کرائے۔

مستقبل قریب میں ایک زبردست طاقتور حکمراں کے پیدا ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے جو متحدہ یورپ کا لیڈر بن جائے گا اور بعد میں ڈکٹیٹر ہو جائے گا۔ وہ ابتدا میں بہت امن پسند ثابت ہو گا اور سیاسی و معاشی مسئلوں کو حل کرنے میں بے انتہا عقلمند ثابت ہو گا۔ لیکن آخر میں وہ نہایت ظالم و سنگدل ہو جائے گا اور یہ انکشاف ہو گا کہ اس کے اندر شیطانی روح کام کر رہی ہے۔ بائیبل میں اس شخص کو حیوان کہا گیا ہے۔ یعنی مخالفِ مسیح درندہ انسان۔ گناہ کا مرد اور اسی قسم کے دیگر ناموں سے منسوب کیا گیا ہے۔

وہ ساڑھے تین برس دُنیا کے اوپر قابو حاصل کرے گا لیکن جب مسیح آئے گا تو وہ برباد ہو جائے گا۔

تحریکِ اتحاد اور ایک عالمگیر کلیسیا کی تخلیق

ادھر آ میں تجھے اس بڑی کسبی کی سزا دکھاؤں جو بہت سے پانیوں پر بیٹھی ہوئی ہے .... وہاں میں نے قرمزی رنگ کے حیوان پر جو کفر کے ناموں سے لپا ہوا تھا اور جس کے سات سر اور دس سینگ تھے ایک عورت کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ یہ عورت ارغوانی اور قرمزی لباس پہنے ہوئے اور سونے اور جواہر اور موتیوں سے آراستہ تھی، اور ایک پیالہ مکروہات یعنی اُس کی حرامکاری کی ناپاکیوں سے بھرا ہوا اُس کے ہاتھ میں تھا۔ اور اُس کے ماتھے پر یہ نام لکھا ہوا تھا۔ راز بڑا شہر بابلِ کسبیوں اور زمین کی مکروہات کی ماں۔ اور مَیں نے اس عورت کو مقدسوں کا خون اور یسوع کے شہیدوں کا خون پینے سے متوالا دیکھا اور اُسے دیکھ کر سخت حیران ہوا...... وہ ساتوں سر پہاڑ ہیں۔ جن پر وہ عورت بیٹھی ہوئی ہے۔ جو پانی تُو نے دیکھے ہیں جن پر کسبی بیٹھی ہوئی ہے وُہ اُمتیں اور گروہ اور قومیں اور اہلِ زبان ہیں اور جو دس سینگ تو نے دیکھے، وُہ اور حیوان اس کسبی سے عداوت رکھیں گے اور اسے بیکس اور ننگا کر دیں گے اور اس کا گوشت کھا لیں گے اور اس کو آگ میں جلا ڈالیں گے کیونکہ خُدا ان کے دلوں میں یہ ڈالے گا کہ

وُہ اس کی رائے پر چلیں۔ اور وُہ عورت جسے تُو نے دیکھا وہ بڑا شہر ہے جو زمین کے بادشاہوں پر حکومت کرتا ہے۔

پڑھئے مکاشفہ ۱۷باب

یہ پیشین گوئی ایک خطرناک خدا کے مخالف مذہب کے وجود کا ذکر کرتی ہے جو بہت سی قوموں کے اُوپر بہت زیادہ اثر رکھے گا اور یہ مسیح کے ہزاروں ایماندار مُقدّس شہیدوں کی موت کا ذمّہ دار ہوگا۔

یہ عہد دُنیا کی ہرناراستی اور بدچلنی کے ساتھ اسقدر ہم آہنگ ہو جائے گا۔ کہ وہ خدا کو بالکل بھُول جائے گا اور اس لئے اس زمانہ کو فاحشہ عورت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ مذہب کفر و ناراستی کے ساتھ مواصلت کرے گا اور حقیقی خدا کے مذہب کو گناہ کے ناپاک طور طریقوں کے ساتھ ملحق کر کے گناہ آلود کر دے گا یہ اپنے سارے ذرائع اور قوت صرف دولت حاصل کرنے اور ذخیرہ جمع کرنے میں صرف کرے گا۔

اس کا دعویٰ ہے کہ وُہ مسیح کی دولہن ہے حالاں کہ خدا نے اُس کو رد کر دیا ہے۔

"پر مجھے تجھ سے یہ شکایت ہے کہ تُو نے اس عورت ایزبل کو رہنے دیا ہے جو اپنے آپ کو نبیہ کہتی ہے اور میرے بندوں کو حرامکاری کرنے اور بُتوں کی قربانیاں کھانے کی تعلیم دیکر گمراہ کرتی ہے۔ مَیں نے اُس کو توبہ کرنے کی مہلت دی مگر وہ اپنی حرامکاری سے توبہ کرنا نہیں چاہتی۔ دیکھ میں اس کو بستر پر ڈالتا ہوں

اور جو اُس کے ساتھ زنا کرتے ہیں۔ اگر اس کے سے کاموں سے توبہ نہ کریں تو اُن کو بڑی مُصیبت میں پھنساتا ہوں۔"

مکاشفہ ۲: ۲۱-۲۲

اس مذہب کا صدر مُقام سات پہاڑیوں پر ہوگا۔ یہ مذہبی سلطنت آخری زمانے میں رُوم عظیم یعنی حیوان کی سلطنت سے ملحق ہو جائے گی۔ چوں کہ اس نے ایک کافر اور بُت پرست کو اپنا لیا ہے اس لئے اس کے بعد اُس کو بُرا اسرار بابل اور کسبیوں کی ماں کہہ کر پکارا گیا ہے۔ یہ بُت پرستی قدیم بابل میں نمرود بادشاہ کے عہد میں شروع کی گئی تھی جس نے تقریباً دو ہزار برس مسیح بابل کا مینار تعمیر کرایا تھا۔

وہ قدیم کلچر یعنی جادوگروں و غیب دانوں کا مقلّد تھا جو سب سے پہلے آسمانی ملکہ اور اُس کے بچّے کا مذہب ٹھہرایا گیا یہ مذہب دُنیا کے بیشتر حصوں میں پھیل گیا تھا۔ اور ہر جگہ مختلف ناموں سے منسوب کیا گیا۔ یعنی کنعان میں ایستھورتھ اور بعل (ARTHORETH & BALL) یونان میں افسرا ڈایٹ (APHRODITE) مصر میں آئسس اور ہورس (ISIS AND HORUS) اٹلی میں وینس اور کیوپڈ (VENUS AND CUPID) وغیرہ وغیرہ۔

آخر میں یہ مذہب اور غیبی اسرار قدیم رُوم میں مستحکم ہو گئے جو بابل کے مذہب کا صدر مقام بن گیا۔ بابل کے اس مذہب کا ایک حِصّہ مچھلی دیوتا تھا جو بعد میں فلسطینا (PHILISTINA) میں فروغ پا گیا۔ اور رُوم میں مستحکم ہو گیا اُس کا بڑا پُجاری پونٹی فیکس میکسی مس (PONTIFEX MAXIMUS) کہلایا۔ یہ خطاب بعد میں

جولیس سیزر کو دیا گیا اور اس کے بعد کونسٹین ٹائین (COUSTAN TINE) تک تمام رُومی بادشاہوں نے اس خطاب کو قایم رکھا۔

کونسٹین ٹائن نے مسیحی مذہب کو رُومی حکومت کا مذہب قرار دیا اسلئے اس زمانے میں مسیحیوں کی ایذا رسانی ختم ہو گئی لیکن مسیحیت کے بنیادی اصولوں میں بہت سی خامیاں پیدا ہو گئیں۔ یہاں تک کہ بائیبل کی بعض تعلیمات کے بابل کے غیبی مذہب سے مِلا دیا گیا۔

عظیم بابل کے متعلق پیشینگوئی بتلاتی ہے کہ آخری دِنوں میں مذہبی حکومت قائم ہو جائے گی جو مخالف مسیح کے یورپی اتحاد سے مِلی ہوئی ہوگی۔

کیا ہم آجکل اس منحرف مذہب کو پہچان سکتے ہیں۔ کیا یہ بُت پرستی ہے پروٹسٹنٹ ہیں یا کیتھولک ہیں یا یہ تمام مذاہب کو مِلا کر ایک مذہب بنانا ہے جس کے لئے آج کچھ گروہ کام کر رہے ہیں۔

بابل کا یہ مذہب بُنیادی طور پر مسیحیت کی متحدہ صورت ہوگی جس میں تمام دیگر مذاہب کی اہم باتیں شامل ہوں گی۔ اس میں غیر ایمان والی اتنی باتیں شامل ہو جائیں گی اور بائیبل کی بہت سی سچائیوں کو نکال دیا جائے گا کہ اس کو مشکل سے مسیحی مذہب کہا جا سکے گا بلکہ پیشینگوئی کے مُطابق یہ بابل کا مذہب کہلائے گا۔ آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ یہ طریقہ آہستہ آہستہ ترقی کر رہا ہے ہم اسمیں بہت سی مسیحی کلیساؤں کو شامل ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ عالمگیر کلیساؤں کی کونسل (WORLD COUNCIL OF CHURCHES) رومن کیتھولک، اور یونانی یا مشرقی قدیم کلیسیائیں اور کمیونسٹ اور بُدھ مذاہب کچھ دیگر مذاہب اسمیں شامل ہوتے جا رہے ہیں۔

عالمگیر کلیسیا کی کونسل (W.C.C.)

دُنیا کی کلیسیاؤں کی عالمگیر مجلس برسوں کلیسیاؤں کو متحد کرنے کی کوششوں کے بعد ۱۹۴۸ء میں ایمسٹرڈم (AMSTERDAM) میں قائم کی گئی۔ ڈبلیو، سی، سی (W.C.C) کی پہلی نشست میں ۴۴ ممالک سے آئے ہوئے، ۱۴۷ مختلف کلیسیاؤں کے نمائندے حاضر تھے اس وقت سے یہ کونسل برابر ترقی کر رہی ہے اور اب اس میں نوّے ۹۰ ممالک کی ۲۸۶ مختلف کلیسیائیں اس کی رُکن بن گئی ہیں اس طرح اس میں تقریباً پچاس کروڑ شامل ہو چکے ہیں۔ اس کونسل کی تیسری جنرل اسمبلی نومبر ۱۹۶۱ء میں دہلی میں منعقد ہوئی تھی۔ اس میں رُوس، رومانیہ، بلغاریہ، پولینڈ (POLISH) قدیم کلیسیاؤں کو بھی اس کی مکمل رکنیت دے دی گئی ہے۔

ڈبلیو سی سی کا صدر مُقام جنیوا میں ہے اور ۱۹۷۲ء سے اس کا موجودہ سیکریٹری جنرل فلپ الفورڈ پوٹر (PHILIP ALFORD POTTER) ہے یہ ویسٹ انڈیز کے جزائر ڈومینیکا (DOMINICA) کا باشندہ ہے اور میتھوڈسٹ (METHODIST) ہے۔ اس سے پہلے ڈاکٹر یوجین کارسن بلیک (Dr. EUGEN-CORSON BLAKE) اس کا سیکریٹری تھا۔ یہ شخص کمیونسٹوں سے ہمدردی رکھنے میں شہرت حاصل رکھتا تھا۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ ڈبلیو، سی، سی میں کمیونسٹوں کی تعداد بہت کم ہو گئی ہے اور یہ جماعت اب ان کے زیر اثر ہو گئی ہے یہاں تک کہ انہیں لوگوں سے اس کو مالی امداد بھی ملتی ہے۔ یہ لوگ اس جماعت کو انقلاب اور بغاوت کی طرف لیجانے

میں رہنمائی کر رہے ہیں۔

۱۹۶۶ء میں ڈبلو۔سی۔سی، کی سوسائیٹی کانفرنس نے اعلان کیا تھا کہ انقلاب درست طریقے پر شروع کرنا چاہیئے اور تمام مسیحیوں کو اس کی سرپرستی کرنا چاہیئے انہوں نے برملا یہ کہا کہ اس انقلاب کا مقصد موجودہ سیاسی نظام کا شیرازہ بکھیر کر انقلاب لانا ہے (صفحہ ۱۴۳ پر آفیشل رپورٹ) فلپ پوٹر نے کہا کہ کسی بھی نئی قسم کی تحریک میں تبدیلی بتدریج واقع نہیں ہوتی بلکہ اس میں ہنگامی انقلاب پیدا کرنا چاہیئے۔

جو لوگ اس خیال میں ہیں کہ ڈبلو۔سی۔سی حقیقی مسیحیوں کا ایک تعجب خیز اتحاد ہے وہ دراصل اس کی اصلیت سے ناواقف ہیں، اس جماعت کا مخالف مذہب ہونے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ اس کونسل کی چوتھی نشست (اسمبلی) جو ۱۹۶۸ء میں اُپسلا (UPPSALA) میں ہوئی اُس کی صدارت کے لئے ایک مشہور کمیونسٹ ایجنٹ پیٹری آرک جرمن کو منتخب کیا گیا جو یگوسلویہ ساربین چرچ (SERBIAN CHURCH) کے قدیم چرچ کا شریک ہے۔

یہ بات بھی روشن ہے کہ جرمن کو تمام ممکن تشدد آمیز طریقوں سے جسمیں جسمانی قوت اُمید اور بہت سی لبنتیوں کی ایذا رسانی اور انتخاب کرنے والے مخالف ممبروں سے جبر اُ ۱۹۶۳ء میں جرمن کو ساربین کلیسیا کا پیٹری آرک (PATRI ARCH) بنا کر اس کے اُوپر مسلط کر دیا گیا۔

۱۹۷۵ء میں ڈبلو۔سی۔سی (W.C.C) کی پانچویں اسمبلی نیروبی میں ہوئی جہاں ایک روسی کے۔جی۔بی (K.G.B) کا ایجنٹ ڈبلو۔سی۔سی کا صدر منتخب ہوا وُہ

روسی قدیم کلیسیا کا میٹروپولیٹین نکوڈم ہے۔

ڈبلو سی سی نے اس انقلابی گوریلا سپاہ کے لئے جو جنوبی افریقہ اور امریکہ میں سرگرم عمل ہیں ان کے لئے بڑی تعداد میں کثیر روپیہ علیحدہ رکھ دیا ہے۔

افریقہ میں ۱۹ کام کرنے والے گروہ ہیں ۴ گوریلا جنگجو ہیں جو دہشت انگیز گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں چار گروہ نے کٹر کمیونسٹ رہنے کا عہد کر رکھا ہے ان کے کارناموں میں خونفشار، دہشت انگیزیاں شامل ہیں۔

۱۹۷۵ء میں ڈبلو سی سی پر کمیونسٹ غلبہ نے ایک دوسری کروٹ لی کہ روس میں عیسائیوں سے مدد کی درخواست کی کہ جنرل اسمبلی نے جو عقائد کو ختم کر دیا ہے اس کو روکیں۔

۱۹۷۱ء میں ڈبلو سی سی متحدہ کلیسیا کی امداد کے لئے ویٹ نام۔ لاؤس اور کمبوڈیا شاخوں کے لئے ایک بودھ مذہب کے پیروکار کو سیکرٹری بنایا گیا۔

۲۲ دسمبر ۱۹۷۲ء سے ۸ جنوری ۱۹۷۳ء تک بنکاک میں ایک کانفرنس "عالمی کانفرنس آج کل پر" جس میں تین سو عیسائیوں نے شرکت کی کانفرنس کا افتتاح ایک بودھ شہزادہ پون پسمائی ڈسکل نے کیا جو کہ WORLD FELLOWSHIP - BUDDIST.) کا صدر ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ آخری ایام کی کلیسیا میں دنیا کے تمام مذاہب کے لوگ شامل ہوں گے۔

NCC۔ ان کے بھی وہی مقاصد ہیں جو ڈبلو سی سی کے ہیں یہ اپنے ملک میں کلیسیائی اتحاد کے لئے کوشش کرتی ہے۔ اس بڑھتے ہوئے اتحاد کی بہت سی علامتیں سیکولر سرکاریں (غیر مذہبی) اور مذہبی جماعتوں کے درمیان میں پائی جاتی ہیں۔

نیویارک میں اقوام متحدہ کا چرچ سینٹر (مرکز) بہت زیادہ دولت مند ہے ان کے پاس کام کرنے کے لئے ایک بڑا عملہ بھی موجود ہے۔

واشنگٹن میں یو۔ ایس۔ کے چرچ بڑے بڑے دفاتر قائم کئے ہوئے ہیں جہاں سے وہ گورنمنٹ کی پالیسی اور قانون ساز اسمبلیوں پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔

یو۔ ایس۔ اے میں این۔ سی۔ سی کی آٹھویں جنرل اسمبلی نے ایک اور طاقتور نمائندہ مجلس کے قیام کی تجویز پیش کی ہے۔ جس رومن کیتھولک بپٹسٹ پینٹی کوسٹل اور دیگر مبلغ کلیسائیں جو این سی سی۔ کی شرکت سے باہر ہیں شامل ہوں گی۔

تمام دُنیا میں کلیسیائی اتحاد کی ایک لہر پھر اُٹھ رہی ہے۔ یو۔ ایس۔ اے میں بہت سی صوبائی چرچ کونسل ختم ہو چکی ہیں۔ چرچ کی نئی نئی کانفرنس قائم کی گئی ہیں جن میں رومن کیتھولک اور قدیم یونانی کلیسائیں شامل ہیں۔

رومن کیتھولک کلیسیا۔

رومن کیتھولک کلیسیا نے چوتھی اور پانچویں صدی میں جو لیو کو پوپ کا لقب دیا گیا خوب ترقی کی۔ اس کے بعد رُوم میں اس کا محل وٹیکن (VATICAN) تعمیر کیا گیا اور یہی آج رومی کلیسیا کا صدر مُقام ہے۔

وٹیکن شہر کا رقبہ صرف ۱۰۸٫۷ ایکڑ ہے اور یہاں ۵۳۰ سے کم افراد مقیم ہیں لیکن یہ دُنیا کے ۶۹۰ ملین (۶۹ کروڑ) سے زائد لوگوں کے اوپر حکومت کرتے ہیں۔ تمام دُنیا میں وٹیکن کی دولت کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جاسکتا حالانکہ لندن کے ماہر معاشیات نے ۱۹۶۴ء میں اس کا تخمینہ ۵.۶۸ بلین ڈالر (۶۱ ارب روپیہ) لگایا تھا۔

یہ ظاہر ہے کہ اس میں ویٹیکن چرچ کی عمارتوں کی قیمت شامل نہیں ہے۔ یہاں بے مثل صنعت گری اور قدیم زمانے کے نوادرات کے نمونے موجود ہیں۔ ان کی قیمت کا اندازہ بھی کئی بلین ڈالر ہے۔

ویٹکن سیاسی اعتبار سے بھی بہت طاقتور ہے اور دُنیا کے بہترین سیاسی سُوجھ بُوجھ رکھنے والے دارالخلافوں میں سے ایک ہے۔

دیگر ممالک کے سیاسی سفیروں کی طرح یہاں کے سفیر بھی دوسرے مقامات پر مُقیم ہیں اور تمام دُنیا میں ایک ہزار سے زیادہ بشپ پھیلے ہوئے ہیں۔ وُہ ویٹکن کو ہر اُس بات کی اطلاع دیتے رہتے ہیں جو اُن کے علاقہ میں ہو رہی ہے۔ خواہ وُہ معاشیات سے متعلق ہو یا بازار کے نرخوں سے۔ وغیرہم۔

کرسچین ڈیموکریٹک (CHRISTIAN DEMOCRATIC) پارٹی جس نے ۱۹۶۴ء سے رُوم پر حکومت کی وُہ ویٹکن کے رُوپے سے تخلیق کی گئی تھی۔ مشترک بازار کے نو ملکوں کو متحد کرنے میں رُومن کیتھولک کلیسیا کا بہت اہم کردار ہے اور یہ یورپ کی سیاسی زندگی میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

جرمنی میں سی۔ ڈی۔ یو (C.D.U) پارٹی کی سرپرستی کرتا ہے اسکے علاوہ فرانس کی ایم۔ آر۔ پی (M.R.P) کرسچین ڈیموکریٹک پارٹی بلجیم اور نیدرلینڈ میں عوامی کیتھولک پارٹی (PEOPLES CATHOLIC PARTY) کی بھی سرپرستی کرتا ہے۔

نو ممالک میں رُوم کی مکمل اکثریت ہے۔

رومن کیتھولک کلیسیا کا صدر اور ویٹکن سلطنت کا صدر پال ششم (POPE PAUL VI) اس کے بہت سے خطابات ہیں جس میں عالمگیر کلیسیا

کا اعلیٰ پونٹی فکس میکسیی سی بھی شامل ہے۔ اسکے علاوہ مقدس پاپ، اٹلی کا سرتاج۔
آرک بشپ۔ آف روم سلطنت کا میٹرو پالیٹن، وہ تین تاج پہنتا ہے جن پر یہ الفاظ
کندہ ہیں۔ وِکاروس فِلی ڈی (VICARVIS FILEEI DEI) اس کا مطلب ہے
خدا کے بیٹے کا عیوض۔ رُومن کلیسیا درحقیقت یہ دعویٰ کر سکتی ہے کہ اس نے قدیم
بابل کے غیبی مذہب کو اپنا لیا ہے۔ کیونکہ تقریباً دُنیا کے ہر کیتھولک ادارے میں آپ کو
مریم کا مجسمہ ملے گا جس کو کلیسیا آسمان کی ملکہ۔ خدا کی ماں۔ کلیسیا کی ماں اور دُنیا
کی ملکہ کہتی ہے اسکے برعکس بائیبل مسیح کی والدہ میری کو اس قسم کا کوئی خطاب نہیں دیتی۔

۱۹۷۲ء کے آغاز میں کینٹربری کے آرک بشپ مائیکل ریمز نے MICHAIL-
(RAMSEY) نے جو برطانیہ کے اینگلیکن لوگوں کا رُوحانی لیڈر رہے مان ہاٹن
(MAN HATTAN) کے رومن کیتھولک چرچ سینٹ پیٹرک میں واعظ کرکے واعظوں
کی ایک نئی تاریخ قائم کر دی ہے۔ اس عبادت میں کیتھولک کلیسیا کا ٹیرنس کارڈائینل کک
(TERENCE CORDINAL COOK) اور آرک بشپ لاکو وس
(LAKOVOS) جو قدیم یونانی کلیسیا برائے جنوبی و شمالی امریکہ شامل ہوئے
آرک بشپ لے گیا۔

"مجھے وہ دن نظر آرہا ہے جب دُنیا کے تمام مسیحی پوپ کو دُنیا کے ایک عالمگیر
کلیسیا کا صدر بشپ تسلیم کر لیں گے یہی آرک بشپ ریمز ے جو ڈبلیو سی سی کا ایک صدر رہے
۱۹۶۶ء میں پوپ سے ملنے کے لئے گیا۔ اس کی کوشش تھی کہ رُوم کی از سرِ نو تعمیر کی جائے
اسکے علاوہ بجز سابق صدر جافرے فشر "GEOFFREY FISHER" کینٹربری کا کوئی
آرک بشپ ۱۳۹۷ء سے پوپ سے ملنے کے لئے نہیں گیا تھا۔ بہت عرصہ پہلے ہنری ہشتم رُوم

سے علیحدہ ہوگیا تھا۔ کینٹربری نے پوپ سے مسیح میں عزیز بھائی کہہ کر خطاب کیا تھا۔ اس کا خاص نقطہ یہ تھا کہ دُنیا ہم مسیحیوں کو قابلِ غور طریقہ پر اتحاد کی جانب ترقی کرتے دیکھتی رہے۔ اسی وجہ سے وہ ہمارے ذریعہ سے خدا کے امن کے پیغام کی منادی کو قبول کریگی

پوپ پال نے اس کا جواب دیتے ہوئے اپنے خطاب میں اس ملاقات کو عزت افتخار اور محبت کے اس شکستہ پُل کی از سرِ نو تعمیر بتایا جو صدیوں پیشتر کینٹربری اور رُوم کے درمیان منقطع ہو چکا تھا۔ دونوں ہادیوں نے امن کا بوسہ لیکر اور آپس میں بغلگیر ہو کر اس علامتی صلح پر مہر ثبت کر دی تھی۔ اس وقت اینگلیکن بشپ اور کینٹربری کے پادریوں کے گروہ نے جُھک کر پوپ کی انگشتری کو بوسہ دیا۔

جون ۱۹۶۹ء میں پوپ پال ششتم غیر رسمی طور پر ڈبلو۔سی۔سی کے صدر مُقام جنیوا میں برادرانہ مُلاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ حالاں کہ اِس سے قبل ایک رومن کیتھولک پادری کو ڈبلو۔سی۔سی کے استقبالیہ میں شرکت کرنے کی وجہ سے ویٹیکن کی طرف سے سخت زجر و توبیخ کی گئی تھی۔

ڈاکٹر یوجین بلیک (Dr. EUGENE BLAKE) نے پوپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے اس مُلاقات کی تاریخی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آپ کی تشریف آوری دُنیا میں اس بات کا اعلان کرتی ہے کہ یہ تحریکِ اتحاد ہر وقت گہری اور وسیع ہوتی جارہی ہے۔ اس مسیحی کلیسیا کا از سرِ نو احیا ہو رہا ہے۔ پوپ نے اس کونسل کی بہت زیادہ تعریف کی اور کہا کہ مسیح کے لوگ تمام دُنیا میں منتشر ہو چکے تھے یہ تحریک اُن کے لئے عجیب و غریب قابلِ تحسین قدم ہے۔

دسمبر ۱۹۷۵ء میں پوپ پال نے مشرقی قدامت پسند کلیسیا۔

(EASTERN ORTHODOX CHURCH) کے نمائندے کے سامنے جھک کر اسکے پیروں کو بوسہ دیا ان کے اس عمل سے رومن کیتھولک کلیسیا کے تمام سر برآوردہ لوگ حیرت میں پڑ گئے۔ پوپ نے یہ حرکت قسطنطنیہ (CONSTANTINOPLE) کے آرچ بشپ کے اس خط کے جواب میں کی تھی جس میں اُس نے پوپ کے اختیار کو بہت پُرزور الفاظ میں تسلیم کیا تھا اور ایک کمیٹی کی تشکیل کا اعلان کیا تھا جو رومن کیتھولک کلیسیا کے ساتھ بات چیت کی راہ ہموار کرے گی۔

پوپ جان پال دوم جو کمیونسٹ ممالک سے (پولینڈ) ۱۹۷۸ء میں پہلا بشپ ہوا ہے اُس نے اپنے افتتاحی خطبہ میں ایک عالمگیر کلیسیا کی تشکیل کی کوشش کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور پُر امّید لہجے میں اس نے کہا کہ اس مشترک کوشش کے لئے شکریہ۔ ہم دوسرے مسیحیوں کے ساتھ مکمل اتحاد میں شریک ہوجائینگے۔

کنیٹربری کے آرچ بشپ ڈاکٹر ڈونلڈ کوجن نے پوپ پال دوم کی تخت نشینی کے موقع پر شرکت کرتے ہوئے کہا کہ میں اس بات کا خواہشمند ہوں کہ دونوں کلیسیاؤں میں اتحاد کے سلسلے میں ترقی کریں۔

آجکل تمام دُنیا میں ایک عالمگیر متحد کلیسیاہ بنانے کی لہر اُٹھ رہی ہے لیکن بد قسمتی سے منحرف کلیسیا جو عظیم بابل زمین کی فاحشہ و بدکاریوں کی ماں ہے وجود میں آرہی ہے۔

ویٹیکن سلطنت ڈبلو۔سی۔سی، اور دیگر کلیسیاؤں کے درمیان اتحاد تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ رُوم اور جنیوا میں سماجی فلاح و قیام امن کے لئے ایک متحدہ کمیٹی بنائی۔ متحدہ کام کرنے والا ایک گروپ بھی ہے جو اس قسم کے مشترک معاملات

پر غور کر رہا ہے۔ جیسے کہ مخلوط شادیاں۔ عالمگیر رسل و رسائل کے مسئلے۔ تبلیغ مذہب اور انجیل کا مُستند ہونا۔

اتحاد کے لئے مقامی سطح پر بھی دیگر بے شمار کوششیں جاری ہیں جن میں صرف ایک پہلو یہ ہے کہ بائیبل کے سینکڑوں متحدہ ترجمے دُنیا کے مختلف ممالک میں فروغ پا رہے ہیں۔

کیتھولک علم اُلہیات کے ماننے والے پُوری طور پر ڈبلیو سی سی کے اعتقادات اور دیگر رسُومات کی تحریک میں حصّہ لے رہے ہیں۔

رُومی کلیسیا اور ڈبلیو سی سی دونوں کے باہر لوگوں کی ایک اور مجلس مُوجود ہے جو ایمانداروں کی جماعت ہے۔ دراصل وہی اس کلیسیا کے شریک ہیں جن کو مسیح نے اپنی کلیسیا کہا ہے۔ یہ لوگ صرف مسیح کو اس کلیسیا کا ہادی تسلیم کرتے ہیں۔ وہ کسی دُوسری کلیسیا کے شریک نہیں ہیں۔ یہ لوگ ہر جماعت میں موجود ہیں۔ اور یسوع مسیح کو پیار کرتے ہیں۔ اسکے الفاظ پر اپنی زندگی اور ایمان کی بُنیاد رکھتے ہیں۔

کمیونسٹ ممالک میں ان کے اُوپر ظلم اور تشدّد کیا جاتا ہے ان میں بہت سے لوگ جیل میں مُقید ہیں۔ تمام دُنیا میں وہ خدا کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں قوموں کو انجیل کی خوشخبری سُناتے ہیں۔ مسیح کے خلاف ہونے والی تمام سازشوں سے علیٰحدہ رہتے ہیں اور دُنیا میں متحد ہونے والی ایک عالمگیر کلیسیا سے بھی درگذر کرتے ہیں کیونکہ یہ باغی بابُل کی ترقی ہے جس کا مقصد مذہبی اور سیاسی اعتبار سے طاقت حاصل کرنا ہے۔ مسیح پر ایمان رکھنے والے عالمگیر متحدہ کلیسیا سے علیٰحدگی اختیار کرنے والے

ان لوگوں کو شدید مخالفت اور ایذا رسانی سے مُقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ وہ لوگ اس کے مُقابلہ میں مسیح کا وفادار رہنا زیادہ بہتر سمجھتے ہیں بمقابلہ اس باغی وگمُراہ مسیحیت کو خوش کرنے کے۔

پڑھنے والے جو حقیقت میں مسیح کی تقلید کرنا چاہتے ہیں مگر وہ رُومی کلیسیا یا اس اتّحاد کی تحریک کے درمیان پھنس گئے ہیں، ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ خود کو اُن سے علیحدہ کر لیجئے۔ یہ بات نہ صرف ہم بلکہ یسوع مسیح بھی یہی چاہتا ہے کہ میرے لوگ اس میں سے باہر نکل آئیں۔

"اے میری اُمّت کے لوگو اس میں سے نکل آؤ تاکہ تم اس کے گناہوں میں شریک نہ ہو اور اس کی آفتوں میں سے کوئی تم پر نہ آ جائے۔ کیونکہ اس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں اور اس کی بدکاریاں خدا کو یاد آ گئی ہیں۔"

مکاشفہ ۱۸: ۴-۵

مذہبی بابل کا انجام صاف ظاہر ہے کہ اس کو ایّامِ قہر میں چھوڑ دیا جائے گا۔ اسی حیوان کے ہاتھوں برباد کر دیا جائے گا جس کو طاقتور بنانے میں یہ اس کی امداد کرے گا۔

مُطلق العُنان حکمران کی طرف

"اور اسے یہ اختیار دیا گیا (حیوان کو) کہ مقدسوں سے لڑے اور ان پر غالب آئے اور اسے ہر قبیلہ اور اُمّت اور اہلِ زبان اور قوم پر اختیار دیا گیا۔

اور اس نے سب چھوٹے بڑوں، دولتمندوں اور غریبوں آزادوں اور غلاموں کے داہنے ہاتھ یا ان کے ماتھے پر ایک ایک چھاپ کرادی تاکہ اس کے سوا جس پر نشان یعنی اس حیوان کا نام یا اس کے نام کا عدد ہو اور کوئی خرید و فروخت نہ کرسکے اور اس کا عدد ۶۶۶ ہے۔"

مکاشفہ ۱۳: ۷، ۱۶-۱۸

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ رومن سلطنت کے از سرِ نو احیاء کے بعد یہ حیوان (مخالف مسیح) تمام دُنیا پر تسلّط کرے گا۔ اسکے عہدِ سلطنت میں تمام دنیا ایک ہی حکم اُسکے ماتحت ہوجائے گی۔ موجودہ ترقی یافتہ دنیا میں یہ بات ناقابلِ اعتبار

معلوم ہوتی ہے کہ کبھی دُنیا میں ایسی حالت پیدا ہو سکتی ہے لیکن واقعات کچھ اس طرح پر رونما ہو رہے ہیں جن کو دیکھ کر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ساری دُنیا ایک ڈکٹیٹر کے ماتحت ہو جائے گی۔

صدیوں سے پہلے سے لوگ دُنیا بھر کے لئے ایک عالمگیر حکومت بنانے کی تدبیر کر رہے ہیں۔ موجودہ دور میں یہ تجویز ترقی کر رہی ہے اب کانوں میں ایک نئے بین الاقوامی قانون کی آواز آنے لگی ہے دنیا کے متحدہ محاذ کے حامیوں کی جانب سے ایک نئے سکے کے طریقے رائج کرنے کی تجویز کی جا رہی ہے۔ اور ایک نئی بین الاقوامی تنظیم قائم کی جا رہی ہے۔

اقوام متحدہ (UNITED NATION) اس ایک دُنیا کے خواب کی نشان دہی کرتی ہے۔ اس کا مقصد دُنیا میں ایک حکومت قائم کرنا ہے۔ کمیونسٹ لیڈر بھی دُنیا بھر کے لئے ایک ہی طریقہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یو۔ ایس۔ اے اور دیگر مغربی اقوام کے لیڈر بھی ایک عالمگیر حکومت قائم کرنے کے لئے متفق ہیں۔

آر۔ آر۔ دیواکر (R.R.DIWAKAR) نے جو گاندھی امن کی بنیاد (GANDHI PEACE FOUNDATION) کے صدر ہیں حال ہی میں کہا ہے کہ صرف ہندوستان ایک ایسا واحد ملک ہے جو جنگ سے پاک سرکار اور ایک عالمگیر گورنمنٹ کے لئے کام کرنے کے لئے موزوں ہو سکتا ہے۔

عرصہ دراز سے انسانوں کے باہمی تعلقات بدل رہے ہیں اور آج بھی تبدیل ہو کر اتحاد کی جانب بڑھ رہے ہیں۔

جولائی ۱۹۶۳ء میں تمام دُنیا کے پانچ صد وکیلوں نے قانون کے ذریعہ عالمی امن

حاصل کرنے کے لئے ایتھنس میں منعقدہ ایک کانفرنس میں شرکت کی اس کانفرنس میں کہا گیا کہ وکیلوں کے لئے اب یہ بات بہت ضروری ہو گئی ہے کہ وہ ایک عالمی قانونی مجلس کا قیام عمل میں لائیں بخلاف اس کے وہ مقامی قانونی طریقوں کو فروغ دیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یو۔ این۔ او کے ماتحت ایک عالمی قانون موجود ہے۔ دُنیا کے بہت سے راہ نما اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ان نئی نسل کو نیوکلر جنگ سے محفوظ رکھنے کے لئے صرف ایک ہی طریقہ ہے، وُہ یہ کہ تمام جنگی آلات کو صرف ایک مرکزی طاقت کے تحت رکھا جائے اور تمام فوجی طاقتوں کو متحد کر کے دُنیا بھر کے لئے ایک مشترک فوج بنا دی جائے اس فوج کی تجویز یو۔ این۔ او کے سابق جنرل سیکرٹری یوتھانٹ نے کی تھی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بظاہر ایک عالمگیر حکومت بنانے کی ضرورت کے لئے بہت سی دلیلیں پیش کی جا رہی ہیں مثلاً دُنیا کو نیوکلر جنگ کے امکانات سے بچانے کے لئے۔ دنیا کو کثیف ماحول سے بچانے کے لئے۔ قوت کی کمی کا حل نکالنے کے لئے اور دنیا میں پھیلتے ہوئے قحط کو روکنے کے لئے۔

برسوں سے دولتمند ممالک کی طاقتیں ایک عالمگیر حکومت کے نظریے کے تحت دوسرے ملکوں کی مالی حالت کو تباہ کر رہی ہیں۔

یہ ممالک آجکل اکثریت کی نمائندگی کرتے ہیں لیکن ان کا گروپ خفیہ طور پر دُنیا بھر میں ایک حکومت قائم کرنے کے خواب کو جلد پورا کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تمام دُنیا پر حکومت کرنے

کی خواہش رکھتے ہیں۔ زمانہ قدیم میں بھی بخوکد نظر۔ سکندر۔ ہٹلر۔ وغیرہ نے بھی یہی خواہش کی تھی۔ عالمگیر بنک کا کاروبار کرنے والوں اور عالمگیر معاشی طاقتوں نے ۱۹۴۴ء میں ایک عالمگیر بنک قائم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے IMF (آئی۔ ایم۔ ایف) کی حدود میں سونے کا ایک ذخیرہ بنایا گیا تھا۔ اس میں یو۔ ایس۔ اے۔ یو۔ کے۔ بیلجیم، نیدرلینڈ، فرانس۔ اٹلی جرمن، سوئیٹرن۔ کینیڈا۔ جاپان نے دنیا کی معاشی تشکیل کے لئے خاص طور پر آواز بلند کی تھی۔

۱۹۶۷ء میں آئی ایم ایف نے موجودہ رائج سکّے کے عیوض ایس۔ ڈی آر (S.D.R.) (روپیہ حاصل کرنے کے خاص حقوق) کا طریقہ رائج کرنے کی سفارش کی تھی۔ اسکی وجہ یہ بتائی گئی تھی کہ موجودہ سکّے کا چلن اس زمانے کے مطابق نہیں رہا۔ ایس۔ ڈی۔ آر کو کاغذی سونے کا نام دیا جاتا ہے لیکن یہ نہ تو سونا ہے نہ کاغذ۔ ایس۔ ڈی۔ آر حساب کی کتابوں میں محض گنتیاں ہیں جو اراکین ممالک کے جمع کئے ہوئے روپیہ کا نمبر ہے۔ ایس۔ ڈی آر عالمگیر تجارت کے لئے استعمال ہوتا ہے اسمیں روپیہ کا کوئی استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔ محض شرکار کے حساب میں خرچ یا جمع کا اندراج کر دیا جاتا ہے۔

۱۹۷۶ء میں آئی۔ ایم۔ الیف نے اعلان کیا تھا کہ سونے کی جگہ ایس ڈی آر رائج کیا جائے گا جو بحیت فنڈ کی طرح سمجھا جائے گا۔ اسوقت سے آئی۔ ایم۔ الیف اپنا سونے کا ذخیرہ نیلام کر رہا ہے۔

ایس۔ ڈی۔ آر کا طریقہ نئے معاشی طریقے کی بنیاد ہے جو مستقبل قریب میں

تمام دنیا میں رائج ہو جائے گا ۔ اور جو کچھ اس وقت آئی ایم ایف میں ہو رہا ہے وہ قومی اور شخصی طریقے پر بھی عمل میں آجائے گا ۔ یعنی اس نئے طریقے کو عمل میں لانے کے لئے ہر شخص کا ایک ذاتی نمبر ہوگا (یہ ۱۸ عدد کے تین ترتیب میں چھ ہوں گے ۔ شلاً ۶۴۳۹۷۸ - ۷۱۱۲۹۸ - ۶۶۳۵۱)

آنے والے مخالفِ مسیح کے شمار کا بھی یہی طریقہ ہوگا جس کا عدد ۶۶۶ ہے ۔ یو ۔ ایس ۔ اے ۔ کینیڈا اور یورپ کے کئی ممالک نے اس عدد کے طریقے پر کام شروع کر دیا ہے ۔ یا شروع کرنے کی تیاری کر رہے ہیں ۔

چونکہ لوگ آسانی سے اتنی بڑی گنتی یاد نہیں رکھ سکتے علاوہ ازیں ان کا کارڈ نمبر گم ہو سکتا ہے اسلئے تجویز ہے کہ دکھائی نہ دینے والا عدد آدمی کی پیشانی یا ہاتھ پر گود دیا جائے گا یہ عدد آنکھ سے دکھائی نہیں دے گا بلکہ کمپیوٹر میں لگی ہوئی ایک کرن کے ذریعے سے دکھائی دے گا ۔ ہر شخص کا ایس ڈی آر حساب کمپیوٹر بنک کے ذریعے رکھا جائے گا ۔ جو ہر ملک میں مختلف مقامات پر مل سکے گا ۔ اس کو لوگوں کے ٹیلیفون یا مقامی کمپیوٹر ٹیلی فون سے ملا دیا جائے گا ۔

کمپیوٹر عجیب و غریب مشین ہے جو مشکل مسائل کو لمحوں میں حل کر دیتی ہے وہ ایک لمحہ میں کروڑوں کا حساب کر سکتی ہے ۔ اور زندگی بھر کی تمام یادیں اور اطلاعات محفوظ رکھ سکتی ہے ۔

ہر شخص کی دولت ایس ۔ ڈی ۔ آر میں بدل دی جائے گی اور اسکے حساب کھاتے میں جمع کر دی جائے گی اسکے بعد تمام سکے " (کاغذی اور دھاتوں کے) منسوخ کر دیئے جائیں گے اس طرح راتوں رات تمام سکّہ بے مصرف شے ہو جائے گی

دولت مند جن کے پاس کالا دھن ہے یا جنھوں نے روپیہ کو دفن کر رکھا ہے یا سونے میں تبدیل کر رکھا ہے ان کو زبردست دھکّا پہونچے گا۔ سونا ایک معمولی چیز ہو کر رہ جائے گا۔ اسکے اثر سے بہت سے لوگ خودکشی کر لیں گے یہ آئندہ دس برسوں میں ہو جانے کی اُمید ہے۔ اس طرح دولت مندوں کے متعلق کی ہوئی پیشینگوئی پوری ہوگی۔

"اے دولتمندو ذرا سُنو! تم اپنی مصیبتوں پر جو آنیوالی ہیں روؤ اور واویلا کرو۔ تمہارا مال بگڑ گیا ہے اور تمہاری پوشاکوں کو کیڑا کھا گیا ہے۔ تمہارے سونے چاندی کو زنگ لگ گیا ہے۔ اور وہ زنگ تم پر گواہی دے گا اور آگ کی طرح تمہارا گوشت کھائے گا۔ تم نے آخیر زمانے میں خزانہ جمع کیا ہے۔

یعقوب ۵: ۱-۳"

مسیح کو ماننے والوں کے لئے اس زمانہ میں مسیح کا یہ حکم بہت اہمیت رکھتا ہے "اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے۔ اور جہاں چور نقب لگاتے اور چُراتے ہیں بلکہ اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ اور نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چُراتے ہیں"۔

متی ۶-۱۹-۲۰-

اب موقع ہے آپ اپنی دُنیاوی دولت کو روحانی دولت میں تبدیل کرلیں اور اپنے مال وزر کو مسیح کی بادشاہی کے استعمال کے لئے مخصوص کردیں اس مخالف مسیح کے استعمال کے لئے بچا کر نہ رکھیئے۔ نئے معاشی طریقہ کی ضرورت کو عالمگیر تجارت کے لئے بتایا جاتا ہے۔ جو اسوقت چار سو بلین ڈالر سالانہ سے زائد ہے اس نئے طریقے میں بہت سے فائدے ہوسکتے ہیں لیکن ایک بات یقینی ہے کہ آخر میں یہ تمام دُنیا پر قابو حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ یہ بات آسانی سے سمجھی جاسکتی ہے کہ جب یہ حیوان دُنیا کا حکمراں ہوگا اور عالمی کمپیوٹر بنک اس کے ہاتھ میں ہوگا تو وہ بہت آسانی کے ساتھ ہر شخص کو اپنے ماتحت کرلے گا۔ اور ان کی خرید و فروخت پر پورا اختیار رکھے گا۔ ان کے سماجی مشاغل طبی امداد حاصل کرنے اور دیگر سماجی امور سب اس کی اجازت سے عمل میں آئیں گے آجکل دُنیا اسی حکمراں کی طرف دوڑ رہی ہے۔

کچھ مُدبّر نیک نیت کے ساتھ ایک عالمگیر حکومت کی طرفداری کررہے ہیں ان کے خیال میں اس طریقے سے دُنیا بہتر ہو جائے گی۔

دوسری جانب دیگر رہنما اس بات سے خائف ہیں کہ عالمگیر بالی طاقت ہر چیز پر قبضہ کرلے گی۔ لیکن اس کی روک تھام کے لئے وہ کچھ کر نہیں سکتے کیونکہ سب کو اس ایک عالمی جال میں پھانسا جا رہا ہے یہ تجویز کافی آگے بڑھ چکی ہے اور دُنیا مالی حصار میں گرفتار ہو چکی ہے۔ ۱۹۷۶ء میں امریکہ کے سینکڑوں کانگریسیوں اور اسمبلی کے ممبران نے آپسی انحصار کے معاہدہ (INTER DEPENDENCE) پر دستخط کئے جس کے تحت یو۔ ایس۔ اے کی حکومت ایک

عالمی حکومت میں مدغم ہو جائے گی۔ یہ کوئی نیا منصوبہ نہیں ہے۔

۱۶ مئی ۱۹۶۰ء میں برٹش پارلیمنٹ نے ایک سفید کاغذ جاری کیا تھا

جس میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ سرکار اعلیٰ (HIS MAJESTY GOVERNOMENT)

اپنے مکمل اختیارات دُنیا کی ایک نئی عالمگیر حکومت کے ہاتھوں سونپ دینے کو تیار ہے

اگر وہ بن سکے۔

اُسی وقت یو۔ایس۔اے اور اٹلی نے بھی اسی قسم کے اعلانات کئے

تھے۔ اس وقت سے ابتک کم از کم نو حکومتیں اسی قسم کے اعلانات کر چکی ہیں۔

ایک عالمگیر عدالت بنانے کی تجویز ہے جو یو۔این۔او سے تمام مال وزر

و جائیداد لے لے اور ایک سماجی طریقہ (سوشلسٹ) قائم کرے۔

یو۔ایس۔اے کی میگزین اندرونی اطلاعات (INSIDE INFORMATION)

اس تجویز کا انکشاف کیا ہے جو زیر غور ہے کہ ایک عالمگیر ملازمت کا طریقہ قائم کیا

جائے (UNIVERSAL PUBLIC SERVICE SYSTEM) یہ طریقہ بالخصوص

نوجوانوں پر اثر ڈالنے اور ان کو سماجی عالمگیر۔ معاشیات، بمود قومی موافقت۔

ذاتی یگانگت اور دہریت کی تعلیم دینے کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

یہ شدید قسم کا جذبہ حب الوطنی رکھنے والوں کے دماغوں کو تبدیل

کرنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ یہ قدامت پرست مسیحیوں اور ایک عالمگیر حکومت

کے مخالفوں کے دماغوں کو صحیح کرے گا۔

مکاشفہ ۱۳ باب کی پیشنگوئی کے مطابق ایام مصائب میں تمام دُنیا ایک

حکمران کے تابع ہوگی۔

مخالف مسیح ایسا سنگدل و جابر ہوگا جیسا کہ دُنیا نے معہ ہٹلر آج تک نہیں دیکھا۔ بائیبل کہتی ہے کہ یہ اپنے طریقے کا پہلا ہوگا اور ساڑھے تین برس تک تشدد کی حکومت قائم رکھے گا۔ خوفناک بات تو یہ ہے کہ آجکل دُنیا کے واقعات کے پیچھے عالمگیر بنک والوں کے پیچھے۔ یو۔این او کے پیچھے۔ دولت مندوں کے پیچھے کمیونسٹوں کے پیچھے۔ بڑھتی ہوئی بُرائی کے پیچھے اور مخالفِ مسیح کے ظہور کے پیچھے ایک دغاباز شخصیت ہے۔ ایک ہی شخصیت ان سب کا دماغ ہے اور طاقت ہے وہ ان تمام لوگوں کو شطرنج کے مہروں کی طرح استعمال کرتا ہے یہ شخصیت نہ صرف بنیک والوں کو ترغیب دیتا ہے بلکہ ایک طرف وہ کمیونسٹوں کو ہوا دے رہا ہے دوسری جانب اخلاق سوز مواد شائع کرنے کی ترغیب دے رہا ہے وہ ہر ممکن چیز کو اپنے فائدے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ وہ نیوکلر اسلاح اور دیگر خوفناک ہتھیاروں کے بنانے کے پیچھے ہے۔ وہ جرائم کے اضافے اور نشیلی دواؤں کے استعمال کے پیچھے ہے۔ جادوگری اور جھوٹے فرقے اور مذاہب رائج کرنے کے پیچھے ہے۔ آپ دریافت کریں گے کہ ایک شخص یہ سب کچھ کیسے کر سکتا ہے۔ آخر وہ شخص ہے کون؟ یہ اور کوئی نہیں بلکہ خود شیطان مجسّم ہے۔ یہ اُسی کی سازش ہے۔ موجودہ جرائم کے اضافے کے پیچھے وہی ہے اس کا یہ منصوبہ کوئی نیا نہیں ہے صدیوں پہلے سے وہ یہ کام انجام دے رہا ہے۔ اور اپنے منصوبے کے مُطابق عالمگیر نظریے رکھنے والے بڑے بڑے لوگوں کی رہنمائی کر رہا ہے اور اس کے پس پردہ وہ لوگوں کو دھوکے دے رہا ہے تاکہ لوگ اس کی پرستش کریں ایک عالمی حکومت شیطان کی اس خواہش کو پورا کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔

یہ بات کس طرح ممکن ہوگی جبکہ ہم دُنیا میں مختلف قسم کے نظریے دیکھتے ہیں۔ یہ بات تیسری عالمگیر جنگ کے بعد ہوگی جس کے متعلق میرا ایمان ہے کہ ایام مصائب کے آغاز میں ہوگی جس طرح دوسری جنگِ عظیم کے بعد یو۔ این او کی تشکیل عمل میں آئی تھی۔ اس طرح تیسری عالمی جنگ کے بعد ایک عالمگیر حکومت قائم کی جائے گی اگر دُنیا ایک حکمران کی حکومت کی مخالفت نہ کرے گی اور ایک آواز ہو کر ایک حکومت کے ماتحتوں پر لعنت نہ بھیجے گی تو مستقبل قریب میں دُنیا کی حالت بہت ابتر ہو جائے گی۔

تاریخ کے اس موجودہ دَور میں خدا شیطان کو مہلت دے رہا ہے کہ وہ اپنا منصوبہ پورا کرے۔ لیکن جب مسیح اپنے جلال اور قوّت کے ساتھ آئے گا تو خدا شیطان اور اس کی شیطانیت کو نیست و نابود کر دے گا۔

دیکھئے ۲ تھسلنیکیوں ۲: ۸۔ اور ۱: ۵۔ ۱۰

مکاشفہ 19: 11-21 ۲۰: ۱-۳

چند عالمگیر انجمنیں

یو۔ این۔ بچوں کا فنڈ

یو این تجارتی ترقی کانفرنس

یو۔ این مہاجرین کمیشن

یو۔ این۔ انسانی مسائل سلجھاؤ کاؤنسل

یو۔ این آبادکاری فنڈ
عالمی معاشی کانفرنس
قانون کے ذریعہ عالمی امن
نشیلی دواؤں کی روک تھام
خواب آور دوا کے عالمی ذخیرہ کا فنڈ
خواب آور دواؤں کی تقسیم
عالمی موت کا اعلان
تجارت کے متعلق معاہدے
عالمی معدنی انجمن
عالمی مزدور انجمن
عالمی رسل و رسائل انجمن
عالمی مالی فنڈ
عالمی تعلیمی اور سائنس انجمن
عالمی بنک
عالمی عدالت
عالمی غذائی بنک
عالمی آنکھوں کا بنک
ایٹمی قوتی کمیشن
ایشیا اور مشرق بعید کا کمیشن

آباد کاری اور آرام کا انتظام
دوبارہ بساؤ اور ترقی کا بنک
مُلکی ہوائی جہاز
عالمی نگہداشت کا کمیشن

※

فوری مُستقبل

"اس طرح جب تم ان سب باتوں کو دیکھو تو جان لو کہ وہ نزدیک بلکہ دروازے پر ہے۔"
متی ۲۴ : ۳۳

"اور اس کا انجام گویا طوفان کے ساتھ ہوگا اور آخر تک لڑائی رہے گی اور بربادی مقرر ہو چکی ہے۔"
دانی ایل ۹ : ۲۶

ہم کو امید ہے کہ گزشتہ صفحات میں جو حالات بیان کئے ہیں وہ مستقبل قریب میں اور بھی اثر ہو جائیں گے۔ سیاسی و مذہبی تحریکیں و فیڈریشن مزید وسیع ہو جائیں گے تمام دُنیا میں ایک عالمی کلیسیا قائم کرنے کی کوشش جاری رہے گی۔ پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں میں اتحاد قائم ہو جائے گا۔ آخر میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کلیسیائیں متحد ہو جائیں گے

مذہب سے گمراہی بہت زیادہ ہو جائے گی۔ اور اس میں ترقی ہوتی رہے گی۔ بائیبل میں ردّوبدل اور کمی بیشی کی جائے گی۔ بائیبل کے نئے نئے ترجمے اصلیت کو بدل دیں گے۔ اور مفہوم کو تبدیل کر دیں گے بہت سے مبلّغ اور مبصّر کئی قسم کے اتحاد میں شامل ہو جائیں گے اور خدا کے کلام کو نظر انداز کر کے ان متحدہ تحریکوں سے متفق ہو جائیں گے دُنیا کی حالت بد سے بدتر ہو جائے گی۔

زلزلے۔ بھونچال۔ وبائیں۔ کثافت۔ آبادی اور قحط میں اضافہ ہو جائے گا دنیا میں بدچلنی سدوم عمورہ کی طرح ہو جائے گی۔ فحاشی۔ زناکاری اور ہم جنسی شہوت کی کوئی حد نہ رہے گی۔ اوقات کا تعین نہ رہے گا۔ لوگ عیش و عشرت کی تلاش کے لئے اور اپنے تحفظ کے لئے اِدھر اُدھر بھاگیں گے۔

بہت جلدی اتنے بڑے بڑے جہاز بنائے جائیں گے جو بیک وقت اکہزار مُسافروں کو لے جا سکیں گے شیطان کا سیاہ طلسم، جادُو۔ ٹونا۔ ارواح پرستی بکثرت پیدا ہو جائے گی۔ نشیلی اشیاء کا استعمال قوت مردمی کو ختم کر دے گا۔ یہ باتیں ایشیا۔ افریقہ اور مغربی ممالک میں زیادتی کے ساتھ ہوں گی

ہر ہفتہ بے شمار لوگ بھُوک سے ہلاک ہو جائیں گے اور ہزاروں اچھی خوراک نہ ملنے سے مر جائیں گے۔ غذائی بلوے۔ مذہبی جھگڑے۔ مزدوروں کی ہڑتالیں اور نوجوانوں کی بغاوتیں اس طرح ہوں گی جیسی کہ کبھی دیکھنے میں نہیں آئیں بہت جگہوں میں قانون اور ضابطہ بالکل ختم ہو جائے گا۔ ظلم و تشدد میں انتہا ہو جائے گی۔ لوگ ہر بات اپنی مرضی کے مُطابق کرنا پسند کریں گے۔ فوجی و اسلاحی مصارف انتہا کو پہنچ جائیں گے۔ جنگوں میں اضافہ ہو جائے گا۔ روئے زمین پر نئے نئے قسم کے فسادات برپا ہوں گے

بہت سے ممالک کمیونسٹ ہو جائیں گے۔ نیوکلیر کی فضائی دوڑ اور بہت زیادہ تیز اور خوفناک ہو جائے گی۔ آدمی اپنے علم کی ترقی کے ساتھ ساتھ مغرور ہو جائے گا اور خیال کرے گا کہ وہ اپنے ماحول پر اختیار رکھتا ہے لیکن اُس کو نئے نئے مسائل کا مُقابلہ کرنا پڑے گا۔ نئے نئے مرض۔ دماغی بیماریاں خودکشیوں میں تیز رفتاری۔ طاعون۔ خوف مایوسی۔ مالی تنگدستی اور رُوپے کی کمی انسان کو مجبور کرنے گی کہ وہ سرکاری مقبوضہ کارخانوں اور تجارتی اداروں میں مُلازمت کریں اور آخر میں یہ ماحول ایک طاقتور ڈکٹیٹر پیدا کرے گا۔

امریکہ تنزلی کی طرف جائے گا وہ اپنی فوج کا بہت بڑا حصّہ ختم کر دے گا یورپ ایک طاقتور فیڈریشن بن جائے گا۔ دُنیا میں اور بالخصوص مشرقِ وسطیٰ میں رُوس کی طاقت قائم رہے گی۔

مشرقی مُمالک طاقتور ہو جائیں گے۔ اسرائیل طاقت پیدا کرے گا۔ اور بہت زیادہ نیوکلیر قوت حاصل کرے گا۔ عرب کے ساتھ اس کا جھگڑا جاری رہے گا۔ اس جھگڑے میں یا کسی زلزلے وغیرہ سے چٹان کے گنبد (DOME OF THE ROCK) کے برباد ہو جانے کا امکان ہے۔ اس کی جگہ پر ایک یہودی ہیکل تعمیر کر دی جائے گی جس وقت تک یورپی فیڈریشن کے حکمران اسرائیل کے ساتھ صلح نامہ کر کے عارضی صلح نہ کر لیں امن قائم ہونا ناممکن رہے گا۔

یہ تصویر بہت ناپسندیدہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس موقع پر چند مسائل کے عارضی حل نکل آئیں لیکن اس کے بعد پھر وہی حالات اور سختی کے ساتھ ظاہر ہوں گے کوئی چیز بھی مستقل طور پر نہیں کی جائے گی۔ ان حالات کو درست کرنے کے لئے

جتنے بھی اقدامات کئے جائیں گے سب عارضی ہوں گے۔ دُنیا ایک ڈوبتے ہوئے جہاز کی طرح ہو جائے گی۔ خدا کے انصاف کا پانی بہت جلد اس کو غرق اور نابود کر دے گا۔ ایّام غضب کا ہونا یقینی ہے۔ دُنیا اس سے بچ نہیں سکتی سب سے بہتر بات جو انسان اپنے لئے کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح نوح نے خدا کی بنوائی ہوئی کشتی میں داخل ہو کر خود کو اور اپنے خاندان کو سلامت رکھا اسی طرح وہ بھی خود کو محفوظ رکھے۔ ان الفاظ میں پوشیدہ خدا کے غضب سے لُوط کی طرح بھاگ کر خود کو بچا سکتا ہے۔ اور اپنے اردگرد رہنے والے لوگوں کو مسیح یسوع کی آمد کے لئے تیار رہنے کی ہدایت کر سکتا ہے۔ اپنے مسیح کے لئے کھیتوں میں جہاں خدا قیمتی روحوں کو بچانے کی فکر میں ہے کام کر کے خدا کی خدمت کر سکتا ہے۔

آج بڑے بڑے واقعات تیزی کے ساتھ ظاہر ہو رہے ہیں جو دُنیا کو آخرت کے لئے تیار کر رہے ہیں۔

بائیبل کہتی ہے کہ وہ طوفانِ نوح کی طرح آجائیں گے۔ افسوس کہ اُس وقت اکثریت تیار نہ ہوگی اور نوح کے زمانے کے لوگوں کی طرح خدا کے غضب کے طوفان میں برباد ہو جائے گی۔

وُہ دِن جس میں لاکھوں لوگ برباد ہوں گے۔

مُستقبل قریب میں بہت ہی غیر معمولی واقعات ظاہر ہوں گے جس سے دُنیا کے تمام لیڈر، سائینس داں اور محققین بوکھلا جائیں گے۔ کروڑوں آدمی دُنیا کے مہلک

غائب ہو جائیں گے۔ طرّہ یہ کہ سب کچھ ایک ہی وقت میں واقع ہوگا۔

سائینس داں ان واقعات کے مختلف اسباب بیان کریں گے مثلاً وہ کہیں گے کہ خلاء کے بیرونی حصّہ سے کسی نا معلوم طاقت نے ان بدقسمتوں کو صاف کر دیا ہے لیکن واقعات کے ظاہر ہونے کے صحیح اسباب کو جن کا ذکر بائیبل میں موجود ہے مذاق اُڑایا جائے گا اور ان کے تسلیم کرنے سے اِنکار کر دیا جائے گا۔

"کیوں خداوند خود آسمانوں سے للکار اور مقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اُتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اُٹھیں گے پھر جو زندہ باقی ہوں گے ان کے ساتھ بادلوں پر اُٹھالئے جائیں گے تاکہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں اور اس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں۔"

اتھسلنیکیوں ۴ : ۱۶-۱۷

کچھ لوگ کہیں گے کہ یہ بات کیسے ممکن ہو سکتی ہے کہ لوگ بادلوں میں پہنچ جائیں گے جبکہ پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر جانے سے ہی دم گھٹنے لگتا ہے لیکن بائیبل بتاتی ہے کہ ایسا ہونا ممکن ہے کیوں کہ ان لوگوں کے جسم بدل جائیں گے۔

"دیکھو میں تم سے بھید کی بات کہتا ہوں ہم سب تو نہیں سوئیں گے مگر سب بدل جائیں گے اور یہ ایک دم میں ایک پل میں۔ پچھلا نرسنگا پھونکتے ہی ہوگا کیوں کہ نرسنگا پھونکا جائے گا اور مُردے غیر فانی حالت میں اُٹھیں گے اور ہم بدل جائیں گے۔"

اکرنتھیوں ۱۵ / ۵۱-۵۲

ہمارے موجودہ وجود کے برعکس یہ نئی غیر فانی زندگی، وقت۔ مقام اور مادے سے قطعی غیر متاثر ہوگی۔

یہ کروڑوں انسان جو فضا میں اُٹھائے جائیں گے کون ہیں اور وہ اس طرح کیوں اُٹھائے جائیں گے اور کہاں جائیں گے؟ ان میں سے ہر ایک یسوع کا حقیقی ماننے والا ہے۔

انہوں نے مسیح کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کیا ہے۔ اپنے گناہوں سے توبہ کی ہے۔ اور رُوحانی اعتبار سے ازسرِنو پیدا ہوئے ہیں۔ تمام ایماندار اس حادثہ کا بہت عرصے سے انتظار کر رہے ہیں کیونکہ یُوحنّا ۱۴: ۲ ، ۳ میں مسیح نے اپنے شاگردوں سے وعدہ کیا ہے۔

> "میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں اگر نہ ہوتے تو میں تم سے کہہ دیتا۔ کیوں کہ میں جاتا ہوں۔ تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں اور اگر میں جا کر تمہارے لئے جگہ تیّار کروں تو پھر آ کر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔"
>
> یُوحنّا ۱۴: ۲-۳

یہ ایماندار لوگ جو اوپر اٹھائے جائیں گے (خوشی سے دیوانے ہو جائیں گے) یہ سب کے سب اس حقیقی کلیسیا کے رُکن ہیں جو مسیح کا بدن ہے ان لوگوں کو فردوس میں باپ کے مکان پر لیجایا جائے گا۔ تاکہ وہاں مسیح کے ساتھ اَبدیت میں شامل رہیں۔ اسوقت مسیح اپنی کلیسیا کی تعمیر مکمّل کر لے گا۔ اس میں ہر قوم و مِلّت کے لوگ شریک ہوں گے اس لئے چاہتا ہے کہ اپنے اس محبوب جسم کو اپنے ساتھ اُس مقام میں

شریک کرلے جو اس نے تیار کیا ہے۔

جب یہ کلیسیا اُٹھائی جائے گی تو اسوقت خدا اپنے دُنیا کے لوگ اسرائیل اور دیگر اقوام کے لئے اپنا مقصد پورا کرلے گا۔ ایمانداروں کو حرف ایک ہی بات اپنے ذہن میں یاد رکھنا چاہیے اور وہ ہے مسیح کے انصاف کا تخت۔ یہ انصاف حرف کلیسیاؤں کا ہوگا اور ایمانداروں کے اپنے باپ کے مکان پر پہنچ جانے کے بعد بہت جلد ظہور میں آئے گا۔ یہ انصاف ان کے گناہوں کا نہیں کیونکہ ان کے گناہوں کا انصاف تو مسیح کی زندگی میں ہی ہو چکا۔ جب وہ صلیب پر چڑھا اور تمام دُنیا کے گناہوں کے لئے مصلوب کیا گیا۔

ایمانداروں کے انصاف سے مُطلب ہے ان کے کاموں کی جانچ کرنا کہ وہ کس طرح کے تھے جن کے کام راست بازی کے ثابت ہوں گے اُن کو انعام دیا جائے گا۔ جن کے کام ناراستی کے ہوں گے وہ جلا دیئے جائیں گے اس طرح ہر آدمی زمین پر کیے گئے کاموں کے بدلے سزا یا جزا پائے گا۔

ناراست اور بے وفا لوگ بچ تو جائیں گے تاہم اُن کو زبردست نقصان اُٹھانا پڑے گا۔

دیکھیے رُومیوں ۱۴ : ۱۰ ا کرنتھیوں ۳ : ۱۴-۱۵

خداوند مسیح کہتا ہے۔

"دیکھ میں جلد آنے والا ہوں اور ہر ایک کے کام کے موافق دینے کے لئے اجر میرے پاس ہے۔"

مکاشفہ ۲۲ : ۱۲

کوئی شخص اس وقت کا تعین نہیں کرسکتا جب کلیسیا کو اُٹھایا جائیگا۔ جیسا کہ مسیح نے متی ۲۴ : ۳۶ میں صاف کہا ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص ان واقعات کے ظاہر ہونے کی تاریخ کا تعین کرتا ہے (جیسا کہ بہت سے لوگ کرچکے ہیں) تو اُس کا یقین مت کرو۔ لیکن خدا نے اِن واقعات کے ظاہر ہونے کے متعلق کچھ نشانات اور علامات بتائی ہیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ

"اور جب یہ باتیں ہونے لگیں تو سیدھے ہوکر سَر اُوپر اُٹھانا اس لئے کہ تمہاری مخلصی نزدیک ہوگی۔"

لوقا ۲۱ : ۲۸

جس نجات کے بارے میں یہاں ذکر کیا گیا ہے اس کا مطلب ایمانداروں کے جسموں کا مکمل راست باز ہونا ہے۔ اسلئے یہ ظاہر ہے کہ ایماندار ان نشانات کا آغاز تو دیکھیں گے لیکن وہ ان نشانات کا انجام نہیں دیکھیں گے کیوں کہ ایّام مُصیبت کا آغاز ہونے سے پہلے ہی وہ اُوپر اُٹھالئے جائیں گے۔

اگر کلیسیا کو ایّام غضب سے گزرنا ہوتا تو مسیح ضرور یہ حکم دیتا کہ جب یہ باتیں ظاہر ہوں گی تو تم اُوپر کی طرف دیکھنا لیکن نہیں کیونکہ ان ایّام غضب کے ایّام سے پہلے جب وہ ان مصائب یا دُکھوں کا آغاز دیکھیں گے اور یہ نشانات ظاہر ہونگے تو وہ اُوپر اٹھائے جانے کی اُمید میں رہیں گے جیسا کہ گزشتہ صفحات میں ذکر کیا گیا ہے۔

"ہم کسی وقت بھی اس بلاہٹ کو سُننے کی توقع کرسکتے ہیں ان کا موازنا کرنے سے پہلے یہ بات صاف معلوم ہوجاتی ہے کہ دُکھوں

اور مصائب کے اختتام پر لوگوں کے دل خوف سے بھر جائیں گے
(ایمانداروں کے دل نہیں) تب وہ مسیح کو بڑے جلال میں آتا ہوا
دیکھیں گے۔"

لوقا ۲۱ : ۲۷

انجیل کسی جگہ یہ نہیں کہتی کہ کلیسیا ایّام مصائب کے دوران زمین پر رہ جائے گی۔ یوں تو کلیسیا کے سامنے ہر وقت مصائب موجود رہتے ہیں (ایذا رسانی، تکالیف وغیرہ) لیکن یہ وہ ایّام قہر نہیں جو انصاف کے دن خدا کا قہر ہوگا یعنی یعقوب کی مصیبت کے ایّام۔

کلیسیا سے یہ ہرگز نہیں کہا گیا کہ وہ ان ایّام مصائب کے منتظر رہیں۔ اس کے برعکس ان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہر وقت خدا کی بلاہٹ کے منتظر رہیں۔ اور اس کی آمدِ ثانی کے لئے تیار رہیں۔

پڑھئے متی ۲۴ : ۴۲-۴۴ ، مرقس ۱۳ : ۳۳-۳۷
مکاشفہ ۳ : ۱۱ ، ۲ : ۷ ، ۱۲ ، ۲۰

نظم

وہ لوگ برکت پائے ہوئے ہیں جو اس مسرّت میں شامل ہیں
اور خوشی و مسرّت کیا ہم بغیر موت کے اس میں داخل ہوں گے،
کوئی بیماری، کوئی غم، کوئی دُکھ اور نہ رونا ہوگا۔

ہم بادلوں میں داخل ہوں گے اور اپنے خدا کے ساتھ جلال میں آئیں گے۔
جب مسیح اپنے لوگوں کا استقبال کرے گا۔

ایچ۔ ایل۔ ٹرنر

لیکن ان پر افسوس جو ایّام مصائب میں پھنس جانے کے لئے پیچھے چھوٹ
جائیں گے۔ تمام دُنیا پر یہ آزمائش کا وقت آئے گا ان لوگوں کی آزمائش کے
لئے جو دُنیا میں رہتے ہیں۔

"اِسلئے میں بھی آزمائش کے اس وقت تیری حفاظت کروں گا۔ جو
زمین کے رہنے والوں کے آزمانے کے لئے تمام دُنیا پر آنیوالا ہے۔

مکاشفہ ۳ : ۱۰

دُنیا کا آنے والا نقطۂ عروج

"کیونکہ اس وقت ایسی بڑی مُصیبت ہوگی کہ دُنیا کے شروع
سے نہ ابتک ہوئی نہ کبھی ہوگی۔ متی ۲۱ : ۲۴

بائیبل میں کم ازکم ایک سو مرتبہ ایّام غضب یا ایّام مصائب کا ذکر کیا
گیا ہے۔ اسکے متعلق قدیم انبیاء موسیٰ، یسعیاہ، یرمیاہ، حزقی ایل، دانی ایل، یوایل،

عاموس، عبدیاہ، صفنیاہ۔ ذکریاہ اور ملاکی نے پُرانے عہدنامے میں پیشین گوئیاں کی ہیں۔ اور نئے عہدنامے میں خود یسوع مسیح نے، پولوس پطرس اور یوحنّا نے بھی ذکر کیا ہے۔

ایّام مصائب کے دو خاص مقاصد ہیں۔ پہلا مقصد اسرائیل سے تعلق رکھتا ہے۔ خدا کا مقصد یہ ہے کہ وہ اسرائیل کو خاکسار بنا کر ان کو گھٹنوں پر گرا دے تاکہ وہ مصیبت کے ایّام میں اپنے خالق کی طرف رجوع کریں اور اپنے مسیحا کے استقبال کے لئے تیاری کریں۔

"خدا دو فوق البشر یا طاقتور گواہ یا نبیوں کو اسرائیل کے درمیان بھیجے گا جن کی معرفت بہت سے لوگ خدا کی طرف رجوع کریں گے لیکن ایّام مصائب کے اختتام پر اسرائیل کے بچے ہوئے لوگ اپنے مسیحا کو دیکھیں گے اس پر ایمان لائیں گے اور مخلصی پائیں گے۔" رُومیوں ۱۱: ۲۵-۲۶

"تمام دُنیا کے باقی ماندہ غیر اسرائیل لوگ بھی مسیحا کا نام لیں گے اور ان حقیقی نبیوں کی گواہی سُنکر خلاصی حاصل کریں گے۔"

یوایل ۲: ۳۲

ایّام مصائب کا دوسرا مقصد ایمانداروں کی جماعت سے بے ایمانوں کو الگ کرنا ہوگا۔ خدا یہ کام اُس انصاف پسند عہد و پیمان کے ذریعہ کرے گا جو ہم مکاشفہ کی کتاب میں پڑھتے ہیں۔ پیشین گوئیوں کے کچھ اقتباسات اس بات کا تصور پیش کرتے ہیں کہ ایّام مُصیبت کس طرح کے ہوں گے۔

یوایل ۲:۲۱-۲۱، یرمیاہ ۳۰: ۷، صفنیاہ ۱: ۱۴-۱۵، لوقا ۲۱: ۲۵-۲۶ اور مکاشفہ ۶: ۱۲-۱۵

ہم دیکھتے ہیں کہ سطحی طور پر ایام خدا کے انصاف و غضب کا دَور ہوگا۔ خدا، اس کو پُورا کرنے کے لئے بہت سے طریقے عمل میں لائے گا۔ وُہ انسان کی اپنی غلط اور خطرناک ایجادات کے ذریعہ سے ان پر قدرتی وبائیں نازل کرے گا۔ وہ انسان کو آزادی سے اس قسم کی ایجادات کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دے گا اور اس کو روکنے کے لئے اپنا ہاتھ روک کر رکھے گا اور خاص امراض اور بیماریوں کی شکل میں اپنا غضب دُنیا پر نازل کرے گا۔

ایام مصائب کتنی مدت تک رہے گا۔ دانی ایل کی کتاب سے ظاہر ہے کہ ایام مصائب قریب قریب سات برس یعنی ہمارے کلینڈر کے حساب سے چھ برس ۳۲۹ دن رہیں گے اور پیشین گوئی کے حساب سے ایک برس میں ۳۶۰ دن ہوتے ہیں۔ یہ دَور دو حصّوں میں منقسم ہوگا۔

اس دَور کے پہلے نصف حصّہ میں ۱۲۶۰ دِن بتائے گئے ہیں۔ مکاشفہ ۱۱ : ۲ میں اور دوسرے نصف حصّہ میں ۴۲ مہینے یا ۱۲۶۰ دِن ہوں گے اس کا ذکر مکاشفہ ۱۳ : ۵ میں ملتا ہے۔ اول ساڑھے تین برس بہت ہی خوفناک ہیں اور دوسرا نصف بھی ہولناک ہے۔ اس غضب کی شدّت ایام مصائب کی رفتار کے ساتھ ساتھ بڑھتی جائے گی اور یہ سات برس شدید تکلیف رساں ہوں گے ہم لوگوں کے لئے یہ ناممکن ہے کہ پروگرام کے مُطابق پوری تفصیل کے ساتھ اس کا بیان کر سکیں لیکن ان واقعات کے خاص حادثات کا ذکر واضح ہے۔

مکاشفہ کی تمام کتاب بالخصوص باب ۴ سے ۱۹ میں ان سات برسوں کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ مکاشفہ میں ایک رویا کا بیان ہے جو یوحنّا رسُول پر

ظاہر کی گئی ہے اسلئے اسمیں بہت تشبیہات۔ استعارات اور تمثیلی زبان استعمال کی گئی ہے پھر بھی اس میں حقیقت کو پورے طور پر واضح کیا گیا ہے۔

راقم الحروف نے اس مکاشفہ کی جو تفسیر کی ہے اس میں اس نے رائج زبان کا استعمال کیا ہے۔ بجز ان مقامات کے جہاں وہ تمثیلی زبان استعمال کرنے کے لئے مجبور ہو گیا ہے مثال کے لئے سفید، لال اور سیاہ گھوڑے تمثیلی الفاظ ہیں جو خونچکاں قحط اور موت جس کے لئے ان کو استعمال کیا گیا ہے۔ حقیقت میں مکاشفہ ۶ باب سے ۱۹ باب میں ایام مصائب کے پروگرام کی مکمل تفصیل اور اس سلسلہ کے دیگر واقعات کی صاف اور واضح تصویر دکھائی ہے۔

ایامِ مصائب کا اوّل نصف

ہم مکاشفہ کی کتاب میں غضبِ انصاف کی ایک فہرست پڑھتے ہیں پانچویں باب میں ایک کتاب دکھائی گئی ہے جس میں سات مہریں ثبت کی گئی ہیں باب چھ ۶ میں اس کی دو ۲ مہریں کھولی گئیں اور اسمیں زمین پر آنیوالی ایک بہت بڑی مصیبت کی تصویر ظاہر کی گئی ہے۔ یہ مہریں اور کسی کے ہاتھ سے نہیں بلکہ خود خدا کے برہ کے ہاتھ سے کھولی گئی ہیں۔ جس کو مکاشفہ ۵ : ۵ یہوواہ کے قبیلہ کا شیر کہا گیا ہے۔ "دیکھو یہوواہ کے قبیلے کا وہ ببر جو داؤد کی اصل ہے اس کتاب اور اسکی ساتوں مہروں کو کھولنے کے لئے غالب آیا۔"

اس مہر کو مسیح کیوں کھولے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان سات مہروں کا کھلنا سات غضب کو ظاہر کرتا ہے اور انصاف خدا کے بیٹے کے سپرد کیا گیا ہے۔ یوحنا ۵ : ۲۲

یہ مہریں زمین کی تمام حالت کو اور بہت سی دیگر مصیبتوں کو جو اسکے بعد واقع ہوں گی ظاہر کرتی ہیں۔

پہلی مہر
عارضی صلح و امن

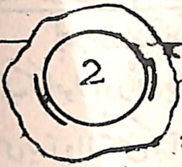


پھر میں نے دیکھا کہ برّہ نے اُن سات مہروں میں سے ایک کو کھولا اور اُن چاروں جانداروں میں سے ایک کی گرج کی سی یہ آواز سُنی کہ آ اور میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس کا سوار کمان لئے ہوئے ہے۔ اسے ایک تاج دیا گیا اور وہ فتح کرتا نکلا تاکہ اور بھی فتح کرے۔ مکاشفہ ۶: ۱-۲

جیسے ہی یہ مہر کھولی جاتی ہے ایک گرج کی آواز سُنائی دیتی ہے جو آنیوالے خوفناک طوفان کی پیشین گوئی کرتی ہے تب سفید گھوڑے پر ایک سوار دکھائی دیتا ہے یہ سوار خود کو امن کا رہنما ظاہر کرتا ہے سفید صلح کی علامت ہے۔ اس سوار کے ہاتھ میں ایک کمان ہے مگر تیر نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بغیر خون بہائے کامیابی حاصل کرے گا یہ عظیم حکمراں ہوگا کیونکہ اسکے سر پر ایک تاج رکھا گیا ہے یہ پیشین گوئی دیگر پیشین گوئیوں کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے جس کا مفہوم رُوم کی سلطنت ہے۔ جب یہ حیوان یعنی مخالفِ مسیح شروع شروع میں طاقت حاصل کرلے گا تو امن و صلح کا پیشوا معلوم ہوگا وہ اپنے امن کی پالیسی کے تحت بہت سی فتوحات حاصل کرلے گا۔ حالانکہ اس کے لئے اور بہت کچھ فتح کرنے کو باقی رہ جائے گا ایام مصائب کے شروع ہوتے ہی ہم دو کردار کو دیکھتے ہیں جو اس عہد پر چھائے رہتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ مسیح آسمان میں ہے جس کو تمام طاقت دی گئی ہے ان مہروں کو کھولنے کیلئے اور ہم دیکھتے ہیں زمین پر مخالف مسیح کو شیطانی اور بُرائی کا راج قائم کرتے

متی ۲۸: ۱۸

دوسری مہر[٢]
جنگ



اور جب اس نے دوسری مہر کھولی..... تو پھر
ایک اور گھوڑا نکلا جس کا رنگ لال تھا۔ اس کے سوار کو یہ
اختیار دیا گیا کہ زمین پر سے صلح اُٹھا لے تاکہ لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں اور
اُسے ایک بڑی تلوار دی گئی۔ مکاشفہ ۶ : ۳-۴

یہ دَور امن کا ہوگا۔ جو امن حیوان نے قائم کیا تھا دیرپا ثابت نہ ہوگا کیونکہ دوسری مہر جلد ہی کھولی جائے گی۔ یہاں لال گھوڑا موت کی علامت ہے اور پیشین گوئی صاف ظاہر کرتی ہے کہ ہولناک لڑائیوں اور کشت وخون کے بعد یہ واقع ہوگا۔ ان جنگوں کے متعلق ہم آگے بیان کریں گے۔

تیسری مہر[٣]
قحط

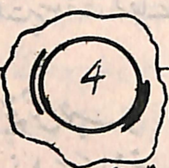


اور جب اُس نے تیسری مہر کھولی..... کیا دیکھتا ہوں
کہ ایک کالا گھوڑا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک ترازو ہے۔
یہ آواز سُنی کہ گیہوں دینار کے سیر بھر اور جو دینار کے تین سیر اور تیل اور مے کا نقصان نہ کر
مکاشفہ ۶: ۵-۶

سیاہ گھوڑے کا سوار اس قحط کی علامت ہے جو ان جنگوں کے آغاز میں ہوگا۔ اس وقت دن بھر کام کرنے کی اُجرت صرف ایک پینی ہوگی۔ ترازو اور سوار کی للکار قیمتوں میں غیر معمولی گرانی کی علامت ہے۔ یہ قحط مقامی نہ ہوگا بلکہ عالمگیر ہو جائے گا۔

آجکل کے زمانے میں قحط زدہ علاقہ دیگر خوشحال ممالک اور اقوام سے امداد حاصل
کر سکتے ہیں لیکن مستقبل قریب میں ایسا عالمگیر قحط واقع ہوگا جسمیں اِدھر اُدھر
سے کوئی غذائی امداد میسر نہ آ سکے گی جس پر تکیہ کیا جا سکے۔ یعنی اس قحط میں کہیں
سے کوئی مدد ملنے کی اُمید نہ ہوگی۔

چوتھی مہر
موت



اور جب اس نے چوتھی مہر کھولی ...... کیا دیکھتا
ہوں کہ ایک زرد سا گھوڑا ہے اور اس کے سوار کا نام موت ہے۔
اور عالمِ ارواح اس کے پیچھے پیچھے ہے اور ان کو چوتھائی زمین پر یہ اختیار
دیا گیا کہ تلوار اور کال اور وبا اور زمین کے درندوں سے لوگوں کو ہلاک کریں۔
مکاشفہ ۶ : ۷-۸

زرد گھوڑا اور اس کا سوار علامت ہے موت کی یعنی ہر طرف ایسی موت
اور دوزخ سا چھا جائے گا جیسا کہ کبھی نہیں ہوا۔ اس کے واقع ہونے کا سبب
یہ ہے کہ جنگ کی وجہ سے غذا نایاب ہو جائے گی۔ ہر طرف قحط، وبا، زلزلے، کثافت
اور بربادی مسلط ہو جائے گی۔ انسان کے لئے زندگی کی جدّوجہد بہت خوفناک ہو
جائے گی وہ بے حد تشدد پسند ہو جائے گا۔ اور روٹی کے ایک ٹکڑے یا ایک طشتری چاول
کے لئے کسی کا بھی خون کر دے گا۔ تمام فالتو اور خانگی جانور کھا کر ہضم کر لیے جائیں گے
خوراک کیلئے پالتو جانور چوری کئے جائیں گے جانوروں کا شکار کر کے شکم سیری کی جائے گی۔

اور اس وقت شکار کی بھی قلت ہو جائے گی۔ جنگلی جانور اپنی زندگی قائم رکھنے کے لئے انسان پر حملہ کرنے کو مجبور ہو جائیں گے ہو سکتا ہے کہ دُنیا میں ہر جگہ گوشت خوری کا تمام سلسلہ ختم ہو جائے۔ دُنیا کی ایک چوتھائی آبادی انہیں قحطوں اور دیگر اسباب سے ہلاک ہو جائے گی۔ بلاشک وشبہ انسانی بربادی کا یہ سب سے عظیم ترین حادثہ ہوگا۔ جیسا کہ روئے زمین پر کبھی دیکھا نہیں گیا بلکہ یہ ہلاکت طوفانِ نوح کی ہلاکت پر سبقت لے جائے گی۔

پانچویں مہر
ایذا رسانی

5

اور جب اس نے پانچویں مُہر کھولی تو میں نے قربان گاہ کے نیچے ان کی رُوحیں دیکھیں جو خدا کے کلام کے سبب سے اور گواہی پر قائم رہنے کے باعث مارے گئے تھے اور وہ بڑی آواز سے چلّا کر بولیں کہ اے مالک! اے قدّوس و برحق! تو کب تک انصاف نہ کرے گا اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خون کا بدلہ نہ لے گا اور ان میں سے ہر ایک کو سفید جامہ دیا گیا اور ان سے کہا گیا کہ اور تھوڑی مدّت آرام کرو جب تک کہ تمہارے ہم خدمت اور بھائیوں کا بھی شمار پورا نہ ہو لے جو تمہاری طرح قتل ہونے والے ہیں۔ مکاشفہ 6: 9-11

یہاں پر ہم بڑے شمار میں شہیدوں کی تصویریں دیکھتے ہیں۔ اسوقت مسیح کے مقلدوں کو دُنیا میں آئی مصیبتوں کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔ ان لوگوں کو اس وقت اس بات کا احساس ہوگا کہ مسیح پر ایمان لانے کا مطلب ہے مصیبتوں کا سامنا۔

اس کے متعلق دوبارہ مسیح نے یہ پیشین گوئی کی ہے۔ "اور میرے نام کے سبب سے لوگ تم سے عداوت رکھیں گے مگر جو آخر تک برداشت کرے گا وہ نجات پائے گا۔"

مرقس ۱۳: ۱۳

اس موقع پر لوگوں کا شہید ہونا عام ہو جائے گا۔ دوسرے مذہب کو قبول کرنے کے ذاتی فیصلہ اور اپنے ایمان کے اظہار کے لئے کوئی گنجائش نہ ہوگی۔ ایامِ مصیبت کا یہ تمام دور شہیدوں سے پُر ہوگا اور شہادت کی شدت زیادہ تر مسیحی ایمانداروں پر ہی محدود رہے گی۔ گو اس وقت دیگر مذاہب کے ماننے والوں کا بھی خون بہایا جائے گا۔ سر قلم کرنے کے لئے مشینوں کا استعمال عام ہو جائے گا جیسا کہ مکاشفہ ۲۰: ۴ میں پڑھتے ہیں۔ اس طرح مسیح کی گواہی دینے کے لئے لوگوں کے سر قطع کئے جائیں گے یہ قتل عام تمام پبلک کے سامنے کیا جائے گا۔ کہ بے ایمان والوں کے لئے ایک تنبیہ ہو سکے۔

چھٹی مہر
بربادی



اور جب اُس نے چھٹی مہر کھولی تو میں نے دیکھا کہ ایک بڑا بھونچال آیا۔ اور سورج کمبل کی مانند کالا اور سارا چاند خون سا ہوگیا اور آسمان کے ستارے اس طرح زمین پر گر پڑے جس طرح زور کی آندھی سے ہل کر انجیر کے درخت میں سے کچے پھل گر پڑتے ہیں۔ اور آسمان اس طرح سرک گیا جس طرح مکتوب لپیٹنے سے سرک جاتا ہے اور ہر ایک پہاڑ اور ٹاپو اپنی جگہ

سے ٹل گیا اور زمین کے بادشاہ اور امیر اور فوجی سردار اور مالدار اور زور آور اور تمام غلام اور آزاد پہاڑوں کے غاروں اور چٹانوں میں جا چھپے اور پہاڑ اور چٹانوں سے کہنے لگے کہ ہم پر گر پڑو اور ہمیں اس کی نظر سے جو تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور برّہ کے غضب سے چھپا لو کیونکہ ان کے غضب کا روزِ عظیم آپہنچا اب کون ٹھہر سکتا ہے۔ مکاشفہ ۶: ۱۲-۱۷

یہاں پر متعدد زلزلوں کا ذکر پڑھتے ہیں جو ایام مصائب کے وقت کیلئے بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس وقت سورج سیاہ ہو جائے گا اور چاند خون کی مانند سرخ ہو جائے گا۔ ہم اس کا وہی مفہوم نکال سکتے ہیں جو یوایل نبی نے ذکر کیا ہے۔

متی ۲۴: ۲۹ - یوایل ۲: ۳۱

یسوع مسیح نے بھی کہا ہے کہ آسمان سے ستارے گریں گے۔ پیشین گوئی کے ایک باب متی ۲۴ میں اس کا ذکر ہے یعنی بڑے بڑے ستارے زمین پر گریں گے اس کا مطلب نیوکلیر ہتھیاروں کی ایجاد ہے جو فضا سے زمین پر پھینکے جائیں گے یقیناً یہ ایسے نظر آئیں گے گویا کہ آسمان سے ستارے گر رہے ہیں۔

دونوں ہولناک مناظر کا ذکر خوفناک مناظر کے ضمن میں ہو چکا ہے اگر یہ بیان نیوکلیر اصلاحات کے متعلق ہے تو یہ بھی معلوم ہو گا کہ پہاڑ اور جزیرے ٹل جائیں گے اور ہر شخص خوفزدہ ہو کر پہاڑوں کی جانب بھاگے گا

چھٹی مہر کا تمام قہر ایک بھیانک مصیبت کو ظاہر کرتا ہے جو دنیا کے بڑے بڑے راہنما اور سربراہ بھی اس مصیبت سے بچنے کے لئے موت کی آرزو کرینگے۔

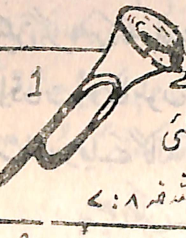
ساتویں مہر
سات نرسنگوں کی تیاری



جب اس نے ساتویں مہر کھولی تو آدھ گھنٹہ کے قریب آسمان میں خاموشی رہی اور میں نے ان ساتوں فرشتوں کو دیکھا جو خدا کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور انھیں سات نرسنگے دیئے گئے اور وہ ساتوں فرشتے جن کے پاس وہ سات نرسنگے تھے پھونکنے کو تیار ہوئے مکاشفہ ۸: ۱-۲-۶

ساتویں مہر کسی غضب کا اعلان نہیں کرتی بلکہ دوسرے سات غضبوں کا ذکر کرتی ہے. سات نرسنگوں کا انصاف یہاں پر سات فرشتے سات نرسنگے بجانے کی تیاری کر رہے ہیں جو دنیا پر آنے والے سات انصاف کا اعلان ہیں۔

پہلا نرسنگا
اولہ، آگ اور خون



اور جب پہلے نے نرسنگا پھونکا تو خون ملے ہوئے اولے اور آگ پیدا ہوئی اور زمین پر ڈالی گئی اور تہائی زمین جل گئی اور تہائی درخت جل گئے اور تمام ہری گھاس جل گئی۔ مکاشفہ ۸: ۷

انصاف ژالہ باری۔ آگ اس سے پہلے بھی استعمال ہو چکا ہے خروج ۹/۲۴-۲۵ میں ہم اس بڑی وبا کا ذکر پڑھتے ہیں جو مصریوں پر نازل ہوئی جس سے درخت۔ شخص اور جانور جو میدانوں میں تھا ہلاک ہو گیا۔ آگ خدا کے قہر کے ذریعہ بشکل سدوم اور عمورا پر نازل ہوئی۔ لوط کے زمانے میں (پیدائش ۱۹/۲۴) جب یہ قہر بالکل نیست و برباد

ہوگئے۔ ایّام مصائب میں پہلا نرسنگا بہت سے شہروں کے لئے یا ایک ملک سے زائد کیلئے مکمل تباہی کی خبر دیتا ہے۔ یہ بربادی دُنیا کی ایک تہائی نباتات کی بربادی ہوگی اور دُنیا کی خوراک کی کمی پوری کرنے کی تمام اُمیّد کو ختم کردے گی۔

دُوسرا نرسنگا



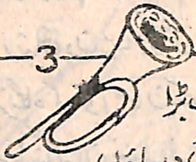
جلتا ہُوا پہاڑ

> اور جب دوسرا نرسنگا پھُونکا تو گویا آگ سے جلتا ہوا ایک بڑا پہاڑ سمندر میں ڈالا گیا اور تہائی سمندر خون ہوگیا اور سمندر کی تہائی جاندار مخلوقات مرگئی اور جہاز تباہ ہوگئے۔ مکاشفہ ۸ : ۸-۹

اس کتاب کے گزشتہ باب میں جہاں امریکہ کا ذکر ہے بتایا گیا ہے کہ اس پہاڑ سے ایک عظیم قوم کا زوال مُراد ہے۔ یہاں ہم لوگ یقینی طور پر تو نہیں کہہ سکتے لیکن اگر اس کا مفہوم امریکہ کے زوال ہی سے ہے تو اس سلسلہ میں ایسے واقعات رُونما ہوں گے جس سے پانی میں رہنے والی مخلوق کا ایک تہائی حصّہ تباہ ہوجائے گا۔

یہ بھی ممکن ہے کہ جلتا ہوا پہاڑ جو زبردست بربادی کرتا ہوا سمندر میں گرتا ہے اس کا مفہوم کوئی عظیم ٹوٹتا ہوا ستارہ (شہاب ثاقب) ہوسکتا ہے جو آسمان سے گر رہا ہے۔ بالخصوص ان مصائب کو مدّنظر رکھتے ہوئے جو چھٹی مُہر کے تحت وقوع میں آئیں گی اِن ستاروں کا تصادم غیر ممکن نہ ہوگا۔ •

تیسرا نرسنگا
تپتا ہوا جنگل



3

اور جب تیسرے فرشتہ نے نرسنگا پھونکا تو ایک بڑا ستارہ مشعل کی طرح جلتا ہوا آسمان سے ٹوٹا اور تہائی دریاؤں اور پانی کے چشموں پر آپڑا اس ستارہ کا نام ناگ دونا کہلاتا ہے اور تہائی پانی ناگ دونے کی طرح کڑوا ہو گیا اور پانی کے کڑوا ہو جانے سے بہت سے آدمی مر گئے۔

مکاشفہ ۸: ۱۰-۱۱

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کا ایک تہائی حصہ زہریلا ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ بات جانداروں کی سائینس (BIO CHEMICAL) کے سمیات کی تقسیم کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے مثلاً بوٹولینس ٹوکسن (BOTULINUS TOXIN) جس کا تذکرہ جانداروں کی تقسیم (BIO CHEMICAL) اصلاحات کے مقالے میں ہو چکا ہے۔ اس کو اترتی ہوئی اڑن طشتری کے ذریعہ جو زمین کی حدود میں داخل ہونے کے وقت جلتی ہوئی ٹارچ کی مانند دکھائی دیتی ہے ان امکانات میں سے اس کے برعکس یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ یہ ستارہ کوئی شہاب ثاقب ہو جو دنیا کے پانی کو غلیظ کر دے گا بہر حال دونوں حالتوں میں یہ خدا کے قہر کی صورت میں نازل ہو گا اور اس کے نتیجے میں بہت لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔

چوتھا نرسنگا
عالمگیر صدمہ



4

اور جب چوتھے فرشتے نے نرسنگا پھونکا تو تہائی سورج اور تہائی

چاند اور تہائی ستاروں پر صدمہ پہنچا یہاں تک کہ اُن کا تہائی حصہ تاریک ہو گیا اور تہائی دن میں روشنی نہ رہی اور اسی طرح تہائی رات میں بھی۔ اور جب میں نے پھر نگاہ کی تو آسمان کے بیچ میں ایک عقاب کو اُڑتے دیکھا اور بڑی آواز سے یہ کہتے سُنا کہ ان تینوں فرشتوں کے نرسنگوں کی آوازوں کے سبب جن کا پھونکنا ابھی باقی ہے زمین کے رہنے والوں پر افسوس، افسوس، افسوس

مکاشفہ ۸ : ۱۲-۱۳

اس کا مفہوم وہ الو کھے مصائب ہو سکتے ہیں جو خلا میں پیدا ہوں گے اور اس کا ہولناک اثر انسانی زندگی پر پڑے گا۔ اس کا سلسلہ حجیّ نبی کی معرفت پیشین گوئی سے ملتا ہے۔

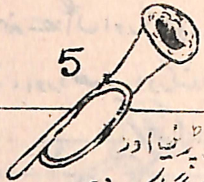
کیونکہ ربّ الافواج یوں فرماتا ہے کہ میں تھوڑی دیر میں پھر ایکبار آسمان اور زمین اور تری و خشکی کو ہلا دوں گا میں سب قوموں کو ہلا دوں گا۔ اور اُن کی مرغوب چیزیں آئیں گی اور میں اس گھر کو جلال سے معمور کر دوں گا۔ حجیّ ۲ : ۶-۷

یہ عجیب اور ہولناک تاریکی جو اس قہر کے دوران ظاہر ہو گی اس بات کی پیشین گوئی دیتی ہے کہ اب مزید بربادی نہیں آئے گی بحری اور برّی زندگیاں پہلے ہی سخت مصیبتوں کے دور سے گزر چکی ہیں خوراک برباد کی جا چکی ہے پیداوار ختم اور زہر آلود ہو چکی ہے۔ آسمانی بجلی گردش کھا چکی ہے۔ اس سے اور زیادہ کیا بربادی ہو سکتی ہے لیکن اب فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ آخری تین نرسنگے اور بھی ہولناک قہر کا اعلان کریں گے۔

یہ تین عظیم مصیبتیں ہیں۔

پانچواں نرسنگا
ٹڈیاں

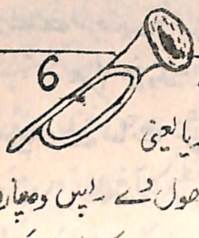
5



اور اس دھوئیں میں سے زمین پر ٹڈیاں نکل پڑیں اور
انھیں زمین کے بچھوؤں کی سی طاقت دی گئی اور اُن سے کہا گیا کہ ان آدمیوں
کے سوا جن کے ماتھے پر خدا کی مہر نہیں زمین کی گھاس یا کسی ہریاول یا کسی درخت کو
ضرر نہ پہنچانا اور انھیں جان سے مارنے کا نہیں بلکہ پانچ مہینے تک لوگوں کو اذیت
دینے کا اختیار دیا گیا اور ان کی اذیت ایسی تھی جیسے بچھو کے ڈنک مارنے سے آدمی کو
ہوتی ہے۔ اُن دنوں میں آدمی موت ڈھونڈیں گے مگر ہرگز نہ پائیں گے اور مرنے کی
آرزو کریں گے اور موت ان سے بھاگے گی۔ مکاشفہ ۹: ۱-۱۱

چھٹا نرسنگا
دو سو ملین فوج

6



اور جب چھٹے فرشتے نے نرسنگا پھونکا تو میں نے
آواز سنی کہ چھٹے فرشتے ...... کہہ رہا ہے کہ بڑے دریا یعنی
فرات کے پاس جو چار فرشتے بندھے ہوئے ہیں انھیں کھول دے۔ پس وہ چاروں
فرشتے کھول دیئے گئے جو خاص گھڑی اور دن اور مہینے اور برس کے لئے تہائی آدمیوں
کے مار ڈالنے کو تیار کئے گئے تھے اور فوجوں کے سواروں کا شمار بیس کروڑ تھا میں نے ان کا
شمار سنا اور مجھے اس رویا میں گھوڑے اور اُن کے ایسے سوار دکھائی دیئے جن کے بکتر
آگ اور سنبل اور گندھک کے سے تھے اور ان گھوڑوں کے سر ببر کے سے تھے اور ان کے

منہ سے آگ اور دھواں اور گندھک نکلتی تھی اور ان تینوں آفتوں یعنی اُس آگ اور دھوئیں اور گندھک سے جو ان کے منہ سے نکلتی تھی تہائی آدمی مارے گئے

مکاشفہ ۹: ۱۳-۱۸

یہ دراصل ... اہم ہے۔ گھوڑ سوار سے مراد ایک کثیر فوج کی جس کے ذریعے تمام طرح کی مصیبتیں نازل ہوں گی۔

آگ، دھواں اور گندھک، اس قہر سے زمین کی ایک تہائی آبادی تباہ ہو جائے گی۔ ممکن ہے کہ گھوڑوں سے انسانی فوج مراد ہے جو موجودہ اسلحہ سے لیس ہوگی۔ کچھ مفسرین کا خیال ہے کہ یہ ایک کثیر فوج ہوگی جس نے ایٹمی ہتھیار تیار کئے ہیں۔ ان تباہیات کو تفصیل سے نہیں کہا جا سکتا۔ یہ پیشین گوئی کسی فوق البشر قوت کی علامت بھی ہو سکتی ہے۔ پھر زلزلہ آئے گا۔ قہر کو مکمل کرنے کے لئے ایک خوفناک زلزلہ آئے گا جو تمام مشرق وسطیٰ کو متزلزل کر دے گا۔ اس زلزلے سے صرف یروشلم میں سات ہزار افراد ہلاک ہو جائیں گے۔

پھر اسی وقت ایک بڑا بھونچال آ گیا اور شہر کا دسواں حصہ گر گیا۔ اور اس بھونچال سے سات ہزار آدمی مرے اور باقی ڈر گئے اور آسمان کے خدا کی تمجید کی۔

مکاشفہ ۱۱: ۱۳

اس زلزلے کے ساتھ ساتواں نرسنگا شروع ہوتا ہے اور یہ مصائب کے سات برس کا درمیانی عرصہ ہے۔ •

ساتواں نرسنگا

یہ آخری سات وباؤں کا آغاز ہے



اور جب ساتویں فرشتے نے نرسنگا پھونکا تو آسمان پر بڑی آوازیں اس مضمون کی پیدا ہوئیں کہ دُنیا کی بادشاہی ہمارے خداوند اور اس کے مسیح کی ہو گئی اور وہ ابدالآباد بادشاہی کرے گا اور بجلیاں اور آوازیں اور گرجیں پیدا ہوئیں اور بھونچال آیا اور بڑے اولے پڑے۔ پھر میں نے آسمان پر ایک اور بڑا اور عجیب نشان یعنی سات فرشتے ساتوں پچھلی آفتوں کو لئے ہوئے دیکھے کیونکہ ان آفتوں پر خدا کا قہر ختم ہو گیا۔

مکاشفہ ۱۱: ۱۵، ۱۹ اور ۱۵: ۱

ساتواں نرسنگا اور جتنا آوازیں جن کا بیان ذکر کیا گیا ہے ایام مصائب کے اختتام کا اظہار کرتی ہیں یعنی اس زمانے کا اختتام اور مسیح کی بادشاہت کا آغاز ہونے کا وقت ہے جس میں بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہوں کا شہنشاہ کہلائے گا۔ لیکن یہ وقت ساتوں قہر کے آغاز کا وقت بھی ہے جو آخری ساڑھے تین برس میں ظاہر ہوگا۔ یہ دور خصوصیت سے مصیبت عظیم کا آخری دور ہے۔ اسلئے ساتواں نرسنگا سات قہر یا خدا کے سات غضب کے پیالے ہوں گے جو زمین پر انڈیلے جائیں گے کی پیش خبری دیتا ہے

یہ سات پیالے تیسرے خصوصی قہر پر مشتمل ہیں اور یہ پہلے غضب سے زیادہ غضبناک ہوں گے اس سے قبل کہ ہم ان سات غضب کے پیالوں پر غور کریں پھر گزرے ہوئے اوّل نصف ۳½ برس کے دور کے مذہبی اور سیاسی واقعات پر غور کریں گے۔ ● ●

۱۔ اِسرائیل

بائبل میں کی گئی پیشین گوئیوں کی صحیح تفسیر خدا کی اس برگزیدہ قوم کو نظر انداز کر کے نہیں ہو سکتی۔ ایام قہر کے دوران دُنیا کے تمام کاموں کا مرکز اسرائیل ہی رہے گا اور ہم دیکھ بھی رہے ہیں کہ مشرقِ وسطیٰ دُنیا کا سب سے شدید مصائب کا علاقہ ہو گیا ہے یاد رکھئے جب بائبل میں لفظ اسرائیل استعمال ہوتا ہے تو اُس کا مفہوم وہ قوم ہے جو یعقوب کی نسل سے ہے جس کے لئے خدا نے ابراہیم کے ساتھ عہد باندھا اسرائیل کا مطلب برطانیہ یا امریکہ نہیں اور نہ کوئی خاص مُراد ہے۔

ایام قہر کے دوران یا اُس کے آغاز ہونے سے کچھ قبل اسرائیل یروشلم میں پھر ہیکل کی تعمیر کرے گا۔ اسرائیلیوں کی توقع اور تجویز یہی ہے اور اس با اثر اقلیت کی دِلی خواہش یہی ہے کہ موسوی مذہب اپنی اصلی صورت میں پھر رائج ہو جائے۔ جس میں جانوروں کی قربانیاں بھی شامل ہیں۔

مکاشفہ گیارہ باب میں بیان کی ہوئی رویا میں یوحنا سے کہا گیا کہ اُٹھ کر خدا کی ہیکل اور مذبح کی پیمائش کرے اور ان کو بھی شمار کرے جو وہاں عبادت کرتے ہیں۔ (پہلی آیت)

ایام مصائب کے آغاز میں اسرائیل سات برس کے لئے رُومی حکومت کے

شہزادے یعنی حیوان کے ساتھ ایک اقرار نامہ کرے گا اور وہ حیوان بہت لوگوں کے ساتھ اس اقرار نامہ کی تصدیق کرے گا لیکن وہ صرف ایک ہفتہ کے لیے یعنی سات برس کے لئے۔ دانی ایل ۹ : ۲۷

ظاہری طور پر یہ اقرار نامہ اسرائیل کے شمالی وجنوبی دشمنوں سے اس کی حفاظت اور سرپرستی کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔

یہ صلح نامہ اسرائیل کو اس حملے، لوٹ مار اور بربادی سے نہیں بچا سکتا جو بہت جلد اس پر نازل ہو گی۔ یعشیاہ نبی نے بھی اس اقرار نامے کے متعلق پیشین گوئی کی ہے اور اسرائیل کی بے وقوفی کو ظاہر کیا ہے کہ وہ انسان بلکہ فوق البشر حیوان پر زیادہ بھروسہ رکھتا ہے۔

"چونکہ تم نے کہا ہے کہ ہم نے موت اور جہنم کے ساتھ اقرار نامہ کر لیا ہے اس لئے جب دنیا میں ایام مصائب آئیں گے تو ہم پر کوئی اثر نہ ہو گا۔ کیونکہ ہم نے جھوٹ میں پناہ لے لی ہے اور جھوٹ کے پردے میں خود کو چھپا لیا ہے۔"

ایام مصائب کے اختتام تک دو تہائی اسرائیل تباہ ہو جائیں گے

درحقیقت یہ وقت یعقوب کی مصیبت کا ہو گا۔ زکریاہ نبی نے پیشین گوئی کی ہے۔

"اور خداوند فرماتا ہے سارے ملک میں دو تہائی قتل کئے جائینگے اور مرینگے۔ لیکن ایک تہائی بچ رہیں گے اور میں اس تہائی کو آگ میں ڈال کر چاندی کی طرح صاف کروں گا۔ اور سونے کی طرح تاؤں گا وہ مجھ سے دعا کریں گے۔ اور میں ان کی سنوں گا۔ میں کہونگا یہ میرے

لوگ ہیں اور وہ کہیں گے خداوند ہی ہمارا خدا ہے"۔

زکریاہ ۱۳: ۸-۹

۲۔ خدا کی رُوح کی تحریک

ایّامِ مصائب کے شروع ہوتے ہی خدا انسانی طاقت سے بالاتر دو[2] نبیوں کو بھیجے گا۔ جو یروشلم میں ½۳ برس تک گواہی دیں گے اور تبلیغ کریں گے۔

"اور میں اپنے دو گواہوں کو اختیار دوں گا اور وہ ٹاٹ اوڑھے ہوئے ایک ہزار دو سو ساٹھ دِن نبوت کریں گے ..... اور اگر کوئی اُنھیں ضرر پہنچانا چاہے گا تو وہ ضرور اسی طرح مارا جائے گا۔ ان کو اختیار ہے کہ آسمان کو بند کر دیں تاکہ ان کی نبوت کے زمانے میں پانی نہ برسے اور پانیوں پر اختیار ہے کہ انھیں خون بنا ڈالیں اور جتنی دفعہ چاہیں زمین پر ہر طرح کی آفت لائیں"۔

مکاشفہ ۱۱: ۳-۶

اس کے بعد خدا آدمیوں میں اپنی پاک رُوح اُنڈیلے گا اور ان دونوں نبیوں کی گواہی کو استعمال کرے گا جس کے نتیجہ میں زبردست رُوحانی بیداری پیدا ہوگی۔ اور لاکھوں لوگ خدا کی طرف رُجوع کریں گے ان میں سے ایک کیلئے یوایل نبی نے یہ پیشین گوئی کی ہے۔

"اور اسکے بعد میں ہر فردِ بشر پر اپنی رُوح نازل کروں گا اور

تمہارے بیٹے اور بیٹیاں نبوت کریں گے۔ تمہارے بوڑھے خواب اور اور جوان رویا دیکھیں گے۔ بلکہ میں ان ایّام میں غلاموں اور لونڈیوں پر اپنی رُوح نازل کروں گا۔"

یوایل ۲ : ۲۸-۲۹

یہ نئے ایماندار لوگ جن کو ہم اکثر ایّام مصائب کے مقدسین کہتے ہیں۔ مسیح کی انجیل اور پاک رُوح کی طاقت پر ایمان رکھیں گے اور ہر طریقہ سے اس خوشخبری کو پھیلائیں گے۔ اس لئے خدا اسرائیل کی کثیر جماعت کو بُلائے گا اور تیار کرے گا تاکہ وہ اس سلطنت کے وارث بنیں جو ایّام مصائب کے اختتام پر قائم کرے گا۔

ایّام مصائب کے ان مقدسین پر خدا کی مہر لگی ہوگی تاکہ خدا کا قہر جو ہولناک صورت میں نازل ہوگا ان کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

"جبتک ہم اپنے خدا کے بندوں کے ماتھے پر مہر نہ کر لیں زمین اور سمندر اور درختوں کو ضرر نہ پہنچانا...... ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر کی گئی...... ہر ایک قوم اور قبیلہ اور اُمّت اور اہلِ زبان کی ایک ایسی بھیڑ ہے جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا۔"

مکاشفہ ۷ : ۳-۹

یہ مُقدسین خدا کے قہر سے تو محفوظ رہیں گے لیکن آدمیوں کے غصّہ سے نہ بچ سکیں گے اور جیسا ہم نے پانچویں مہر میں دیکھا ہے انمیں سے بہت سے شہید کر دیئے جائیں گے۔ ان ایمانداروں کو کون ہلاک کرے گا۔ سب سے پہلے مذہبی بابل دُنیا کی کٹر کلیسیا جس میں الحاد، غیب دانی، کُفر، بُت پرستی رائج ہوگی ان کے علاوہ وہ کچھ اور برداشت نہ کرے گا۔

"اور میں نے اس عورت کو مقدسوں کا خون .... اور
یسوع کے شہیدوں کا خون پینے سے متوالا دیکھا اور اُسے
دیکھ کر سخت حیران ہوا۔"
مکاشفہ ۱۷: ۶

دُوسرا حیوان

یہ بالخصوص ایّام مصائب کے دوسرے حصّہ میں بے شمار لوگوں کو ہلاک
کرے گا۔

"اور اُسے اس حیوان کے بُت میں رُوح پھونکنے کا اختیار
دیا گیا تاکہ وہ حیوان کا بُت بولے بھی اور جتنے لوگ اس حیوان
کے بُت کی پرستش نہ کریں ان کو قتل بھی کرائے۔"
مکاشفہ ۱۳: ۱۵

یسوع مسیح نے بھی اسرائیلیوں سے باتیں کرتے ہوئے یہ پیشین گوئی کی ہے
"اُس وقت لوگ تم کو ایذا دینے کے لئے پکڑوائیں گے
اور تم کو قتل کریں گے اور میرے نام کی خاطر سب قومیں تم سے
عداوت رکھیں گی۔"
متّی ۲۴: ۹

اس طرح ایّام مصائب نے بہت سے ایماندار ہلاک کر دیئے جائیں گے لیکن
خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے بہت لوگ محفوظ رکھے جائیں گے۔

۳۔ حیوان کا انجماد

ایّام مصائب کے آغاز کے وقت یورپ کا ایک لیڈر اُٹھے گا جو امن کا علمبردار ہونے کا دعویٰ کرے گا۔

"اور اپنی چترائی سے ایسے کام کرے گا کہ اس کی فطرت کے منصوبے اُس کے ہاتھ میں خوب انجام پائیں گے اور دل میں بڑا گھمنڈ کرے گا اور صلح کے وقت میں بہتروں کو ہلاک کریگا وہ بادشاہوں کے بادشاہ سے بھی مقابلہ کرنے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوگا لیکن بے ہاتھ ہلائے شکست کھائے گا"

دانی۔ایل ۸ : ۲۵

یہ بہت دانشمند۔سیاسی لیڈر ہوگا۔عام لوگوں کو ترغیب دینے والا۔عیّار اور بہت بااثر شخص ہوگا۔اپنی چالاکی سے وہ تمام روی حکومت کا ڈکٹیٹر بن جائے گا۔ اور عہدِ ماضی کے طاقتور حکمرانوں مثلاً ہٹلر یا مسولینی سے زیادہ شیطان ثابت ہوگا یورپ کے اتحاد کا یہی لیڈر ہوگا اور یہ حیوان اسرائیل کے ساتھ سات برس کے لئے اقرارنامہ کرے گا لیکن ساڑھے تین برس کے بعد اس عہدنامے سے منحرف ہوجائے گا۔

دانی۔ایل ۹ : ۲۷

اس کو ایک مددگار کا تعاون حاصل ہوگا۔اُس کو جھوٹا نبی کہا جائے گا۔یہ نبی دوسرا حیوان بھی کہلائے گا اور شیطان کی طاقت سے بڑے بڑے عجیب کام کرے گا۔ اور تمام دُنیا اس کے کاموں سے حیرت زدہ ہوجائے گی۔

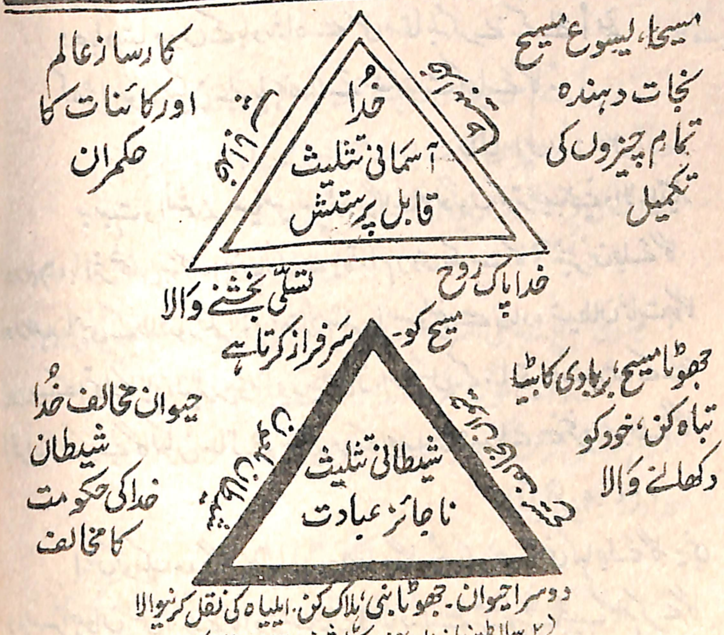
پھر میں نے ایک اور حیوان کو .... دیکھا ....

اور پہلے حیوان کا سارا اختیار اس کے سامنے کام میں لاتا تھا.....

آدمیوں کے سامنے آسمان سے زمین پر آگ نازل کر دیتا تھا۔"

مکاشفہ ۱۳ : ۱۱-۱۳

یہ دونوں حیوان مخالفِ مسیح یا جھوٹے نبی ہیں جو شیطان کے اشتراک سے ایک بڑی تثلیث قائم کریں گے جو آسمانی تثلیث کی مانند ہو گی اور اسی کی نقل ہو گی۔ (چارٹ ملاحظہ ہو)



جب عرب اسرائیل کے اُوپر حملہ کرے گا اور پھر روسی تعاون کے ساتھ حملہ آور ہوگا۔ اس وقت یہ حیوان بھی اپنی فوج لے کر مشرقِ وسطیٰ کی جانب بڑھے گا اور یروشلم کے پہاڑوں پر اپنا قلعہ قائم کرے گا۔

"اور جلالی مُلک میں بھی داخل ہوگا۔......... اور وہ شاندار مقدس پہاڑ اور سمندر کے درمیان شاہی خیمے لگائے گا۔"

دانی ایل ۱۱: ۴۱-۴۵

اس وقت اسرائیل کی کثیر جماعت اس کو مسیحا سمجھے گی جس کے مُدت سے وہ منتظر ہیں۔ وہ ان کا مخلصی دینے والا اور ان میں فارغ البالی قائم کرنے والا معلوم ہوگا۔ اس وقت دُنیا نئی سی ہو جائے گی۔ شیطان کا بالکل یہی پروگرام ہے کہ اس جھوٹے مسیحا کو اسرائیل اور دُنیا کے اُوپر مسلّط کرے۔ لیکن یہ سراسر دھوکہ ہوگا۔ اس حیوان کی اصلیت بہت جلد ظاہر ہو جائے گی۔

۳۔ عالمی متحدہ کلیساؤں کی بربادی

اس کے بعد حیوان مذہبی بابل کی جانب متوجہ ہوگا کیونکہ وہی بابل جس نے اس کو طاقتور بنانے کے لئے امداد دی تھی۔ اب اس کے شیطانی منصوبے پورے کرنے میں رُکاوٹ پیدا کرے گا اور اب بربادی کی تیز رفتاری اور مالی تنگدستی کے ساتھ ساتھ یہ حیوان متحدہ کلیسیا کے خلاف کام کرے گا۔ تاکہ وُہ کلیسیا کی بے اندازہ دَولت اور انسانی قوت پر خود قبضہ کرلے۔

"یہ عورت ارغوانی اور قرمزی لباس پہنے ہوئے اور سونے اور جواہر اور موتیوں سے آراستہ تھی......... اور جو دس سینگ تُو نے دیکھے وُہ اور حیوان اس کسبی سے عداوت رکھیں گے اور اُسے بیکس اور ننگا کردیں گے اور اس کا گوشت کھا جائیں گے اور اس کو آگ میں جلا ڈالیں گے۔"

مکاشفہ ۱۷: ۴-۱۶

اس طرح یہ متحدہ مسیحیت جس نے مسیح کے ایماندار بندوں کو ستایا تھا۔ بربادی کر دی جائے گی۔ نہ محض یہ جھُوٹی مسیحیت خدا تمام مذاہب کو پرکھے گا۔ اور اس مخالفِ مسیح کو ان سب کے برباد کرنے کے لئے آلہ بنائے گا۔ اور آخر میں اس حیوان یعنی شیطان مذہب جو عالمگیر مذہب کے نام سے قائم کیا جائے گا خود بخود

ختم ہو جائے گا۔

قوموں کے درمیان اس بات کی منادی کرو۔ لڑائی کی تیاری کرو۔ بہادروں کو برانگیختہ کرو۔ جنگی جوان حاضر ہوں۔ وہ چڑھائی کریں۔ اپنے ہل کی پھالوں کو پیٹ کر تلواریں بناؤ۔ اور ہنسوؤں کو پیٹ کر بھالے۔ کمزور کہے کہ میں زورآور ہوں۔ اے اردگرد کی سب قومو جلد آکر جمع ہو جاؤ۔ اے خداوند اپنے بہادروں کو وہاں بھیجدے۔ قومیں برانگیختہ ہوں اور یہوسفط کی وادی میں آئیں کیونکہ میں وہاں بیٹھکر اردگرد کی سب قوموں کی عدالت کروں گا۔

یو۔ ایل ۳: ۹-۱۲

دُنیا کی عظیم ترین جنگ اب زیادہ دُور نہیں ہے یہ ایّام مصیبت کے سات برسوں کے آغاز میں واقع ہوگی۔ حزقی ایل۔ دانی ایل اور یوحنا نے اس کے لئے پیشین گوئی کی ہے۔ یوحنا نے دوسری مہر کے انصاف (مکاشفہ ۶: ۳-۴) کے تحت اس کی تصویر پیش کی ہے۔ عالمگیر جنگ ۔ زمین سے صلح اٹھالی گئی۔ اور چوتھی مہر کے تحت زمین کی آبادی کے ایک چوتھائی حصّہ کی بربادی کا ذکر ہے یہ وہی جنگ ہے جس کا اعلان یو۔ ایل کرتا ہے۔ یہ یہوسفط (یروشلم کے برابر مقام ہے) کے اردگرد ہی ہوگی۔

یوحنّا بھی جنگ شروع ہونے سے پہلے ایک قلیل مدّت کے لئے امن کا ذکر کرتا ہے۔ (سفید گھوڑا۔ مکاشفہ ۶: ۱-۲) اور پولس بھی (۱ تھسلنیکیوں ۵: ۳)

خدا اس جنگ کو دُنیا کا انصاف کرنے کے لئے ایک ذریعہ بنائے گا۔ اس جنگ میں شامل ہونے والے اس طرح صف بندی کریں گے۔ اسرائیل مرکز میں روس

کی شمالی ریاستیں۔ مصر اور اُس کے عرب معاونین حیوان کی تابع یورپ اور رومن حکومتیں۔ حیوان کے پرستار مشرق کے بادشاہ۔

دانیل کی پیشین گوئی "اور بادشاہ اپنی مرضی کے مطابق چلے گا اور تکبّر کرے گا اور سب معبودوں سے بڑا بنے گا اور الٰہوں کے الٰہ کے خلاف بہت سی حیرت انگیز باتیں کہے گا اور اقبال مند ہو گا یہاں تک کہ قہر کی تسکین ہو جائے گی کیونکہ جو کچھ مقرر ہو چکا ہے واقع ہو گا وہ اپنے معبودوں کی پرواہ نہ کرے گا۔ اور نہ عورتوں کی مرغوبہ کو اور نہ کسی اور معبود کو مانے گا بلکہ اپنے آپ ہی کو سب سے بالا جاننے لگا۔ اور اپنے مکان پر معبود حصار کی تعظیم کرے گا اور جس معبود کو اس کے باپ دادا نہ جانتے تھے سونا، چاندی اور قیمتی پتھر اور نفیس ہدیے دیکر اس کی تکریم کرے گا وہ بیگانہ معبود کی مدد سے محکم قلعوں پر حملہ کریگا جو اس کو قبول کریں گے ان کو بڑی عزّت بخشے گا اور بہتوں پر حاکم بنائے گا اور رشوت میں ملک کو تقسیم کرے گا اور خاتمہ کے وقت میں شاہِ جنوب اس پر حملہ کرے گا اور شاہِ شمال رتھ اور سوار اور بہت سے جہاز لیکر گرد باد کی مانند اس پر چڑھ آئے گا۔ اور ممالک میں داخل ہو کر سیلاب کی مانند گذرے گا۔"

(دانی ایل ۱۱: ۳۶-۴۰)

اس جنگ کا آغاز عرب ممالک بالخصوص مصر اور یورپ کی طاقتوں کے درمیان ہو گا جس کے فوراً بعد روس اور اس کے معاونین بھی شامل ہو جائیں گے اور پھر بربادی ہی بربادی ہو گی۔

تیل بھی جنگ کا ایک خاص سبب ہو گا مگر اسرائیلیوں سے عربوں کی دشمنی

اس جنگ کو شروع کرے گی۔ یرمیاہ کی پیشینگوئی "مصر نیل کی طرح اٹھتا ہے اور اس کا پانی سیلاب کی مانند موجزن ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں چڑھوں گا اور زمین کو چھپا لوں گا میں شہروں کو اور ان کے باشندوں کو نیست کر دوں گا۔" یرمیاہ ۴۶ : ۸

یروشلم ایک اور اہم سبب ہوگا اور ذکریاہ کی پیشینگوئی کے مطابق ایکبار پھر برباد ہوگا۔ "کیونکہ میں سب قوموں کو فراہم کروں گا کہ یروشلم سے جنگ کریں اور شہر لے لیا جائے گا۔ اور گھر لوٹے جائیں گے اور عورتیں بے حرمت کی جائیں گی۔ اور آدھا شہر اسیری میں جائے گا لیکن باقی لوگ شہر میں رہیں گے تب خداوند خروج کرے گا اور ان قوموں سے لڑیگا جیسے جنگ کے دن لڑا کرتا تھا۔" ذکریاہ ۱۴ : ۲-۳

تب حیوان اسرائیل کے ساتھ کی ہوئی صلح کی شرائط کے تحت اس شاندار ملک میں داخل ہوگا۔ کیونکہ وہ دُنیا پر قابو حاصل کرنے کے لئے اسرائیل کی طاقت کی اہمیت کو سمجھتا ہے۔

اور خاتمہ کے وقت میں شاہِ جنوب اس پر حملہ کرے گا اور شاہِ شمال رتھ اور سوار اور بہت سے جہاز لیکر گردباد کی مانند اس پر چڑھ آئے گا اور ممالک میں داخل ہو کر سیلاب کی مانند گذر جائے گا اور جلالی ملک میں بھی داخل ہوگا اور بہت سے مغلوب ہو جائیں گے۔ (دانی ایل ۱۱ : ۴۰)

خدا اس حیوان کو مصر اور عرب کے معاونین کا انصاف کرنے کیلئے ہتھیار بنائے گا۔ "وہ دیگر ممالک پر بھی ہاتھ چلائے گا اور ملک مصر بھی نہ بچ سکیگا۔

بلکہ وہ سونے چاندی کے خزانوں اور مصر کی تمام نفیس چیزوں پر قابض ہوگا۔"

دانی ایل ۱۱: ۴۲: ۴۳ اور یرمیاہ ۴۶: ۱۴-۱

اِس دَوران گوگ اپنی پوری فوجی طاقت کا مظاہرہ کرنے کے لئے اس حیوان کی رومی فوج کے خلاف لگا دے گا۔ دانی ایل اور حزقی ایل کی پیشینگوئیاں اس پر متفق ہیں۔ "اور خاتمہ کے وقت میں شاہِ جنوب اس پر حملہ کرے گا اور شاہِ شمال رتھ اور سوار اور بہت سے جہاز لیکر گردباد کی مانند اس پر چڑھ آئے گا اور ممالک میں داخل ہوکر سیلاب کی مانند گذرے گا۔"

دانی ایل ۱۱: ۴۰

تو (روس) چڑھائی کرے گا اور آندھی کی طرح آئے گا تو بادل کی مانند زمین کو چھپالے گا۔ تو اور تیسرا تمام لشکر اور بہت سے لوگ تیرے ساتھ۔"

حزقی ایل ۳۸: ۹

گویا شمال کی متحدہ طاقتیں اپنی پوری پیدل فوج۔ اسلاح بردار فوج، سمندری اور ہوائی فوج کے ساتھ اسرائیل پر حملہ آور ہوں گی لیکن خدا کی مرضی کے خلاف کوئی قوم کچھ نہیں کرسکتی۔ چونکہ ایّام مصائب انصاف کا وقت ہوگا اسلئے خدا باری باری ہر قوم کا انصاف کرے گا۔ اب روس کی باری ہے اور حزقی ایل خدا سے منکر اس قوم کی مکمل بربادی کے بارے میں بتلاتا ہے۔ جس طرح روس کی متحدہ فوجیں اسرائیل پر حملہ کررہی ہیں اسی طرح خدا اُن پر حملہ کرے گا پہلے خوفناک زلزلے سے۔

"کیونکہ میں نے اپنی غیرت اور آتشِ قہر میں فرمایا کہ یقیناً اس روز

اسرائیل کی سرزمین میں سخت زلزلہ آئے گا یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں اور آسمان کے پرندے اور میدان کے چرندے اور سب کیڑے مکوڑے جو زمین پر رینگتے پھرتے ہیں اور تمام انسان جو روئے زمین پر ہیں میرے حضور تھرتھرائیں گے اور پہاڑ گر پڑیں گے اور کراڑے بیٹھ جائیں گے اور ہر ایک دیوار زمین پر گر پڑے گی۔" حزقی ایل ۳۸ : ۱۹-۲۰

اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ روس کی متحدہ طاقتوں کا بہت بڑا حصّہ برباد ہو جائے گا۔ "اور میں اپنے سب پہاڑوں سے اس پر تلوار طلب کروں گا۔ خداوند خدا فرماتا ہے اور ہر ایک انسان کی تلوار اسکے بھائی پر چلے گی۔"

حزقی ایل ۳۸ : ۲۱

پھر خدا فرماتا ہے۔ "اور میں وبا بھیجکر اور خون ریزی کر کے اُسے سزا دونگا اور اس پر اور اسکے لشکروں پر اور ان بہت سے لوگوں پر جو اس کے ساتھ ہیں شدّت کا مینہ اور بڑے بڑے اولے اور آگ اور گندھک برساؤنگا۔"

حزقی ایل ۳۸ : ۲۲

یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ ان کا انصاف کرنے کے لئے قدرتی مصائب استعمال کئے جائیں گے۔ لیکن آگ اور اولوں کو نیوکلر ہتھیاروں سے برباد کرنے دیا جائے گا۔ شاید یورپ میں مخالف مسیح کی طاقتوں اور روس کی اپنی مزائل سے اُلٹی نشانہ بازی ہونے لگے گی جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔

"پس اے آدم زاد تو جوج کے خلاف نبوت کر اور کہہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے دیکھ اے جوج روش اور مسک اور توبل کے فرمانروا میں تیرا

مخالف ہوں اور میں تجھے پھرا دوں گا۔ اور تجھے لئے پھروں گا اور شمال کی دور اطراف سے چڑھا لاؤں گا اور تجھے اسرائیل کے پہاڑوں پر پہنچاؤں گا اور تیری کمان تیرے بائیں ہاتھ سے چھڑا دوں گا اور تیرے تیر تیرے داہنے ہاتھ سے گرا دوں گا۔ تو اسرائیل کے پہاڑوں پر اپنے سب لشکر اور حمایتوں سمیت گر جائے گا اور میں تجھے ہر قسم کے شکاری پرندوں اور میدان کے درندوں کو دوں گا کہ کھا جائیں۔ تو کھلے میدان میں گرے گا کیونکہ میں نے ہی کہا ہے۔ خداوند فرماتا ہے اور میں ماجوج پر اور ان پر جو بحری ممالک میں امن سے سکونت کرتے ہیں آگ بھیجوں گا اور وہ جانیں گے کہ میں خداوند ہوں"۔

حزقی ۳۹: ۱-۶

جیسا کہ یعشیاہ نے ڈھائی ہزار برس پہلے لکھا۔ روس کا یہ انصاف خدا کا صرف ایک قدم ہے"۔ کوئی ہتھیار جو تیرے خلاف بنایا جائے گا کام نہ آئیگا۔ (اسرائیل) یعشیاہ ۵۴: ۱۷

"اور اپنی بزرگی اور اپنی تقدیس کراؤں گا اور بہت سی قوموں کی نظروں میں مشہور ہوں گا اور وہ جانیں گے کہ میں خداوند ہوں"۔

حزقی ایل ۳۸: ۱۷

اس جنگ میں حیوان نیست نہیں ہوگا۔ حالانکہ وہ شیطان کا آدمی ہے وہ اسرائیل کا معاون ہے لیکن بعد میں جب وہ اسرائیل کا مخالف ہو جائے گا تب وہ برباد کر دیا جائے گا۔ مصر اور گوگ کو شکست ہو جائے گی لیکن حیوان کو مصر کے خزانوں پر قبضہ کرنے کا وقت نہیں ملے گا۔ اس سے پہلے۔

لیکن مشرقی اور شمالی اطراف سے افواہیں اسے پریشان کرینگے اور وہ بڑے غضب سے نکلے گا کہ بہتوں کو نیست و نابود کر دے۔"

دانی ایل ۱۱ : ۴۴

اس کا یہ مطلب ہوا کہ مشرق کا بادشاہ گوگ کی شکست اور روم کی حکومت کی بربادی دیکھ کر اس سے فائدہ اٹھائے گا اور اس خیال کے مدِنظر مشرقِ وسطیٰ پر حملہ کر دے گا کہ ان دونوں ممالک کے برباد شدہ تیل اور معدنیات کو حاصل کرے۔ لیکن حیوان کی شکست نہیں ہوگی اور وہ بہت سی قوموں کو فتح کر کے برباد کر دے گا جن میں مشرق کے بادشاہ ہونگے۔

اس طرح گوگ کے ساتھ امریکہ۔ عرب اور مشرقی قوت برباد ہو جائے گی یا فتح کر لی جائے گی جیسا کہ مکاشفہ ۱۳ : ۷ میں پیشینگوئی ہے۔

" اور اسے یہ اختیار دیا گیا کہ مقدّسوں سے لڑے اور ان پر غالب آئے۔ اور اسے ہر قبیلہ اور اُمّت اور اہلِ زبان اور قوم پر اختیار دیا گیا۔"

جس طرح پہلی عالمگیر جنگ کے بعد لیگ آف نیشن قائم ہوئی تھی اور دوسری عالمگیر جنگ کے بعد یو این او قائم ہوئی تھی اس طرح تیسری عالمگیر جنگ کے بعد ایک عالمگیر حکومت قائم کی جائے گی۔ دُنیا میں پھیلے ہوئے انتشار اور بگڑی ہوئی حالت کو سُدھارنے اور دوبارہ عالمگیر جنگ کو روکنے کیلئے یہ عالمگیر حکومت ہی ایک واحد حل ہوگی اس طرح فتح اور لوگوں کی رضامندی سے دُنیا مخالف مسیح کی جبراً پرستش کرنے کے لئے تیار ہوگی اور اسکی معرفت شیطان کی عبادت کی جائے گی۔"

ایّامِ مصائب کا دورِ وسطیٰ

آیّامِ مصائب کے وسط میں دو خاص واقعات ظاہر ہوں گے جو سات برس کے انصاف کے زمانے کی قابلِ غور ترقی کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ دو نبیوں کی گواہی کا خاتمہ۔ جو لوگ مسیح کے نام پر آتے ہیں ان کی نجات کا کام اب ختم ہو جائے گا۔ (یو۔ ایل ۱: ۳۲)

دُنیا کے تمام لوگ دو گروہوں میں سے ایک میں شامل کر دیئے جائیں گے بھیڑ یا بکری۔ یعنی ایمان دار اور غیر ایمان دار۔ ان کی تقسیم ٹھہر شدہ ہے۔

ان دو گواہوں کی تبلیغ کے "مقرر کردہ ساڑھے تین برس کا عرصہ تشدّد پر ختم ہوگا" جب یہ اپنی گواہی ختم کریں گے تو یہ حیوان ان کے خلاف جنگ کرے گا اور ان پر غالب آکر ان کو ہلاک کر دے گا۔ ان کی لاشیں اس عظیم شہر کی شاہراہوں پر پڑی رہیں گی جس کو مذہبی زبان میں سدوم اور عمورہ کہا جاتا ہے۔ جہاں ہمارے مسیح کو مصلوب کیا گیا تھا (یروشلم) ان کے لوگ، رشتہ دار، ہم زبان اور ہم قوم ان کی لاشوں کو ساڑھے تین دن تک دیکھتے رہیں گے۔ اور ان کو دفن نہیں کرنے دیں گے۔ جو اس وقت زندہ رہیں گے ان کو دیکھیں گے۔ اور شادمان ہوں گے اور خوشی سے ایک دوسرے کو تحفے دیں گے۔ کیوں کہ ان دونوں نبیوں نے ان لوگوں کو ستایا تھا جو زمین پر رہتے تھے اور ساڑھے تین کے بعد خدا کی طرف سے زندگی کی رُوح داخل ہوئی اور وہ اپنے پاؤں کے بل کھڑے ہو گئے

اور ان کے دیکھنے والوں پر بڑا خوف طاری ہو گیا اور انھیں آسمان پر سے ایک بلند آواز سنائی دی۔ کہ یہاں اوپر آ جاؤ پس وہ بادل پر سوار ہو کر آسمان پر چڑھ گئے اور ان کے دشمن انھیں دیکھ رہے تھے۔" (مکاشفہ ۱۱: ۷-۱۳)

یہاں یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ تمام قوموں کے لوگ اس واقعہ کو شاید ٹیلی ویژن پر دیکھیں گے۔ ان دونوں کو ہلاک کرنے کے بعد یہ حیوان مطلق العنان نظر آئے گا کیونکہ اس سے پہلے ان کا مارنا ممکن نہیں تھا۔ اس وقت غیر ایمانداروں پر خوف و وحشت طاری ہو جائے گا۔ لیکن جب وہ ان دونوں گواہوں کی شہادت، دوبارہ زندہ ہونا اور اُن کا آسمان پر اٹھایا جانا دیکھیں گے تو ان دونوں گواہوں کی شہادت کو صحیح ثابت کر دے گا۔ اس طرح خدا ان دونوں گواہوں کی حمایت کرے گا جس طرح اُس نے ۲۹/۳۰ اے ڈی میں یسوع مسیح کے مصلوب کئے جانے کے بعد اس کو قبر سے زندہ کر کے اس کے کام کی سچائی کو صحیح ثابت کیا۔ اس سے پہلے یسوع مسیح کے صلیب دیئے جانے کے وقت خدا نے وقت کی تقسیم کے لئے ایک زلزلے کا استعمال کیا تھا۔ اس وقت یروشلم متزلزل ہو گیا تھا تاکہ تصلیب کا واقعہ تاریخ میں وقت کی تقسیم کیلئے تحریر کیا جائے۔ اب یروشلم ایک مرتبہ پھر جنبش کرے گا اور یہ زلزلہ ایّام مصائب کا ریکارڈ ہو گا۔ اور بڑے انصاف کا آغاز ہو جائے گا۔ ایّام مصائب کے دوسرے سابقہ ۳½ برسوں کا آغاز اور دُنیا کے خاتمہ کا وقت ہو گا۔

۲۔ حیوان کی عبادت (مخالف مسیح)

تمام قومیں اب حیوان کے تابع ہو جائیں گی۔ ایک متحد دُنیا کا خیال حقیقت بن جائے گا اور حیوان کی حکمرانی تمام دُنیا پر مُسلّط ہو جائے گی۔ تمام دُنیا کی خوراک کا بینک، دُنیا کی فوج تمام سماجی خدمات اور حدود پر وہ تنہا حکمرانی کرے گا۔ مذہبی بابل اور دنیا کی گمراہ کلیسا کو برباد کر کے حیوان ایک نئے مذہب کا آغاز کرے گا یعنی اپنی پرستش کرانا۔

پہلے وہ یہودی مذہب کو نیست کرے گا۔ یروشلم کی ہیکل کو اپنے قبضہ میں کرے گا اور وہاں کی قربانیوں اور مذہبی رسموں کو ختم کر دے گا۔

دانی ایل ۹ : ۲۷

پھر وہ ہیکل میں تخت نشین ہو گا اور خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ جو مخالفت کرتا ہے اور ہر ایک سے جو خدا یا معبود کہلواتا ہے اپنے آپ کو بڑا ٹھہراتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ خدا کے مقدّس ہیکل میں بیٹھ کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے۔ (۲ تھیسلنیکیوں ۲ : ۴)۔

"اور بادشاہ (حیوان) اپنی مرضی کے مُطابق چلے گا اور تکبّر کرے گا اور سب معبودوں سے بڑا بنے گا اور الہٰوں کے الٰہ کے خلاف بہت سی حیرت انگیز باتیں کہے گا۔ اور اقبال مند ہو گا۔ یہانتک کہ قہر کی تسکین ہو جائے گی۔ کیونکہ جو کچھ مقرّر ہو چکا ہے واقع ہو گا۔"

(دانی ایل ۱۱ : ۳۶)۔

اس لئے یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ حیوان تمام مذاہب کا مخالف ہوگا اور تمام دُنیا کو صرف اپنی پرستش کے لئے مجبور کرے گا۔ جھوٹا نبی اس حیوان کی ایک مورت بنائے گا۔ یہ ایسی مورت ہوگی جو کمپیوٹر کے ذریعے بولے گی۔

...... زمین کے رہنے والوں کو ان نشانوں کے سبب سے اس طرح گمراہ کر دیتا تھا کہ زمین کے رہنے والوں سے کہتا تھا کہ اس حیوان کا بُت بناؤ..... اور اسے اس حیوان کے بُت میں رُوح پھُونکنے کا اختیار دیا گیا تاکہ وہ حیوان کا بت بولے بھی اور جتنے لوگ اس حیوان کے بُت کی پرستش نہ کریں ان کو بھی قتل کرائے۔ (مکاشفہ ۱۳: ۱۴-۱۵)

یہ مورت ہیکل میں رکھی جائے گی جیسا کہ دانی ایل ۱۱: ۳۱ میں کہا گیا ہے "اور وہ محکم مقدس کو ناپاک اور دائمی قربانی کو موقوف کریں گے اور اُجاڑنے والی مکروہ چیز کو اس میں نصب کریں گے۔"

تمام دُنیا کو اس مورت اور حیوان کو سجدہ کرنے کے لئے مجبور کیا جائے گا۔ جو اس کی عبادت کرنے سے انکار کریں گے ہلاک کر دیئے جائیں گے۔

۳۔ ایماندار یہودیوں کا بھاگنا

مندرجہ بالا اسباب اور اس حقیقت کے سبب سے کہ مصائب عظیم کا مرکز اسرائیل ہوگا۔ یسوع مسیح نے بہت مدّت قبل خبردار کر دیا تھا کہ یہودیوں میں کوئی بھی ایماندار جیسے ہی یہ علامات دیکھیں شہر سے بھاگنے میں ایک لمحہ بھی ضائع نہ کریں۔

"پس جب تم اس اُجاڑنے والی مکروہ چیز کو جس کا ذکر دانی ایل نبی کی

معرفت ہوا مقدّس مقام میں کھڑا ہوا دیکھو (پڑھنے والا سمجھ لے) تو جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑ پر بھاگ جائیں۔ جو کوٹھے پر ہو وہ اپنے گھر کا اسباب لینے نیچے نہ اُترے اور جو کھیت میں ہو وہ اپنا کپڑا لینے کو پیچھے نہ لوٹے۔ ..... مگر افسوس ان پر جو ان دنوں میں حاملہ ہوں .... کیوں کہ اس وقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دُنیا کے شروع سے نہ اب تک کبھی ہوئی نہ کبھی ہوگی۔ اور اگر وہ دِن گھٹائے نہ جائے تو کوئی بشر نہ بچتا۔ مگر برگزیدوں کی خاطر وہ دِن گھٹائے جائیں گے"۔ (متی ۲۴: ۱۵ — ۲۲)۔

مصائب کے وقت بہت سے مقدّس قتل کئے جائیں گے اور بہت سے شدید ترین تکالیف کا مقابلہ کرنے کے لئے دوسرے پہاڑوں میں جاکر روپوش ہو جائیں گے۔

دوسری پیشین گوئی اس فرار کا ذکر کرتی ہے جو باقی ماندہ یہودیوں کے بارے میں ہے۔

"اور وہ عورت (اسرائیل) اس بیابان کو بھاگ گئی جہاں خدا کی طرف سے اس کے لیئے جگہ تیار کی گئی تھی۔ تاکہ وہاں ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک اس کی پرورش کی جائے .... اور اس عورت کو بڑے عقاب کے پر دیئے گئے تاکہ سانپ کے سامنے سے اُڑ کر بیابان میں اپنی جگہ پہنچ جائے جہاں ایک زمانہ اور زمانوں اور آدھے زمانے تک اس کی پرورش (۳½ برس) کی جائے۔

(مکاشفہ ۱۲: ۶ و ۱۴)۔

جس مقام پر اتنے بڑے شمار میں لوگ چھپ سکتے ہیں اس کے لئے ایک قدیم شہر کا نام بتلایا گیا ہے۔ یہ ریگستانی شہر پیٹرا ہے۔ جو یروشلم سے قریب ۱۵۰ میل جنوب مشرق کی جانب واقع ہے۔ یہ موجودہ جارڈن کی حدود میں ہے۔ یہ شہر ایک تعجب خیز قلعہ کی مانند ہے جو ریگستانی پہاڑوں کے درمیان بنایا گیا ہے۔ اس شہر میں داخل ہونے کا واحد راستہ ہے جو تقریباً بالکل برباد ہو چکا ہے اور محض سیاحوں کی دلچسپی کا مرکز رہ گیا ہے۔ یہ چھ ہزار فٹ لمبا ہے۔ تنگ اور پہاڑ کے ڈھلوان پر ہے۔ اس طرح یہ شہر ناقابلِ تسخیر ہو گیا ہے۔ یہی وہ شہر ہو سکتا ہے جہاں خدا معجزہ کے طریقے سے ان بچے ہوئے یہودی ایمانداروں کو محفوظ رکھے گا۔

مخالف مسیح **اس کے خطابات** حیوان ۔ ملعون زمین کا آدمی خونی اور فریبی طاقت ور دشمن بہت سے ممالک پر مسلّط ظالم	**اس کی ابتدا** وہ حیوان اتھاہ گڑھے سے نکلے گا (مکاشفہ ۱۱: ۷) (یہ اس کی شیطانی ابتدا ہے) حیوان کو سمندر میں سے نکلتے دیکھا (مکاشفہ ۱۳: ۱) (اس کا مطلب غیر ایماندار اقوام) آخری ایام میں۔ (دانی ایل ۸: ۲۳) اسرائیل کی تاریخ کے صلح اور امن سے کام کرے گا۔ (دانی ایل ۸: ۲۵) **اس کی شخصیت** وہ سیاسی لیڈر ہو گا۔ رومی سلطنت کا حکمران

برباد کرنے والا
چھوٹا سینگ
شہزادہ
سنگدل انسان
مطلق العنان بادشاہ
دھوکہ باز پاسبان
مرد گناہ
خوفناک بادشاہ
سرکش و باغی

ہوگا جس نے یروشلم کو برباد کیا۔ (دانی ایل ۹ : ۲۶)
دانشمند۔ گھمنڈی۔ عیّار اور فریبی ہے۔
(دانی ایل ۷ : ۸، ۲۰، ۸ : ۲۳۔ حزقی ایل ۲۸ : ۶)
اس کی تمام دلچسپی قوّت حاصل کرنے میں ہے۔
(دانی ایل ۱۱ : ۳۸)
وہ کافر ہے اور خود کو معبود ظاہر کرتا ہے۔ (حزقی ایل ۲۸ : ۲۔ دانی ایل ۷ : ۲۵۔ مکاشفہ ۱۳ : ۱، ۵، ۶)
وہ اپنی قوّت شیطان سے حاصل کرتا ہے۔ (حزقی ایل ۲۸ : ۲، ۹ – ۱۲۔ مکاشفہ ۱۳ : ۴۔ دانی ۸ : ۲۵)
لوگ اپنی کم سمجھی کے باعث اس کی پرستش کرتے ہیں۔ (۲ تھیسنیکیوں ۲ : ۱۱)
وہ خود کو خدا ظاہر کرتا ہے اور خدا سے بھی بڑا بنتا ہے۔
(۲ تھیسنیکیوں ۲ : ۴۔ دانی ایل ۱۱ : ۳۶)

اس کا کام

وہ قوموں پر مطلق العنان حکمران ہے۔
(مکاشفہ ۱۳ : ۸۔ دان ایل ۱۱ : ۳۶)
اسرائیل کے سات برس کا عہدنامہ کرتا ہے
جو ۳½ برس کے بعد ٹوٹ جاتا ہے (دان ایل ۹ : ۲۷)

وہ بت پرستی شروع کرتا ہے اور اپنی پرستش کراتا ہے۔ (دانی ایل ۹: ۲۷، ۱۱: ۳۶-۳۷-۲ تھسلنیکوں ۲: ۴ مکاشفہ ۱۳: ۵)

وہ شیطانی نظام کا سرغنہ ہے اور شیطانی طاقت کی مدد سے عجیب کام دکھا کر اپنی قوت ثابت کرتا ہے۔

(۲ تھسلنیکو ۲: ۳، ۹-۱۰)

وہ اسرائیل کی مخالفت کرتا ہے۔ (دانی ۷: ۲۱، ۲۵، ۸: ۲۴ مکاشفہ ۱۳: ۷)

مذہبی بابل کو برباد کرتا ہے۔ وہی کفر کا مذہب جس نے اس کی طاقت کو عروج دیا تھا۔

(مکاشفہ ۱۷: ۳، ۱۶-۱۷)

وہ شاہزادوں کے شاہزادے (مسیح) کا خاص مخالف ہے۔ (دانی ۷: ۲۱، ۸: ۲۵)

وہ سات برس تک حکمراں رہے گا۔ اور آخری نصف عرصہ میں تمام دنیا پر قابض ہو جائے گا۔

(دانی ۹: ۲۷ مکاشفہ ۱۳: ۵)

اس کا خاتمہ

خدا کی طرف سے انصاف کے بعد اس کا خاتمہ ہو جائیگا۔

مکاشفہ ۱۹: ۱۹-۲۰)

اس کا مقابلہ صفحہ پر دیئے گئے چارٹ سے کیجئے۔

۴۔ حیوان کا نشان (۶۶۶)

اب حیوان تمام لوگوں کے دل و دماغ اور جسم پر تسلّط کرنے کے لیئے آخری قدم اُٹھائے گا۔ وہ ہر شخص کو مجبور کر دے گا کہ وہ ۶۶۶ کا عدد لگائیں۔ کمپیوٹر سے حاصل شدہ اطلاعات جو اس کے حکم کے مطابق ہوں گی وہ ہر اس شخص کے اوپر اس نشان کا معائنہ کرے گا اور اِن کی پیشانی یا دست راست پر نشان لگوائے گا۔

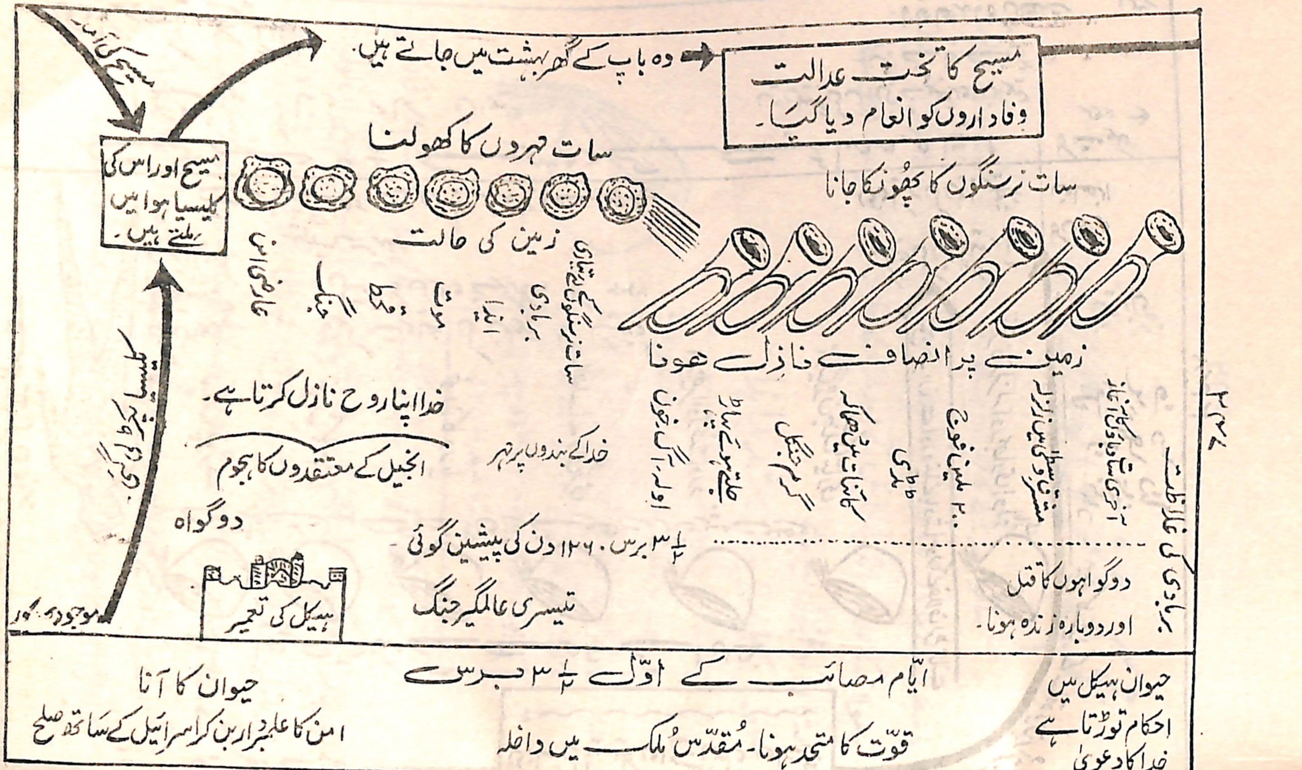
"اور اس نے سب چھوٹے بڑوں ...... کے دلہنے ہاتھ یا ماتھے پر ایک چھاپ کرا دی تاکہ اس کے سِوا جس پر نشان یعنی اس حیوان کا نام یا اس کے نام کا عدد ہو اور کوئی خرید و فروخت نہ کر سکے ..... اور اس کا عدد چھ سو چھیاسٹھ ہے"۔

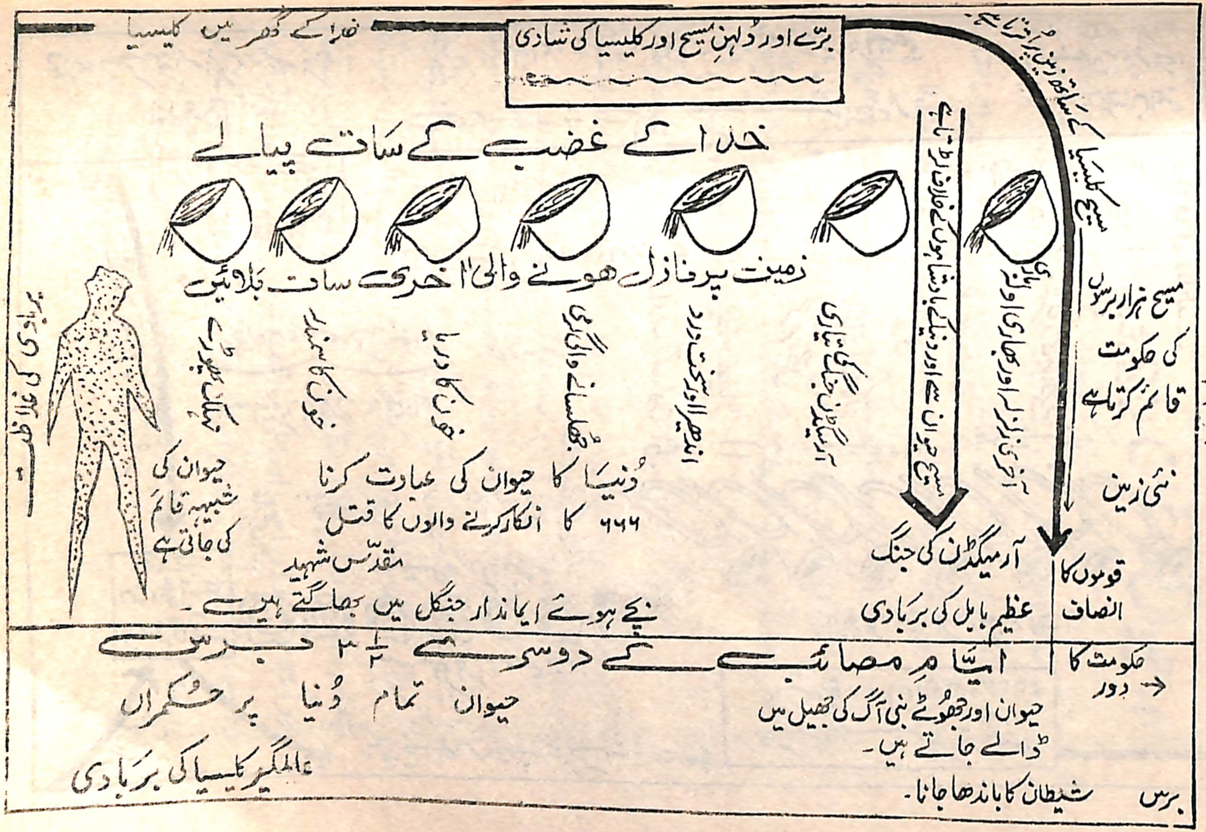
(مکاشفہ ۱۳: ۱۶-۱۸)

اس طرح شیطان کا کام پورا ہو جائے گا تاکہ تمام دنیا کو وہ شیطان کے قبضہ میں کر دے جو دست طور پر اس انسان یعنی حیوان پر قابض ہو جائے گا۔ یہ شیطانی حکومت دوسرے ۲/۱ ۳ برس کے اختتام تک جاری رہے گی۔

"اور بڑے بول بولنے اور کفر بکنے کے لیئے اسے ایک منہ دیا گیا اور اسے بیالیس مہینے تک کام کرنے کا اختیار دیا گیا اور اس نے خدا کی نسبت کفر بکنے کیلیئے منہ کھولا کہ اس کے نام اور اس کے خیمہ یعنی آسمان کے رہنے والوں کی نسبت کفر بکے اور اُسے یہ اختیار دیا گیا کہ مقدّسوں سے لڑے اور ان پر غالب آئے اور اُسے ہر قبیلہ اور امت اور اہلِ زبان اور قوم پر اختیار دیا گیا اور زمین کے وہ سب رہنے والے جن کے نام اس برّہ کی کتابِ حیات میں لکھے نہیں گئے جو بنائے عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے۔ اس حیوان کی پرستش کریں گے"۔

(مکاشفہ ۱۳: ۵-۸)


مسیح کا تخت۔ عدالت
وفاداروں کو انعام دیا گیا۔
وہ باپ کے گھر بہشت میں جاتے ہیں۔
مسیح کی آمد
مسیح اور اس کی کلیسیا ہوا میں ملتے ہیں۔
سات مہروں کا کھولنا
سات نرسنگوں کا پھونکا جانا
زمین کی حالت
ساتوں نرسنگوں کے لئے تیاری
بربادی
ایذا
موت
قحط
جنگ
عارضی امن
زمین پر انصاف نازل ہونا
اولے، آگ، خون
جلتے ہوئے پہاڑ
گرم جنگل
کائنات میں دھماکہ
ٹڈی
۲۰۰ ملین فوج
مشرق وسطیٰ میں زلزلہ
آخری ساتوں وباؤں کا آغاز
بربادی کی غلاظت
دو گواہوں کا قتل
اور دوبارہ زندہ ہونا۔
خدا اپنا روح نازل کرتا ہے۔
خدا کے بندوں پر مہر
انجیل کے معتقدوں کا ہجوم
دو گواہ
۳½ برس۔ ۱۲۶۰ دن کی پیشین گوئی۔
تیسری عالمگیر جنگ
ہیکل کی تعمیر
کلیسیا پکڑی گئی
موجودہ دور
ایّام مصائب کے اوّل ۳½ برس
حیوان کا آنا
امن کا علمبردار بن کر اسرائیل کے ساتھ صلح
قوّت کا متحد ہونا۔ مُقدّس مُلک میں داخلہ
حیوان ہیکل میں احکام توڑتا ہے
خدا کا دعویٰ


برّے اور دُلہن مسیح اور کلیسیا کی شادی
خدا کے گھر میں کلیسیا
مسیح کلیسیا کے ساتھ زمین پر اُترتا ہے
خدا کے غضب کے سات پیالے
زمین پر نازل ہونے والی آخری سات بلائیں
آخری زلزلہ اور بھاری اولے
آرمیگڈن جنگ کی تیاری
اندھیرا اور سخت درد
جُھلسانے والی گرمی
خون کا دریا
خون کا سمندر
مہلک پھوڑے
مسیح حیوان سے اور دنیا کے بادشاہوں کے خلاف لڑتا ہے
مسیح ہزار برس کی حکومت قائم کرتا ہے
نئی زمین
قوموں کا انصاف
آرمیگڈن کی جنگ
عظیم بابل کی بربادی
دُنیا کا حیوان کی عبادت کرنا
۶۶۶ کا انکار کرنے والوں کا قتل
مقدّس شہید
حیوان کی شبیہہ قائم کی جاتی ہے
بچے ہوئے ایماندار جنگل میں بھاگتے ہیں۔
حکومت کا دور
ایّامِ مصائب کے دوسرے ۳½ برس
حیوان تمام دُنیا پر حکمراں
حیوان اور جھوٹے نبی آگ کی جھیل میں ڈالے جاتے ہیں۔
عالمگیر کلیسیا کی بربادی
شیطان کا باندھا جانا۔
برس

غم کے آخری ۳½ برس

ساتویں نرسنگے کا قہر جو ہم نے پہلے دیکھا ہے وہ آخر کے ساتوں قہروں یا غضب کے پیالوں کا اعلان کرتا ہے یہ ساتوں پیالے ۳½ برس کا عرصہ ہیں یہ حیوان کے خلاف انڈیلے جائیں گے اور ان کے خلاف بھی جنہوں نے اس کے نشان کو قبول کیا ہے۔

غضب کا پہلا پیالہ۔ شدید ایذا



پس پہلے نے جا کر اپنا پیالہ زمین پر الٹ دیا اور جن آدمیوں پر اس حیوان کی چھاپ تھی اور جو اس کے بُت کی پرستش کرتے تھے ان کے ایک بُرا اور تکلیف دینے والا ناسور پیدا ہو گیا۔
(مکاشفہ ۱۶: ۲)

حیوان کے لوگوں پر یہ نشان لگ چکنے کے بعد ۳½ برس کے ابتدائی دور میں یہ پیالہ اُنڈیلا گیا۔ یہ کوئی تعجب خیز بات نہیں ہے کہ یہ خدا کے قہر کا پیالہ ان لوگوں پر نازل ہو گا جو حیوان کی پرستش کرتے ہیں۔ یونانی لفظ جو اس شدید تکلیف کے لئے استعمال کیا گیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ ناسُور جیسی مہلک قسم کی ہو گی اور غیر معمولی طور پر شدید ہو گی۔ ممکن ہے کہ یہ لگنے والی بیماری ہو اور اس کا تعلق اسی سے ہو جو حیوان کی عبادت کرنے والوں نے لگوایا ہے۔

غضب کا دوسرا پیالہ۔ خون کا سمندر



اور دوسرے نے اپنا پیالہ سمندر میں اُلٹا اور مُردے کا سا خون بن گیا اور سمندر کے سب جاندار مر گئے۔ (مکاشفہ ۱۶:۳)

دوسرے انصاف کے نرسنگے کے آغاز میں سمندر کا ایک تہائی حصّہ خُون بن گیا اس کا اثر دنیا کے دیگر تمام سمندروں پر پڑا اور سمندر کی ہر شے ہلاک ہو گئی ان لوگوں کے لئے جن کی خوراک مچھلی ہے یہ سخت المیہ ہوگا۔

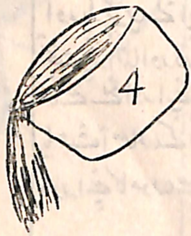
تیسرے غضب کا پیالہ۔ خون کے دریا



اور تیسرے نے اپنا پیالہ دریاؤں اور پانی کے چشموں پر اُلٹا اور وہ خون بن گئے۔ (مکاشفہ ۱۶:۴)

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ انصاف حیوان اور اس کی عالمگیر حکومت کے خلاف ہوگا۔ جس طرح حیوان نے لاکھوں ایمانداروں کے سر قلم کرکے خون بہایا تھا اسی طرح اب اس کو پینے کے لئے خون دیا جائے گا۔ دُنیا کی تمام ندّیاں اور جھیلیں خون میں تبدیل ہو جائیں گی جس کا انجام یہ ہوگا کہ قحط، پیاس اور ایذا شدید ہو جائے گی۔

غضب کا چوتھا پیالہ جُھلسا دینے والی حدّت۔



اور چوتھے نے اپنا پیالہ سُورج پر اُلٹا اور اُسے آدمیوں کو آگ سے جُھلسا دینے کا اختیار دیا گیا۔ اور آدمی سخت گرمی سے جُھلس گئے اور انھوں نے خدا کے نام کی نسبت کفر بکا جو اِن آفتوں پر اختیار رکھتا ہے اور توبہ نہ کی کہ اس کی تمجید کرتے۔

(مکاشفہ ۱۶ : ۸-۹)

یہ انصاف دُنیا کی ایک اور مصیبت کی وجہ سے پیدا ہو گا جس کی وجہ یہ ہوگی کہ عارضی طور پر دُنیا کا تعلق سُورج کے ساتھ اُلٹا ہو جائے گا۔ خوف اور وہشت کا امکان ایک حقیقت بن جائے گا اور لوگ سُورج کی شدید حدّت سے جُھلس کر رہ جائیں گے۔ یہ ہوا کے گرم جھونکوں سے کہیں شدید ہو گا۔

یاد رکھئے کہ ان آخری سات مصیبتوں میں انسان توبہ نہیں کریگا دوزخ میں شدید تکلیف ہوگی مگر توبہ کا موقعہ نہ ہو گا۔ توبہ کرنے اور نجات پانے کا موقع ختم ہو چکے گا۔

غضب کا پانچواں پیالہ۔ تاریکی اور سخت درد



اور پانچویں نے اپنا پیالہ اس حیوان کے تخت پر الٹا اور درد کے مارے لوگ اپنی زبانیں کاٹنے لگے اور اپنے دکھوں اور ناسوروں کے باعث آسمان کے خدا کی نسبت کفر بکنے لگے اور اپنے کاموں سے توبہ نہ کی۔

(مکاشفہ ۱۶: ۱۰-۱۱)

اس غضب کی تکلیف شدید ہے۔ تاریکی کیسے پیدا ہوگی اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا۔ نہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس سے کیا تکلیف یا بیماری ہوگی۔ یہ بیماری حیوان کی سلطنت روم پر نازل ہوگی۔ یوں تو تمام دُنیا اس کے تابع ہوگی لیکن یورپ اس کا مرکز اور پایۂ تخت ہوگا۔ یہ کوئی نئی قسم کے گیس کا ہتھیار ہو سکتا ہے جس کو مشرق کے بادشاہ تمام دُنیا کے تعاون سے اس وقت تیار کریں گے جب یہ لوگ اس حیوان کی حکمرانی اور شدید تکلیف اور اس کی نااہلیت سے بے قرار ہو کر اپنی مخلصی کے لئے اس کو تیار کریں گے۔

غضب کا چھٹا پیالہ ۔ آرمیگڈن کی لڑائی



اور چھٹے نے اپنا پیالہ بڑے دریا یعنی فرات پر اُلٹا اور اس کا پانی سوکھ گیا تاکہ مشرق سے آنے والے بادشاہوں کے لئے راہ تیار ہو جائے۔
پھر میں نے اس اژدہا کے منہ سے اور اس حیوان کے منہ سے اور اس جھوٹے نبی کے منہ سے تین ناپاک روحیں مینڈکوں کی صورت میں نکلتے دیکھیں یہ شیاطین کی نشانی دکھانے والی روحیں ہیں جو قادرِ مطلق خدا کے روزِ عظیم کی لڑائی کے واسطے جمع کرنے کے لئے ساری دنیا کے بادشاہوں کے پاس نکل کر جاتی ہیں اور انھوں نے اس کو اس جگہ جمع کیا جس کا نام عبرانی میں ہرمجدّون ہے۔

(مکاشفہ ۱۶ : ۱۲-۱۶)

یہ پیالہ اس جنگ عظیم کی تیاری کی علامت ظاہر کرتا ہے جیسی کہ کبھی واقع نہیں ہوئی۔ یعنی آرمیگڈن کی (ہرمجدّون) کی جنگ جس میں ملک اسرائیل میں اکٹھی ہوئی تمام اقوام خدا سے لڑنے کے لئے نکلیں گی۔ یہ جنگ خدا کے عظیم دن کے لئے ہوگی لفظ آرمیگڈن عبرانی زبان کا ہے جو میگڈو پہاڑ کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ پہاڑ شمالی اسرائیل میں واقع ہے۔ اور ایسڈریلون (ESDRAELON) کے میدان کے

گرد صف آرائی کئے ہوئے ہے۔ اس کو میگڈون کا میدان بھی کہتے ہیں اور جزاییل کی وادی بھی۔ یہ یہودیہ، یروشلم اور سامریہ کے پہاڑوں کا دروازہ ہے سلیمان اور اسرائیل کے دیگر بادشاہوں نے اس پہاڑ پر قلعے تعمیر کئے تھے۔ الیسڈریلون کا میدان کارمل پہاڑ ہے۔ جو بحرِ قلزم کے ساحل پر ہے۔ ملک کے اندر قریب بیس میل تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ چودہ میل چوڑا ہے۔ اور شمال میں ٹیبر (TABOR) پہاڑ سے مل جاتا ہے اور جنوب مشرق میں گل بوا (GILBOA) پہاڑ سے ملتا ہے۔ زمانۂ قدیم میں اس علاقہ میں بہت سی جنگیں لڑی گیئں اور آخر میں خدا کے عظیم دن میں یہ پھر جنگ کا مرکز بنے گا چھٹے غضب کے پیالے کے بیان سے ہم دیکھتے ہیں کہ فرات جیسی زبردست ندی جو دُنیا کی عظیم ندیوں میں سے ایک ہے بالکل خشک ہو جائے گی۔ اس کا منبع ترکی میں ہے یہ ۱۷۸۰ میل تک سیریا اور عراق میں سے ہو کر گذرتی ہے اور خلیج فارس میں گرتی ہے اس ندی کے خشک ہو جانے سے مشرقِ وسطیٰ میں مشرقی بادشاہوں کے حملے تیز رفتاری سے کرنے کے لئے راہ ہموار ہو جائے گی جو براستہ تبت۔ پاکستان۔ ایران۔ اور عراق ہو کر حملہ آور ہوں گے اس حملے کی وجہ بیان نہیں کی گئی۔ لیکن یہ بات صاف ہے کہ خدا کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے جس کی پیشین گوئی ہو چکی ہے۔ شیطان فوجوں کو جمع کرے گا۔ مشرق کے بادشاہ حیوان کی ۱/۲ ۳ برس کی حکومت سے باغی و سرکش ہو جائینگے وہ لوگ حیوان کو زبردست اور مصمم چیلنج دیں گے اور اس کے اختیار کو سرے سے ہٹا دینے کی کوشش کریں گے۔ اور مشرقِ وسطیٰ پر خود قابض ہونے کی سعی کریں گے دوسری اقوام جو یا تو حیوان کے ساتھ یا مشرقی بادشاہوں کے ساتھ متحد ہو جائینگے وہ بھی محض میگڈن کے مرکزی میدان میں ہوں گے بلکہ ہزاروں میلوں میں صف آرائی

کریں گے جو عراق، سائبیریا، ٹرکی، مصر، افریقہ، یورپ اور بحرِ قلزم تک پھیل جائیں گے۔ الیسنڈ ریلون کا میدان ہی لڑائی کا مقام ہوگا۔ یہ نہیں بتلایا گیا کہ یہ جنگ کتنی مُدت تک جاری رہے گی۔ لیکن قوموں کی یہ جنگ یکایک آسمان سے مسیح اور اس کی فوج کی آمد سے منتشر ہو جائے گی۔ اس جنگ کا ذکر مکاشفہ ۱۹: ۱۱-۱۹ میں بھی کیا گیا ہے۔

اس مقام پر اس لڑائی کا نقطۂ عروج استعارات میں بیان کیا گیا ہے تلوار جو اس کے منھ سے نکلتی ہے وہ مسیح کے منھ سے نکلے ہوئے با اختیار الفاظ کی علامت ہے۔ جیسا کہ ہم دوسری جگہ بھی پڑھتے ہیں (۱) "تمام طاقت اور اختیار اس کو دیا گیا (متی ۲۸: ۱۸) (۲) "تمام انصاف اس کو سونپ دیا گیا۔ (یوحنا ۵: ۲۲)

حیوان اور زمین کے تمام بادشاہ خدا کے خلاف صف آرائی کریں گے۔ بلاشبہ یہ لوگ شیطان کی اس طاقت پر اعتماد رکھیں گے جو حیوان نے اتنی مدّت تک مسلّط کر رکھی تھی۔ اس جنگ میں فوجی اسلحے بے سُود ثابت ہوں گے۔ شیطان کے لئے خدا کا یہ آخری چیلنج ہوگا۔ حیوان اور اس کی فوج کی شکست یقینی اور تیز ہوگی۔

"جب خداوند یسوع اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا اور جو خدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے خداوند یسوع کی خوشخبری کو نہیں مانتے ان سے بدلہ لیا جائے گا وہ خدا کے چہرہ اور اس کی قدرت کے جلال سے دور ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے۔" (۲ تھسلنیکیوں ۱: ۷-۹)

"اور وہ حیوان اور اس کے ساتھ وہ جھوٹا نبی پکڑا گیا ...... وہ دونوں آگ کی اس جھیل میں زندہ ڈالے گئے جو گندھک سے جلتی ہے اور باقی اس گھوڑے کی تلوار سے جو اس کے منھ سے نکلتی تھی قتل کئے گئے۔" (مکاشفہ ۱۹: ۲۰-۲۱)

غضب کا ساتواں پیالہ۔ آخری زلزلہ اور شدید ژالہ باری



اور ساتویں نے اپنا پیالہ ہوا پر اُلٹا......
پھر بجلیاں اور آوازیں اور گرجیں پیدا ہوئیں اور ایک ایسا بڑا بھونچال آیا کہ جب سے انسان زمین پر پیدا ہوئے ایسا بڑا اور سخت بھونچال کبھی نہ آیا تھا اور اس بڑے شہر کے تین ٹکڑے ہو گئے اور قوموں کے شہر گر گئے اور بڑے بابل کی خدا کے ہاں یاد ہوئی تاکہ اُسے اپنے سخت غضب کی مے کا جام پلائے۔ اور ہر ایک ٹاپو اپنی جگہ سے ٹل گیا اور پہاڑوں کا پتہ نہ لگا اور آسمان سے آدمیوں پر مَن مَن بھر کے بڑے بڑے اولے گرے اور چونکہ یہ آفت نہایت سخت تھی اسلئے لوگوں نے اولوں کی آفت کے باعث خدا کی نسبت کفر بکا۔

(مکاشفہ ۱۶: ۱۷-۲۱)

یہاں ہم آخری زلزلے کا بیان دیکھتے ہیں جو دُنیا کو متزلزل کر دے گا۔ گذشتہ بتیس برس میں زمین کا جو دباؤ اکٹھا ہو رہا ہے وہ تمام ایک دم پھٹ پڑے گا۔ یہ زلزلہ تمام ممالک میں واقع ہوگا اور اس قدر شدید قسم کا ہوگا جیسا کہ انسانی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا۔ اس پیشین گوئی سے ہم اس وقت کی بربادی کا کچھ تصوّر کر سکتے ہیں۔ کروڑوں انسان نیست و نابود ہو جائیں گے یروشلم (شہر عظیم) پر پھر ضرب لگے گی اور وہ تین حصّوں میں منقسم ہو جائے گا۔ روم (بابل اعظم کا صدر مقام) برباد ہو جائے گا۔ بہت سے ملکوں کے بڑے بڑے شہر مسمار ہو جائیں گے۔ متعدد جزیرے معدوم ہو جائیں گے۔ بڑی حد تک دُنیا کا جغرافیہ بدل جائے گا۔

میرا ذاتی خیال ہے کہ کیلے فورنیا کے متعلق جس زلزلے کی پیشین گوئی کی گئی ہے وہ اسی وقت واقع ہوگا۔ شاید یہ بربادی دُنیا کے ایک تہائی حصّہ میں ہو جائے گی جو شخص اس زلزلے کی وجہ سے واقع ہوگی۔ اور جنوبی امریکہ سے لیکر کیریبین (CARIBBEAN) کیلے فورنیا۔ الاسکا۔ جاپان۔ ہمالیہ۔ ایران۔ اسرائیل۔ ٹرکی اور جنوبی یورپ تک ہوگا۔

یہ بات ناقابل اعتبار معلوم ہوتی ہے مگر ۱۹۶۴ کے الاسکا میں آئے ہوئے زلزلہ کو یاد کیجئے۔ جس کا اثر قریب قریب نصف دُنیا میں محسوس کیا گیا۔ یہ بات قابل غور ہے کہ دُنیا کے مسمار شدہ شہروں میں سے اکثر اسی زلزلے کے سلسلے (بیلٹ) میں آباد ہیں۔ لاس انجیلز، سین فرانسسکو اور ٹوکیو۔ یہ آخری زلزلہ اس عہد کے خاتمہ کا نشان ہوگا اور لوگوں کو نئی دُنیا کے لئے تیار کرنے کا ایک ذریعہ ہوگا۔ یہ زلزلہ جو ساتویں غضب کا پیالہ ہے اس میں بھیانک قسم کے طوفان برپا ہوں گے جس میں شدید ژالہ باری ہوگی ان اولوں کا وزن قریب ۷۵ پونڈ یعنی ۳۵ کلوگرام ہوگا۔

اس کی وجہ سے ایک شدید سیلاب پیدا ہو جائے گا۔

جون ۱۹۷۰ء میں پیرو کی بربادی ہوئی تھی جس میں تمام شہر ملبہ سے ڈھک گیا تھا۔ یہ اس بات کا خیال دلاتا ہے کہ یہ آخری بربادی کس قسم کی ہوگی۔

یہ آخری واقعہ اس عہد کی تکمیل ہوگا تب تمام بدیوں۔ بغاوتوں اور انسانی دشمنی کا سرچشمہ شیطان گرفتار کرکے قید کر دیا جائے گا۔

"پھر میں نے ایک فرشتے کو آسمان سے اُترتے دیکھا جس کے ہاتھ میں اتھاہ گڑھے کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تھی۔ اس نے اس اژدہے یعنی بڑے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ہے پکڑ کر ہزار برس کے لئے باندھا اور اُسے اتھاہ گڑھے میں ڈال کر بند کر دیا۔ اور اس پر مُہر کر دی تاکہ وہ ہزار برس کے پورا ہونے تک قوموں کو پھر گمراہ نہ کرسکے۔ اس کے بعد ضرور ہے کہ تھوڑے عرصے کیلئے کھولا جائے"۔

(مکاشفہ ۲۰: ۱-۳)

اس طرح اس شیطانی حکومت کا اتحاد یعنی حیوان شیطان اور جھوٹے نبی برباد ہو جائیں گے اور شاید ⅔ سے زائد دُنیا کی آبادی ان سات برسوں میں ہلاک ہو جائے گی۔

میرے ناظرین! میں پھر اپنا خیال دہراتا ہوں، آپ نے پڑھ لیا کہ دُنیا کا مستقبل کیا ہے۔ اس لئے میں پھر اپیل کرتا ہوں کہ اس آنے والے غضب سے بھاگئے۔ اس کتاب کا آخری باب آپ کو بتائے گا کہ آپ کس طرح بچ سکتے ہیں۔ اس وقت اس عہد کا عروج ہے۔ ●

یسوع مسیح کا خود دوبارہ زمین پر آنا

> دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے اور ہر ایک آنکھ اُسے دیکھے گی اور جنھوں نے اسے چھیدا تھا وہ بھی دیکھیں گے اور زمین پر کے سب قبیلے اس کے سبب سے چھاتی پیٹیں گے۔
>
> (مکاشفہ ۱:۷)

مسیح کی جلالی آمد کی پیشین گوئی قریب قریب بائبل کے تمام نبیوں نے کی ہے۔

"حنوک نے بھی جو آدم سے ساتویں پشت میں تھا پیشین گوئی کی تھی کہ دیکھو خداوند اپنے لاکھوں مقدّسوں کے ساتھ آیا۔" (یہوداہ ۱: ۱۴-۱۵)

"......اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی۔ اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا۔ اور وہ اس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اس کنارے سے اس کنارے تک جمع کریں گے۔" (متی ۲۴: ۳۰-۳۱)

"ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایّام تک پہنچا۔ وہ اُسے اس کے حضور لائے اور سلطنت و حشمت اور مملکت اُسے دی گئی تاکہ

سب لوگ اور اُمتیں اور اہلِ لغت اس کی خدمت گذاری کریں اس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو جاتی نہ رہے گی اور اس کی مملکت لازوال ہوگی۔"

(دانی ایل ۷: ۱۳-۱۴)

"اور اس روز وہ کوہِ زیتون پر جو یروشلم کے مشرق میں واقع ہے کھڑا ہوگا اور کوہِ زیتون بیچ سے پھٹ جائے گا اور اس کے مشرق سے مغرب تک ایک بڑی وادی ہو جائے گی کیوں کہ آدھا پہاڑ شمال کو سرک جائے گا اور آدھا جنوب کو۔"

اور اس وقت اسرائیل کے بچے ہوئے لوگ اس کو دیکھیں گے جس کے مدت سے منتظر تھے اور جس کو انھوں نے رد کر دیا تھا اب اس کا استقبال کرینگے

"اور میں داؤد کے گھرانے اور یروشلم کے باشندوں پر فضل اور مناجات کی روح نازل کروں گا اور وہ اس پر جس کو انھوں نے چھیدا ہے نظر کریں گے اور اس کے لئے ماتم کریں گے جیسا کوئی اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے کرتا ہے اور اس کے لئے تلخ کام ہوں گے (مسیح کو مصلوب کرنا)......... اس روز گناہ اور ناپاکی دھونے کو داؤد کے گھرانے اور یروشلم کے لئے ایک سوتا پھوٹ نکلے گا۔

(زکریاہ ۱۲: ۱۰، ۱۳: ۱)

خداوند یسوع مسیح کا زمین پر آنے کا کیا مقصد ہے؟

۱- وہ ان لوگوں کا انصاف کرے گا جو زمین پر زندہ باقی بچیں گے اور ان کو بھیڑ بکریوں (ایمان دار اور غیر ایمان دار) میں تقسیم کرے گا کیوں کہ آنے والی بادشاہت میں سب داخل نہ ہوں گے۔

"اور سب قومیں اس کے سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو دوسرے سے جُدا کرے گا جیسے چرواہا بھیڑ کو بکریوں سے جُدا کرتا ہے اور بھیڑوں کو اپنے داہنے اور بکریوں کو بائیں کھڑا کرے گا۔ اس وقت بادشاہ اپنی داہنی طرف طرف والوں سے کہے گا۔ آؤ میرے باپ کے مُبارک لوگو! جو بادشاہی بنائے عالم سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے اسے میراث میں لو...... پھر وہ بائیں طرف والوں سے کہے گا اے ملعونو! میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ جو ابلیس اور اس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے ...... اور یہ ہمیشہ کی سزا پائیں گے مگر راستباز ہمیشہ کی راحت کی زندگی میں رہیں گے۔"

(متی ۲۵ : ۳۲ - ۴۶)

ایامِ غضب کے سات برسوں کی مصیبتیں اٹھانے کے بعد دوزخ میں پھینکے جائیں گے اور یہ منظر کس قدر ہولناک ہوگا۔ مگر یہ حقیقت پر مبنی ہے جن لوگوں نے خدا کے اس انتظام کو قبول نہیں کیا ان سب کا یہی حشر ہوگا۔

یسوع مسیح نہ تو نبی ہے نہ اُستاد یا مذہبی راہنما۔ وہ خدا کا ابدی فرزند ہے۔ جس کے وسیلے سے سب چیزیں پیدا کی گئیں اور اُسی کے لئے سب چیزیں خلق کی گئیں۔ (کلسیون ۱ : ۱۶) اُسی کے ذریعہ خدا دُنیا کا انصاف کرے گا۔ اعمال ۱۷ : ۳۱) وہ ابدی خدا ہے اور تمام دُنیا کا مالک۔

۲- مسیح زمین پر اپنی بادشاہت قائم کرے گا اور دُنیا کے اوپر راستبازی سے حکومت کرے گا۔ وہ جنت جس کو آدم و حوا نے کھو دیا تھا پھر انسان کو واپس ملے گی۔ وہ یروشلم کو پھر اپنا دارالخلافہ بنائے گا جو امن اور برکت کا شہر ہوگا وہ اپنی نگہداشت

میں نیا ہیکل تعمیر کرائے گا جو جانوروں کی تعمیر کے لئے بلکہ حقیقی عبادت کے لئے استعمال ہوگا
یہ دُنیا کی بادشاہت کے مرکز میں ہوگا۔ بہت سے نبیوں نے اس پُر امن عہد کیلئے بتلادیا ہے

"اور کیا دیکھتا ہوں کہ ہیکل خداوند کے جلال سے معمور ہے.......اور
زمین اس کے جلال سے مُنوّر ہوگئی"۔ (حزقی ایل ۴۳ : ۵،۲)

"اور خدا ساری دنیا کا بادشاہ ہوگا۔ اس روز ایک ہی خداوند ہوگا اور اس
کا نام واحد ہوگا......اور یروشلم سے لڑنے والی قوموں میں سے جو بچ رہیں گے سال
بسال بادشاہ ربّ الافواج کو سجدہ کرنے اور عیدِ خیّام منانے کو آئیں گے"۔

(زکریاہ ۱۴ : ۹- ۱۶)

"آخری دِنوں میں یوں ہوگا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑوں کی چوٹی پر
قائم کیا جائے گا۔ اور ٹیلوں سے بلند ہوگا اور سب قومیں وہاں پہنچیں گی۔ بلکہ بہت
سی امتیں آئیں گی اور کہیں گی آؤ! خدا کے پہاڑ پر چڑھیں یعنی یعقوب کے خدا کے گھر میں
داخل ہوں ہاں وہ اپنی راہیں ہم کو بتلائے گا اور ہم اس کے راستوں پر چلیں گے کیونکہ
شریعت صیّون سے اور خداوند کا کلام یروشلم سے صادر ہوگا.....کیوں کہ جس طرح
سمندر پانی سے بھرا ہے اُسی طرح زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی"۔

(یسعیاہ ۲ : ۲-۳، ۱۱ : ۹)

"اُس وقت یروشلم خداوند کا تخت کہلائے گا اور اس میں یعنی یروشلم میں
خداوند کے نام سے جمع ہوں گی اور وہ پھر اپنے برے دل کی سختی کی پیروی نہ
کریں گے"۔ (یرمیاہ ۳ : ۱۷)

ان لوگوں کے لئے یقیناً یہ وقت سنسنی خیز ہوگا جو ایّامِ غضب کے زمانے سے

گذر چکے ہیں وہی اس بادشاہت کے وارث ہوں گے۔ خدا خود اس بادشاہت کا حاکم اعلیٰ ہوگا۔ دُنیا کے ہر شعبہ میں ترقی ہوگی۔ صنعتی، زراعتی، سائنس، کلچرل وغیرہ۔ اس میں کوئی حلقہ بندی نہ ہوگی نہ کسی قسم کے مسائل پیدا ہوں گے جو آج کل انسان کو پریشان کئے ہوئے ہیں اور وہ اپنی نا اہلیت اور کم اعتقادی کے باعث ان کو حل نہیں کر سکتے۔ وہ لوگ ایّامِ غضب میں شہید ہوں گے۔ ان کو اس بادشاہت میں اہم مرتبہ حاصل ہوگا اور وہ حاکم بنیں گے۔

"پھر مَیں نے تخت دیکھے اور لوگ ان پر بیٹھ گئے اور عدالت ان کے سپرد کی گئی اور ان کی روحوں کو بھی دیکھا جن کے سر یسوع کی گواہی دینے اور خدا کے کلام کے سبب سے کاٹے گئے تھے اور جنھوں نے نہ اُس حیوان کی پرستش کی تھی نہ اُس کے بُت کی۔ اور نہ اس کی چھاپ اپنے ماتھے اور ہاتھوں پر لی تھی۔ وہ زندہ ہو کر ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے۔ اور جب تک یہ ہزار برس پورے نہ ہو گئے باقی مُردے زندہ نہ ہوئے۔" (مکاشفہ ۲۰: ۴-۵)

کلیسیا (آج کے ایماندار) کے لوگ اور بھی زیادہ اہم مرتبہ حاصل کریں گے وہ لوگ آئندہ کی زندگی اور یسوع مسیح کی حکومت میں اس کے حاکم، دلہن یا ملکہ کی طرح ہوں گے۔ کلیسیا کو بھی آسمانی یروشلم کہا گیا ہے۔

"اِدھر آ! مَیں تجھے دُلہن یعنی برّے کی بیوی دکھاؤں اور وہ مجھے رُوح میں ایک بڑے اور اونچے پہاڑ پر لے گیا اور شہر مُقدّس یروشلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اُترتے دکھا اس میں خدا کا جلال تھا......" (مکاشفہ ۲۱: ۹-۱۱)

یہ بادشاہت زمین پر ایک ہزار برس جاری رہے گی۔ اس کے بعد دُنیا برباد کر دی

جائے گی اور خدا ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین پیدا کرے گا۔ شیطان اس وقت جہنم میں ڈالا جائے گا۔ عظیم انصاف سفید تخت کے سامنے کیا جائے گا۔ اور ان کو آگ کی جھیل میں ڈالا جائے گا جو ہمیشہ ان کو جلاتی رہے گی۔

"پھر میں نے ایک بڑا سفید تخت اور اُس کو جو اس پر بیٹھا ہوا تھا دیکھا جس کے سامنے سے زمین آسمان بھاگ گئے اور انھیں کہیں جگہ نہ ملی پھر میں نے چھوٹے بڑے سب مُردوں کو اس تخت کے سامنے کھڑے ہوئے دیکھا اور کتابیں کھولی گئیں۔ پھر ایک اور کتاب کھولی گئی یعنی کتابِ حیات۔ اور جس طرح ان کتابوں میں لکھا ہوا تھا۔ ان کے اعمال کے مُطابق مُردوں کا انصاف کیا گیا...... پھر موت اور عالم ارواح آگ کی جھیل میں ڈالے گئے۔ یہ آگ کی جھیل دوسری موت ہے اور جس کسی کا نام کتابِ حیات میں لکھا ہوا نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا۔" (مکاشفہ ۲۰: ۱۱-۱۵)

لیکن ایماندار جنھوں نے خدا کے رحم کو حاصل کر لیا ہے اور اس کی معافی، نجات اور ابدی زندگی کو حاصل کر لیا ہے۔ اس کی ابدی بادشاہت کے وارث ہوں گے۔

"لیکن حق تعالیٰ کے مقدّس لوگ سلطنت لے لیں گے اور ابد تک ہاں ابدالآباد تک اس سلطنتیں اور مملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالیٰ کے مقدّس لوگوں کو بخشی جائیگی اس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے اور تمام مملکتیں اس کی خدمت گذار اور فرماں بردار ہونگی۔"

(دانی ایل ۷: ۱۸-۲۷)

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ غیر ایمان والوں کو ہمیشہ مُصیبت اُٹھانا پڑے گی۔ اور ایمانداروں کو برکتیں حاصل ہوں گی جن کے بارے میں انجیل میں واضح طور پر پیشین گوئی کی گئی ہے۔ خدا ہم سے ہر ایک کے سامنے دو راستے کھولتا ہے۔ اور ہر ایک کو ان میں سے ایک ایک راستہ اختیار کرنے کا حق دیتا ہے۔

خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھو میں تم کو حیات کی راہ اور موت کی راہ دِکھاتا ہوں۔ (یرمیاہ ۲۱: ۸)

یسوع مسیح

خطابات۔

یسوع۔

ابدی خدا۔

خالق۔

خدا کا بیٹا۔

جلال کا بادشاہ

بادشاہوں کا بادشاہ۔

راجوں کا راجہ

زمین کا نور

راہ۔

حق۔

زندگی۔

دروازہ۔

اچھا چرواہا۔

شافع۔

الفا داُمیگا۔

اصلیّت

اس کا کوئی شروع نہیں۔ وہ خدا کا ابدی بیٹا ہے۔

(یوحنّا ۱:۱-۳۔ فلپیوں ۲:۶۔ کلسیوں ۱:۱۷۔ عبرانی ۱:۲-۳)

وہ ابدیت میں خدا باپ، اور روح القدس کے برابر ہے:

(فلپیوں ۲:۶۔ طیطس ۲:۱۳)

بیت اللحم میں اس کی ولادت خدا کی تجویز کے تحت ہوئی۔ وہ زمین پر "جسم میں ظاہر ہوا۔"

(۱ تمیتھس ۳:۱۶)

شخصیّت

جب وہ زمین پر آیا تو مکمل انسان تھا لیکن خدا کے ساتھ رہا۔

اس کی پیدائش معجزانہ طریقہ پر ہوئی۔ اس کی ماں مریم کنواری تھی۔ اس کا باپ خدا تھا۔

(متی ۱:۱۸-۲۵۔ لوقا ۲:۱-۲۰)

اس پر آزمائش لائی گئی لیکن معصوم بچّہ کی مانند ہمیشہ بے گناہ رہا۔ (عبرانیوں ۴:۱۵)

وہ روح القدس کی قوّت سے معمور تھا۔

(لوقا ۴:۱، ۹ : ۴۳)

نجات دہندہ۔
صبح کا تارہ۔
قوموں کی آرزو۔
اوّل و آخر
سردار کاہن۔
کلیسیا کا سردار۔
سب چیزوں کا وارث۔
یسوع مسیح۔
مقدّس
خدا کا برّہ۔
دنیا کا بچانے والا۔
یہواہ کی نسل کا شیر۔
خدائے تعالیٰ۔
مسیحا۔
زندگی کا شہزادہ۔
صلح کا شہزادہ۔
قیامت۔
عجیب مشیر۔

وہ خاکسار حلیم اور مکمّل محبّت ہے۔ (لوقا ۷: ۱۳، ۸: ۱۵-۱۶-) وہ ہمیشہ اپنے باپ خدا کی مرضی پوری کرتا ہے۔ (یوحنّا ۸: ۲۹ لوقا ۲۲: ۴۲)

وہ کلیسیا کا سر ہے۔ جس میں تمام ایماندار شامل ہیں۔ (افسیوں ۱: ۲۲-۲۳)

اس کے کام۔

بہ حیثیت نبی۔ خداوند کے سالِ مقبول کی منادی کی۔ (لوقا ۴: ۱۹) اس نے خدا باپ کو ظاہر کیا اور خدا کے پاس پہنچنے کا راستہ دکھایا۔ (یوحنّا ۱۴: ۶، ۹) وہ کھوئے ہوئے اور گمراہوں کو بچانے کے لئے دُنیا میں آیا۔ (لوقا ۱۹: ۱۰) اور انسان خدا سے ملانے کے لئے۔ (رومیوں ۵: ۱۰، ۲ کرنتھیوں ۵: ۱۸-۲۰)

بہ حیثیت کاہن۔ اس نے خود کو گناہوں کے کفّارہ کی قربانی کے لئے پیش کیا۔ (عبرانی ۱: ۱۲-۱۴ مرقس ۱۰: ۴۵- ۱ پطرس ۱: ۱۸-۱۹)

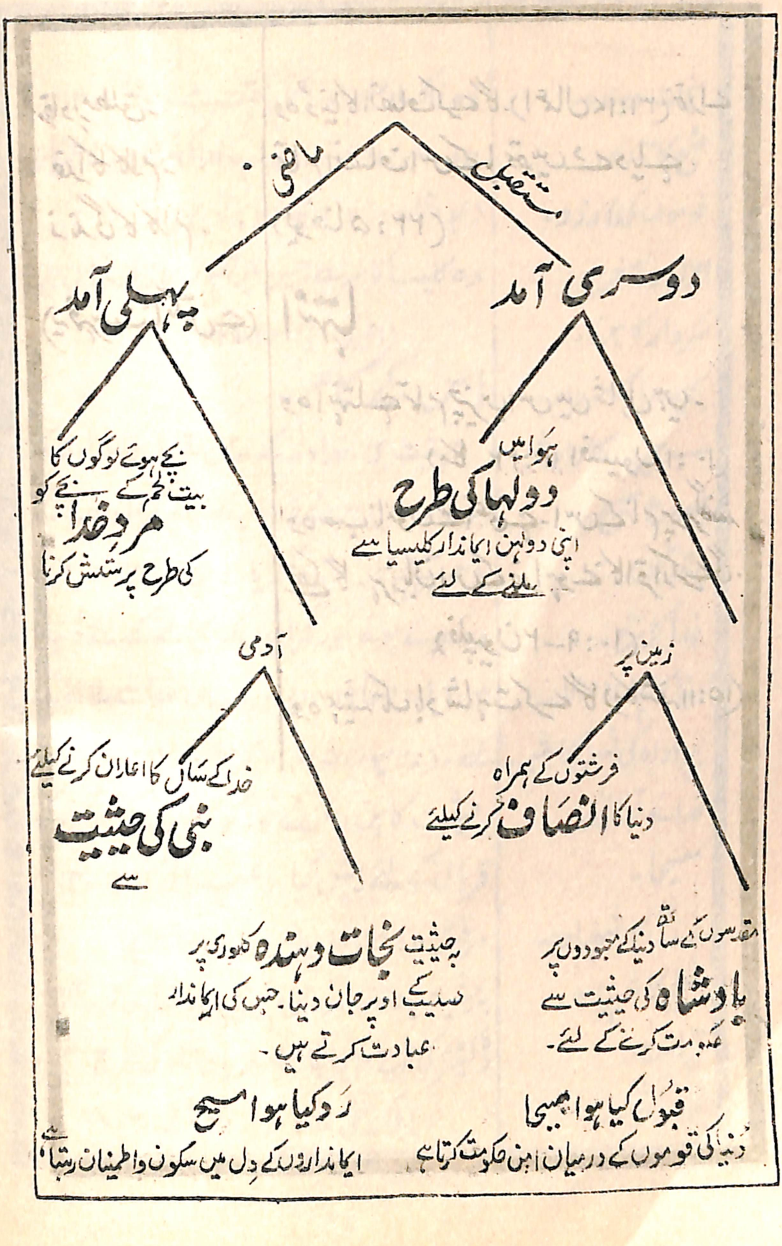
بہ حیثیت بادشاہ۔ وہ تمام دُنیا پر بادشاہی کرے گا ڈکٹیٹر کی طرح نہیں بلکہ حقدار بادشاہ کی طرح (۱ کرنتھی ۱۵: ۲۵- مکاشفہ ۲۰: ۶)

قادرِ مطلق۔
خدا کا کلام۔
زندگی کا کلام۔
(یہ فہرست نامکمل ہے)

وہ دُنیا کا انصاف کرے گا۔ (اعمال ۱۷:۳۱) خدا نے
تمام انصاف اس کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔
(یوحنا ۵:۲۲)

انتہا

وہ انتہا ہے تمام چیزیں اس میں شامل ہیں۔
(مکا ۲۲:۱۳ افسیون ۱:۱۰)
وہ سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس کے نام پر ہر گھٹنہ
جھکے گا۔ ہر زبان اس کے خدا ہونے کا اقرار کرے گی۔
(فلپیون ۲-۹:۱۰)
وہ ہمیشہ تک بادشاہت کرے گا (مکاشفہ ۱۱:۱۵)


ماضی
مستقبل
پہلی آمد
دوسری آمد
بچے ہوئے لوگوں کا
بیت لحم کے بچے کو
مردِ خدا
کی طرح پرستش کرنا
ہوا میں
دولہا کی طرح
اپنی دولہن ایماندار کلیسیا سے
ملنے کے لئے
آدمی
خدا کے سال کا اعلان کرنے کیلئے
نبی کی حیثیت
سے
زمین پر
فرشتوں کے ہمراہ
دنیا کا انصاف کرنے کیلئے
بحیثیت نجات دہندہ کلوری پر
صلیب کے اوپر جان دینا۔ جس کی ایماندار
عبادت کرتے ہیں۔
مقدسوں کے ساتھ دنیا کے معبودوں پر
بادشاہ کی حیثیت سے
حکومت کرنے کے لئے۔
رد کیا ہوا مسیح
ایمانداروں کے دل میں سکون واطمینان رہتا ہے
قبول کیا ہوا مسیحا
دنیا کی قوموں کے درمیان اپنی حکومت کرتا ہے

مسیح کے متعلق پیشین گوئیاں

گذشتہ ابواب میں مسیح کی آمد ثانی کے بارے میں نئے اور پُرانے عہد ناموں سے پیشین گوئیاں کی گئی ہیں۔ ان میں اور بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ بائبل میں کم از کم تین سو پیشین گوئیاں مسیح کی آمد ثانی کے متعلق موجود ہیں۔

ہمارا ایمان ہے کہ اس کی آمد ثانی کے متعلق کی گئی پیشین گوئیوں کا ایک ایک لفظ پورا ہوگا جس طرح پُرانے عہد نامے میں دی ہوئی پیشین گوئیاں یسوع ناصری کے بارے میں پوری ہو چکی ہیں۔

مسیح کی پہلی آمد سے متعلق صرف بیس[۲] پیشین گوئیاں ہم یہاں پیش کرتے ہیں۔ ناصرت کا مسیح کوئی دوسرا یسوع نہیں ہے جس کے متعلق ان نبیوں نے خوشخبری دی تھی میں اپنے ناظرین کو جو یسوع ناصری سے ناواقف ہیں متعارف کرانا چاہتا ہوں۔ یسوع سے بڑھ کر میرا کوئی دوسرا دوست نہیں ہے۔ میرے لئے وہ سب کچھ ہے۔ وہ میرا نجات دہندہ۔ خدا اور مالک ہے۔ آپ کے لئے وہ سب کچھ بن سکتا ہے۔

پیشین گوئی	پورا ہونا
دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا پیدا ہوگا اور اس کا نام عمانوایل رکھے گی۔ (یسعیاہ ۷: ۱۴- ۷۴۲ قبل مسیح)۔	کنواری مریم حاملہ ہوئی۔ اور اس کے ایک بیٹا پیدا ہوا اور اس کا نام یسوع رکھا۔ (مطلب خدا اپنے لوگوں کو گناہوں سے بچائے گا۔

پیشین گوئی	پورا ہونا
	(متی ۱: ۱۸-۲۵ اور لوقا ۱: ۲۶- ۲۶، ۲: ۲۱)
لیکن اے بیت اللحم افراتاہ اگرچہ تو یہوداہ کے ہزاروں میں شامل ہونے کے لئے چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں سے ایک شخص نکلے گا اور میرے حضور اسرائیل کا حاکم ہوگا اور اس کا مصدر زمانہ سابق ہاں قدیم الایّام سے ہے۔ (میکاہ ۵: ۲۔ ق م)	قیصر اگستس کے حکم کے مُطابق مریم اسم نویسی کے لئے بیت اللحم گئی اور وہاں یسوع مسیح کی ولادت ہوئی۔ (لوقا ۲ فقرہ ۷)
خداوند یوں فرماتا ہے کہ رامہ میں ایک آواز سُنائی دی۔ نوحہ اور زار زار رونا۔ راخل اپنے بچّوں کو رو رہی ہے۔ وہ اپنے بچّوں کی بابت تسلّی پذیر نہیں ہوتی کیونکہ وہ نہیں ہیں۔ (یرمیاہ ۳۱: ۱۵-۵۸۷ ق م)	مسیح کو مار ڈالنے کی غرض سے ہیرودیس بادشاہ نے تمام بچّوں کو قتل کرا دیا۔ (۴ ق م۔ متی ۲: ۱۶-۱۸)
جب اسرائیل ابھی بچّہ ہی تھا مَیں نے اُس سے محبّت رکھی اور اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا۔ (ہوسیع ۱۱: ۱- ۷۵۰ ق م)	ہیرودیس سے ڈر کر یوسف مریم اور یسوع کو لیکر مصر چلا گیا اور جبتک خدا نے نہیں بُلایا وہاں پر ہی رہا۔ (مابعد از مسیح۔ متی ۲: ۱۴-۲۳)

پیشین گوئی	پورا ہونا
دریا کی سمت یردن کے پار بزرگی دے گا۔ جو لوگ تاریکی میں چلتے تھے انھوں نے بڑی روشنی دیکھی جو موت کے سایہ کے ملک میں رہتے تھے اُن پر نور چمکا۔ (یسعیاہ ۹: ۱-۲-۷۴۲ ق م)	مسیح زیادہ تر گلیل کے علاقہ میں رہا اور وہیں پر کام کیا۔ (متی ۴: ۱۲-۱۶-۲۶ سے ۳۰ بعد مسیح)
خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ داستثنا ۱۸: ۱۵-۱۶۰۰ ق م) (موسیٰ)	اسرائیل یسوع کو نبی سمجھتے تھے جس کے متعلق موسیٰ نے پیشین گوئی کی تھی۔ (یوحنا ۱: ۴۵ اور ۶: ۱۴)
کیونکہ تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا گئی اور تجھ کو ملامت کرنے والوں کی ملامتیں مجھ پر آ پڑیں۔ (زبور ۶۹: ۹-ق م-۱-۲)	یسوع نے ہیکل سے خرید و فروخت کرنے والوں کو نکال باہر کیا کیونکہ انھوں نے اسے ڈاکوؤں کی کھوہ بنا یا۔ (یوحنا ۲: ۱۳-۱۷)
اے بنت صیون تو نہایت شادمان ہو۔ اے دختر یروشلم خوب للکار دیکھ تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے وہ صادق ہے اور نجات اس کے ہاتھ میں ہے۔ وہ حلیم ہے اور	یہ ۳۰ سال بعد از مسیح پورا ہوا۔ جب وہ گدھے پر سوار ہو کر زیتون کے پہاڑ سے یروشلم گیا۔ (متی ۲۱: ۱-۱۱)

پیشین گوئی	پورا ہونا
گدھے پر بلکہ جوان گدھے پر سوار ہے۔ (زکریاہ ۹: ۹ - ۵۲۰ ق م)	
بلکہ میرے دلی دوست نے جس پر مجھے بھروسہ تھا اور جو میری روٹی کھاتا تھا مجھ پر لات اُٹھائی ہے۔ (داؤد نبی۔ زبور ۴۱: ۹ - ۲۰۰ ق م)	یسوع کے شاگرد یہوداہ اسکریوتی نے اس کے ساتھ دغا کی۔ (متی ۲۶: ۴۷ - ۵۰)
اور انھوں نے میری مزدوری کے لئے تیس روپیہ تول کر دئے۔ (زکریاہ نبی ۱۱: ۱۲ - ۴۸۷ ق م)	یسوع کو پکڑوانے کے لئے یہوداہ اسکریوتی نے تیس روپیہ لئے تھے۔ (متی ۲۶: ۱۵)
وہ ستایا گیا تو بھی اس نے برداشت کی اور منھ نہ کھولا۔ (یسعیاہ نبی ۵۳: ۷ - ۷۰۰ ق م)	یسوع نے سردار کاہن کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ (متی ۲۷: ۱۲ - ۱۴)
وہ میرے ہاتھ اور پاؤں چھیدتے ہیں۔ (داؤد نبی ۲۲: ۱۶)	صلیب پر یسوع مسیح کے ہاتھ اور پیروں میں کیلیں ٹھونکیں۔ (یوحنا ۱۹: ۱۸، ۲۰: ۲۷ - ۳۰ بعد مسیح)
میں ان کی ملامت کا نشانہ بن گیا ہوں۔ جب وہ مجھے دیکھتے ہیں تو سر ہلاتے ہیں۔	جب مسیح کو صلیب دی گئی تو کاہن اور راہ گیر اس کا مذاق اڑاتے تھے۔ (متی ۲۷: ۳۹ - ۴۴ - ۳۰ بعد مسیح)

پیشین گوئی

(داؤد نبی زبور ۹-۱-۲۵-ق-م-۲-۱

انھوں نے مجھے کھانے کو اندرائن
بھی دیا اور میری پیاس بجھانے کو انھوں نے
مجھے سرکہ پلایا۔

(داؤد نبی زبور ۶۹: ۲۱)

وہ میرے کپڑے آپس میں
بانٹتے ہیں اور میری پوشاک پر قرعہ
ڈالتے ہیں۔

(زبور داؤد نبی ۲۲: ۱۸)

اور وہ اس پر جس کو انھوں نے
چھیدا ہے نظر کریںگے اور اس کیلئے ماتم کرینگے

(زکریاہ ۱۲: ۱۰، ۴۸۷ ق م)

وہ اس کی سب ہڈیوں کو محفوظ
رکھتا ہے ان میں سے ایک بھی توڑی نہیں جاتی۔

(زبور ۳۴: ۲۰)

اس کی قبر بھی شریروں کے
درمیان ٹھہرائی گئی اور وہ اپنی موت
میں دولتمندوں کے ساتھ ہوا۔

(یسعیاہ ۵۳: ۹ — ۷۰۰ ق م)

کیونکہ تو نہ میری جان کو پاتال

پورا ہونا

صلیب پر اس کو پینے کے لئے
سرکہ دیا۔

(یوحنا ۱۹: ۲۹)

مسیح کے مصلوب ہونے کے وقت
سپاہیوں نے اس کے کپڑوں پر قرعہ
ڈالا اور بانٹ لئے۔

(یوحنا ۱۹: ۲۳-۲۴)

ایک سپاہی نے اس کی پسلی کو
بھالے سے چھیدا۔

(یوحنا ۱۹: ۳۳-۳۴)

صلیب پر لوگوں کی ٹانگیں توڑ
دی جاتی تھیں لیکن مسیح کی ٹانگیں نہیں توڑی
گئیں۔ (یوحنا ۱۹: ۳۶-۳۷)

یسوع کے ساتھ دونوں کو
مصلوب کیا گیا لیکن اس کی قبر ایک دولتمند
کی تھی یعنی یوسف آرمتیہ کی۔

(متی ۲۷: ۵۷-۶۱)

یسوع کی لاش کو دفن کیا گیا۔

میں رہنے دیگا نہ اپنے مقدس کو سڑنے دے گا۔

(زبور ۱۶ : ۱۰)

تو نے عالم بالا کو صعود فرمایا

تو قیدیوں کو ساتھ لے گیا۔

(زبور ۶۸ : ۱۸)

ابن آدم آدمیوں کے حوالہ

کیا جائے گا اور وہ اسے قتل کریں گے

اور وہ تیسرے دن زندہ کیا جائے گا۔

(متی ۱۷ : ۲۲-۲۳)

لیکن وہ تیسرے دن زندہ ہو گیا اور قریب ۵۰۰ آدمیوں

نے اُسے دیکھا۔ (متی ۲۸ اور ۱ کرنتھیوں ۱۵ : ۶)

مُردوں سے جی اُٹھنے کے ۴۰ دن کے

بعد وہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔

(اعمال ۱ : ۹-۱۱)

پیشین گوئی کے چند ماہ بعد یہ تمام

باتیں پوری ہوئیں۔

(متی ۲۶ اور ۲۷ باب)

یہ چند پیشین گوئیاں صاف طور پر ظاہر کرتی ہیں کہ یسوع ناصری وہی ہے۔ جس کے لئے نبیوں نے بہت پہلے اِسقدر پیشین گوئیاں کی تھیں۔

ناظرین مَیں اُن لوگوں سے جو یسوع سے ناواقف ہیں متعارف کرانا چاہتا ہوں۔ میرے پاس یسوع سے زیادہ عزیز کوئی دوست نہیں ہے۔ وہ میرا نجات دہندہ۔ مالک اور خدا ہے۔ میرے لئے سب کچھ وہی ہے۔ اور وہ آپ کے لئے بھی سب کچھ بن سکتا ہے۔ ●●

آپ کا ارادہ آپ کا مستقبل طے کرتا ہے

تب خداوند نے کہا کہ میری روح انسان کے ساتھ ہمیشہ مزاحمت نہ کرتی رہے گی۔
(پیدائش ۶ : ۳)

جب ہم دُنیا کے نقطۂ عروج پر پہنچنے اور پھر دنیا کے خاتمہ کے قریب آتے ہیں تو ہم دو عظیم قوتیں دیکھتے ہیں جو انسان کے دماغ اور رُوح کو فتح کرنے کے لئے کوشاں ہیں ایک طرف تو ہم شیطان کی طاقت دیکھتے ہیں جو انسان کو غلام بنا رہا ہے۔ اس کا خاص مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ انسان کے لئے خدا کی نجات کے کام کو برباد کر دے۔ یہ کوئی روایت نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ شیطان خود دوزخی ہونے کے لئے ملعون ہو چکا ہے۔ اس کا مستقبل معیّن ہو چکا ہے۔ اس کو خود اس کا احساس ہے۔ اس سے وہ خدا سے دُشمنی کرنے کے لئے جسقدر مرد و عورت اور بچّوں کو وہ ملعون بنا سکتا ہے بنا رہا ہے۔

دوسری طرف ہم خدا کا شاندار کام دیکھتے ہیں جو انسان کو ابدی تکلیف بربادی اور ہلاکت سے بچاتا ہے۔

آدمی کی رُوح کے لئے یہ جنگ طاقت کی جنگ نہیں ہے۔ کیوں کہ خدا قادرِ مطلق ہے اور شیطان مخلوق ہے۔ یہ تو جائز جنگ ہے جو انسان کے دماغ اور

روح میں جاری رہتی ہے۔ خدا نے انسان کو آزاد مرضی بنایا ہے۔ اس کی محبّت کا تحفہ اس کا اکلوتا بیٹا یسوع مسیح کو قبُول کرنے کی پوری آزادی دیتا ہے۔ وہ کسی کو مجبور نہیں کرتا کہ مسیح کو قبُول کرے اور اس کے ساتھ رہے۔ اگر کوئی شخص خدا اور اس کے بیٹے کو قبُول نہیں کرنا چاہتا تو اُسے اس بات کی پوری آزادی ہے۔ حالانکہ اس کو قبُول نہ کرنے والوں کے لئے ابدی ہلاکت ہے۔

حالاں کہ خداوند فرماتا ہے۔

"مجھے اپنی حیات کی قسم، شریر کے مرنے میں مجھے کچھ خوشی نہیں بلکہ اس میں ہے کہ شریر اپنی راہ سے باز آئے اور زندہ رہے۔" (حزقی ایل ۳۳:۱۱)

"یہ بات بالکل صاف ہے کہ اب دنیا خدا کے انصاف کے لئے بالکل تیار ہے جب ہم بدچلنی، بدمعاشی۔ بدکاری، بے ایمانی اور موجودہ فیشن کی بے راہ روی پر گہری نظر ڈالیں تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ خدا ہمیشہ آدمی کی برداشت نہ کرتا رہے گا۔ اس وقت خدا کسی وجہ سے اپنے انصاف کو روکے ہوئے ہے۔

"خداوند اپنے وعدہ میں دیر نہیں کرتا جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ تمہارے بارے میں تحمّل کرتا ہے۔ اس لئے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا۔ بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے۔" (۲ پطرس ۳:۹-۱۰)

بائبل میں دُنیا کا مستقبل ظاہر کرنے کا خاص سبب یہ ہے کہ ہم خدا کے آنے والے غضب سے واقف ہو جائیں اور خدا کا فضل حاصل کر کے اس سے بچ جائیں۔

"جب تک خداوند مل سکتا ہے اس کے طالب ہو۔ جب تک وہ نزدیک ہے اُسے پکارو۔ شریر اپنی راہ کو ترک کرے اور بدکردار اپنے خیالوں کو اور وہ خداوند کی طرف پھرے۔ اور وہ اس پر رحم کرے گا اور ہمارے خدا کی طرف کیوں کہ وہ کثرت سے معاف کرے گا۔" (یسعیاہ ۵۵:۶-۷)

ان آخری دنوں میں خدا مسیح کے بدن یعنی تمام کلیسیاؤں کو جمع کر رہا ہے
ایمان داروں کیلئے یہ آخری خوش خبری ہے۔ بہت جلد یہ آواز سُنائی دیگی کہ حالی بھر چکا ہے۔
کلیسیا مکمل ہو جائے گی اور ایمان دار خدا سے ملاقات کرنے کے لئے
زمین سے آسمان پر اٹھائے جائیں گے۔ تب دنیا کا انصاف ہوگا۔

میرے ناظرین! نجات دہندہ خدا کے بارے میں آپ کا فیصلہ کیا ہے۔
آیا آپ اس با برکت صحبت میں شریک ہوں گے جو آسمانی باپ کے مکان میں میسّر
آئے گی یا آپ اسی لعنتی سیارے زمین پر برباد ہونے کے لئے رہ جائیں گے؟
اگر آپ اس وقت خدا کے فضل سے منہ موڑیں گے تو یقین کیجئے کہ آپ
ایّام غضب میں خدا کا نام نہ لے سکیں گے۔ اُس وقت حالت بہت خراب ہو جائے گی
اور ایمان کی قیمت شہید ہو جانے کی صورت میں ادا کی جائے گی۔ خدا آپ سب کو اس
بُرے وقت سے بچانے کے لئے جدّو جہد کر رہا ہے۔

"دیکھو! اب قبولیت کا وقت ہے۔ دیکھو! یہ نجات کا دن ہے"
(۲- کرنتھیوں ۶:۲)

آپ جانتے ہیں کہ آپ کے اوپر گناہوں کا بار ہے۔ آپ محسوس کرتے ہیں
کہ گناہوں کی معافی ہونا چاہیئے۔ آپ چاہتے ہیں کہ آپ جہنّم میں جانے کے لئے لعنتی
نہ ہوں۔ کیوں کہ کل آپ جہنم میں پہنچ سکتے ہیں۔

یہ اہم معاملہ آپ کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا فیصلہ نہ کرنا بڑی
نادانی کی بات ہے۔ پھر بھی آپ لیس و پیش میں ہیں۔ شاید کچھ ایسے گناہ ہیں جن سے
آپ لپٹے رہنا چاہتے ہیں۔ کوئی ایسی عادت ہے جس کو آپ چھوڑنا نہیں چاہتے۔
اور خدا کے ساتھ اپنا تعلق نہیں رکھنا چاہتے۔ وہ چیز وہ گناہ۔ وہ آرزو۔ وہ شخص
وہ خدا غرض کہ جو کچھ بھی ہے اگر آپ اس کو ترک نہیں کریںگے تو وہ آپ کو برباد کر دیگا

آپ کا ضمیر آپ کو قائل کرتا ہے پھر بھی آپ فیصلہ کرنے میں تاخیر کرتے ہیں آپ دوسرے کاموں کو پہلے ختم کرنا چاہتے ہیں۔ شاید آپ یہ سوچتے ہیں کہ ابھی بہت وقت باقی ہے۔ آپ گویا آج کا کام کل پر ٹالنا چاہتے ہیں۔ یہ وقت کی چوری ہے آپ گویا آگ کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ جلنا ہے۔ یقین کیجئے کہ آپ کا گناہ اگر اس وقت نہیں تو انصاف کے دن ضرور آپ کو پکڑوا دے گا۔

لیکن آپ کو اس عدالت کے سامنے جانے کی ضرورت نہیں۔ آپ کو ایام غضب کا سامنا کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ ابھی وقت بچ سکتے ہیں۔ کس طرح؟ خدا کے بھیجے ہوئے ممسوح کے اوپر ایمان لانے سے۔

یہ خدا کے وعدے ہیں آپ کے لئے۔ کیا آپ اس کو قبول کریں گے؟

۱۔ "اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے"۔ (۱۔یوحنا ۱: ۹)

خدا آپ کے گناہوں سے چشم پوشی نہیں کرتا۔ بلکہ دنیا کا مالک ہونے کی حیثیت سے وہ آپ کے گناہوں کو معاف کر سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یسوع مسیح آپ کے گناہوں کے لئے مارا گیا۔

"اس لئے کہ مسیح نے بھی یعنی راستباز نے ناراستوں کے لئے گناہوں کے باعث ایک بار دکھ اٹھایا تاکہ ہم کو خدا کے پاس پہنچائے۔ وہ جسم کے اعتبار سے تو مارا گیا۔ لیکن روح کے اعتبار سے زندہ کیا گیا"۔ (۱ پطرس ۳: ۱۸)

اپنے گناہوں کے لئے آپ کو ہی مرنا چاہیئے تھا لیکن یہ خدا کا انتظام تھا کہ اس نے اپنے بیٹے یسوع کو آپ کے عیوض مرنے کے لئے دے دیا۔

"جس طرح آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا اور اس کے بعد عدالت کا ہونا مقرر ہے اسی طرح مسیح بھی ایک بار بہت لوگوں کے گناہ اٹھانے کے لئے قربان ہو کر

دوسری بار بغیر گناہ کے نجات کے لئے ان کو دکھائی دے گا جو اس کی راہ دیکھتے ہیں۔

(عبرانیوں ۹: ۲۷-۲۸)

۲۔ "لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے انھیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا۔ یعنی انھیں جو اس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔" (یوحنا ۱: ۱۲)

یہاں پر خدا آپ کو اپنا فرزند بنانے کا وعدہ کرتا ہے تاکہ آپ اس کے خاندان میں شامل ہو جائیں اور اس خاندان کی تمام خوشیاں اور برکتیں آپ کو حاصل ہوں۔

۳۔ "کیوں کہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔"

(یوحنا ۳: ۱۶)

خدا آپ کی نجات کے لئے یقین دلاتا ہے۔ اس نے آپ کی خاطر اپنے بیٹے کو بھیج دیا کہ وہ دُکھ اٹھائے۔ اگر آپ سچے دل کے ساتھ اس پر ایمان لائیں گے تو وہ ہرگز آپ کی طرف سے منھ نہ موڑے گا۔

۴۔ "اگر تو اپنی زبان سے یسوع کے خداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دِل سے ایمان لائے کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے جلایا تو نجات پائے گا۔"

(رومیوں ۱۰: ۹)

انجیل اس معاملہ میں بہت صاف اور واضح ہے۔ یہ اسقدر آسان معاملہ ہے کہ ایک کمسن بچہ بھی اس پر ایمان لا سکتا ہے۔ پھر بھی بے شمار لوگ اس حقیقت پر شک کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ نجات کما کر حاصل کی جا سکتی ہے۔

"اس نے ہم کو نجات دی مگر راستبازی کے کاموں کے سبب سے نہیں جو ہم نے خود کئے بلکہ اپنی رحمت کے مُطابق .... (طیطس ۳: ۵)

اور ہم توسب کے سب ایسے ہیں جیسے ناپاک چیز اور ہماری تمام راستبازی ناپاک لباس کی مانند ہے۔" (یسعیاہ ۶۴: ۶)

کیوں کہ تم کو ایمان کے وسیلے سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے۔ اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے۔

(افسیوں ۲: ۸-۹)

یسوع مسیح پھر کہتا ہے:-

"جو کچھ باپ مجھے دیتا ہے میرے پاس آجائے گا اور جو کوئی میرے پاس آئے گا اسے میں ہرگز نکال نہ دوں گا....... جو ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے۔" (یوحنا ۶: ۳۷، ۴۷)

جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے لیکن جو بیٹے کی نہیں مانتا زندگی کو نہ دیکھے گا بلکہ اس پر خدا کا غضب رہتا ہے۔" (یوحنا ۳: ۳۶)

نجات حاصل کرنے کیلئے آپ کو چاہئے کہ:-

۱- اس بات کا اقرار کریں کہ آپ گنہ گار ہیں اور خدا سے اپنے گناہوں کی معافی کے لئے دعا مانگئے۔

۲- اپنے دل میں اس بات پر یقین رکھئے کہ یسوع مسیح اس دنیا میں آیا اور آپ کے لئے صلیب پر مرا پھر زندہ ہوا اور اب آپ کی شفاعت کے لئے موجود ہے۔

۳- یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ، بادشاہ اور مالک تسلیم کیجئے۔ اپنی زندگی اس کو دے دیجئے۔ کیا آپ اس اہم معاملہ کا فیصلہ ابھی کریں گے۔ کیا آپ ان سیدھے سادے الفاظ میں یہ دعا کریں گے۔

مسیح کے لئے میرا فیصلہ

اے خدا میں تسلیم کرتا ہوں کہ مَیں گنہ گار ہوں۔ مَیں تیرے پاس آیا ہوں۔ اور اپنے گناہوں کی معافی کے لئے درخواست کرتا ہوں جیسا کہ تو نے وعدہ کیا ہے۔ (یہاں اپنے خاص گناہوں کا ذکر کیجیے۔) میرا ایمان ہے کہ تیرا بیٹا یسوع مسیح میرے گناہوں کے لئے صلیب پر چڑھا۔ دُکھ اٹھایا اور مر گیا۔ میرا اعتقاد ہے کہ وہ پھر زندہ ہوا اور مجھے نجات دینے کے لئے موجود ہے اِس لئے مَیں دِل سے اس کو اپنا خدا مانتا ہوں اور زندگی کے باقی دِنوں میں اس کا پیرو رہوں گا۔ یسُوع مسیح تو میرے دل اور خیالات کو جانتا ہے۔ تو اسی وقت اپنی طاقت اور پاکیزگی کے ساتھ میری زندگی میں آ اور مجھے اپنا سچّا شاگرد بنا۔ شکریہ۔ آمین۔

دستخط .... تاریخ ....

اگر آپ نے یہ اقرار کیا ہے تو کیا آپ مجھے خبر دیں گے۔ مَیں آپ کے ساتھ خوش ہوں گا اور آپ کے لئے دُعا کروں گا۔

میرا پتہ:- ڈان اسٹینٹن

مارا ناتھا ریوایول کروسیڈ

E-94 سروجنی دیوی روڈ

سکندر آباد 500003

ایمان دارو تیّار رہو!

"اس لئے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہو گا ابن آدم آجائے گا۔" (متی ۲۴:۴۴)

بائبل میں بار بار ایمان داروں کو یسوع مسیح کی دوسری آمد کے منتظر رہنے اور تیاری کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ یسوع مسیح کی آمد ثانی ایمانداروں کے لئے زبردست امید ہے۔ یہ انتظار ایمانداروں کے لئے برابر قائم ہے جیسا کہ یوحنا نے ہم کو بتلایا ہے۔

"اور جو کوئی اس سے یہ امیّد رکھتا ہے اپنے آپ کو ویسا ہی پاک رکھتا ہے جیسا کہ وہ پاک ہے۔" (۱۔یوحنا ۳:۳)

پطرس بھی ہم کو بتاتا ہے کہ ہم کو کیا کرنا چاہیئے۔

"خداوند اپنے وعدہ میں دیر نہیں کرتا۔ (دوبارہ آمد) .... بلکہ تمہارے بارے میں تحمل کرتا ہے۔ اس لئے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے۔ لیکن خداوند کا دن چور کی مانند آجائے گا۔ .... تو تمہیں پاک چلن اور دینداری میں کیسا کچھ ہونا چاہیئے اور خدا کے اس دن کے آنے کا کیسا کچھ منتظر اور مشتاق رہنا چاہیئے .... چونکہ تم ان باتوں کے منتظر ہو اس لئے اس کے سامنے اطمینان کی حالت میں بے داغ اور بے عیب نکلنے کی کوشش کرو۔"

(۲ پطرس ۳:۹-۱۴)

دوسرے رسولوں کے ساتھ پولوس بھی ہم سے کہتا ہے۔
"بے دینی اور دنیوی خواہشوں کا انکار کر کے اس موجودہ جہان میں پرہیزگاری اور راستبازی اور دینداری کے ساتھ زندگی گذاریں اور اس مبارک امید یعنی اپنے بزرگ خدا اور منجی یسوع مسیح کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں۔"

(طیطس ۲: ۱۲-۱۳)

یسوع نے بار بار اس امر کو دہرایا ہے۔
"مَیں بہت جلد آنے والا ہوں۔" (مکاشفہ ۳: ۱۱؛ ۲۲: ۷، ۱۲، ۲۰)

میں اپنے پڑھنے والوں کے سامنے پطرس رسول کا سوال دہراتا ہوں۔ کہ ہم کو کس طرح کا انسان ہونا چاہیئے۔ جب ہم اس بات سے واقف ہیں کہ یسوع مسیح بہت جلد آرہا ہے۔ جب ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایام غضب کے تمام نشانات دُنیا میں ہو رہے ہیں۔ جب ہم اپنے دوستوں، پڑوسیوں اور خاندان کے بہت سے افراد کو اتنی بڑی نجات کو رد کرتے اور جہنم کو قبول کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ہم کو سوچنا چاہیئے کہ ہمارا فرض کیا ہے۔ اگر ہم کو کچھ کرنا ہے تو سب سے پہلے ہم کو اس زندگی میں مقدس بننا چاہیئے۔ جوشیلا، دوسروں سے محبت کرنے والا اور ضرورت مندوں پر رحم کرنے والا ہونا چاہیئے لوگوں کو بچانے کے لئے ان کو مسیح کے قدموں پر لانا چاہیئے۔ ناراستی کو چھوڑ کر مسیح کے دیئے ہوئے احکام پر وفاداری کے ساتھ عمل کرنا چاہیئے۔ ہم کو وقت کے مطابق کام کرنا چاہیئے۔ ہم کو اس طرح زندگی بسر کرنا چاہیئے کہ شاید وہ آج ہی ہم کو بُلالے گا۔ مسیح کا کام پورا کرنے میں مصروف رہنا چاہیئے۔ دُعا کرنے والا اور رُوح سے بھرپور ہونا چاہیئے۔ جو کچھ ہم کو نہیں کرنا ہے وہ یہ ہے کہ ہم زمین پر اپنا خزانہ اکٹھا نہ کریں۔ ہم کو دُنیاوی خواہشات کے پیچھے نہیں دوڑنا چاہیئے۔ ہم کو دس یا بیس برس آئندہ کے لئے سوچ کر کام کرنا چاہیئے۔ دوسروں کے ساتھ اپنے تعلقات خراب نہیں رکھنا چاہیئے۔

ہم کو یاد رکھنا چاہیے کہ کلیسیا کے لئے مسیح کا انصاف ایّامِ غضب کے بعد ہی آ جائے گا۔
ہم کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایماندار کو بہت جلدی اپنے تمام کاموں کا حساب خدا کو دینا ہوگا۔
"اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر کرو جو زندہ، پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔" (رومیوں ۱۲: ۱)

"پس ہم میں سے ہر ایک خدا کو اپنا حساب دے گا۔" (رومیوں ۱۴: ۱۲)
اور یہ بھی۔ "تو اس کا کام ظاہر ہو جائے گا کیونکہ جو دن آگ کے ساتھ ظاہر ہوگا وہ اس کام کو بتا دے گا اور وہ آگ خود ہر ایک کام کو آزما لے گی۔" (۱۔کرنتھیوں ۳: ۱۳)

خدا اس خطرناک وقت کے لئے اپنے لوگوں کو جگانے کی کوشش کر رہا ہے۔
جس وقت میں نے یہ کتاب لکھنا شروع کی تھی تو مجھے ایک دوست نے یہ قصہ سُنایا تھا۔
۱۹۷۲ء کے آغاز میں جرمن میں دو شخص بہت تیز موٹر چلا رہے تھے۔
سڑک پر ان لوگوں نے ایک عورت کو دیکھا وہ سواری مانگنے کا اشارہ کر رہی تھی۔
ان دونوں کو اس پر ترس آیا اور گاڑی روک لی۔ وہ عورت گاڑی میں داخل ہوگئی۔
کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد اس عورت نے نہایت سادگی اور اعتماد کے ساتھ کہا کہ یسوع مسیح بہت جلد آ رہا ہے۔ اس کے بعد وہ عورت غائب ہوگئی۔ یہ دونوں شخص سکتے میں آ گئے۔ انھوں نے گاڑی روک کر اِدھر اُدھر دیکھا مگر عورت کا کہیں پتہ نہیں تھا۔ دونوں پریشانی کی حالت میں آگے بڑھ گئے اور پٹرول اسٹیشن پر پہنچے اُنھوں نے پٹرول والے کو یہ واقعہ سُنایا۔ پٹرول والے نے سُن کر جواب دیا کہ آپ کی یہ پانچویں موٹر ہے جنھوں نے یہ واقعہ سُنایا ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ ضرور وہ خدا کا فرشتہ تھا۔

جی ہاں یسوع مسیح بہت جلد آ رہا ہے۔ کیا آپ اس کی ملاقات کے لئے تیار ہیں۔ میرے ایمان رکھنے والے ناظرین آپ جو اس کی آمدِ ثانی میں اعتقاد رکھتے ہیں۔

میں آپ سے بائبل کے الفاظ میں درخواست کرتا ہوں:۔
کہ اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کیلئے نذر کرو۔ جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ یہی تمہاری معقول عبادت ہے۔ اور اس جہان کے ہم شکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ تاکہ خدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربے سے معلوم کرتے رہو۔ (رومیوں ۱۲: ۱۔۲)
کیا آپ خدا کے ساتھ اسی وقت عہد کریں گے یا اپنے عہد کی تجدید کریں گے۔

اقرار نامہ

آج میں خدا کے سامنے یہ اقرار کرتا ہوں / تجدید کرتا ہوں کہ اپنی زندگی اور جو کچھ میرے پاس ہے خداوند یسوع مسیح کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ میں اپنے دل و جان سے اس کو پیار کروں گا اور اس کی خدمت کروں گا میں اس سے دعا کرتا ہوں کہ مجھ کو راستباز بنا دے اور مجھ کو ویسا ہی بنا دے جیسا کہ مجھ کو ہونا چاہیئے۔ اس کی طاقت سے میں آئندہ مقدس زندگی بسر کروں گا اور اس کی آمد کے لئے ہر وقت تیار رہوں گا۔

دستخط.................... تاریخ......................

آپ کے لئے شرکت کا موقع

"تم نے مفت پایا مفت دینا۔
(متی ۱۰: ۸)

عزیز ناظرین!

مجھے یقین ہے کہ آپ کو یہ کتاب ضرور پسند آئی ہو گی۔ آپ نے اس کے پیغامات پڑھ کر ضرور فائدہ اُٹھایا ہو گا۔ اس کتاب

کے چھاپنے کے وقت میرے پاس پریس والے نے مجھے مشورہ دیا تھا کہ میں اس کتاب کی کچھ قیمت مقرر کر دوں۔ ایسا کرنے سے میں یقیناً کثیر دولت کما سکتا تھا لیکن میں نے جو اس کو جواب دیا تھا وہی آپ کو بتلاتا ہوں۔

دُنیا بھر میں اس قسم کی کتابیں بہت زیادہ تعداد میں فروخت ہوتی ہیں اور اس قسم کی کتابوں کی قیمت بھی بہت ہوتی ہے جو ہندوستان میں بے شمار لوگوں کی قوّت خرید سے باہر ہوتی ہے۔ ان کتابوں کے مصنف اور شائع کرنے والے کافی دولت کما لیتے ہیں۔ لیکن آپ کا یہ مصنّف اس بات پر اعتقاد رکھتا ہے کہ یہ پیغام محض ان لوگوں کے لئے ہی نہیں ہے جو اس کی قیمت ادا کر سکتے ہیں بلکہ یہ کتاب ہر خاص و عام کے لئے بہت اہم اور ضروری ہے اس لئے ہم اس کتاب کو مفت تقسیم کرتے ہیں نہ تو آپ کا مصنّف نہ کلیے فائنڈ (CLAFFIND) اشاعتی ادارہ اس کتاب سے روپیہ کمانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ کتاب منافع کی غرض سے نہیں ہے۔ اس میں زیادہ کام کرنے والے بغیر اُجرت کے کام کرتے ہیں۔ ہم اس پیغام کو گھر گھر پہنچانا چاہتے ہیں اور مسیح کی تعلیم کی تبلیغ کرنا چاہتے ہیں — ہماری خواہش ہے کہ زمین پر کوئی ایسا خزانہ جمع نہ کریں کہ مسیح کی آمد کے وقت ہم گرفت میں آجائیں۔ بجز اس کے کہ یہ کتاب یسوع مسیح کو پسند آئے اور وہ ہم سے کہے شاباش میرے وفادار خادم۔ کچھ اور انعام نہیں چاہیئے۔

عزیز دوست! آپ نے اس کتاب کی ایک جلد مفت حاصل کی ہے۔ کیا آپ اس کتاب کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے میں مدد کریں گے۔ یہ امداد کئی طریقوں سے کر سکتے ہیں۔

۱۔ اپنی یہ کتاب دوسروں کو مطالعہ کرنے کے لئے دیجئیے۔

۲۔ کم از کم ایک کتاب کی قیمت ادا کر کے امداد کیجئے تاکہ اس پیسے سے ہم یہ کتاب دوسرے شخص کو روانہ کر سکیں۔ آپ کا صرف ایک روپیہ یا ۲۰ سینٹ ہمارے لئے بڑی امداد ہو گی اور ہم شکریہ کے ساتھ اس کو قبول کریں گے۔

آپ ان لوگوں کے نام بھیج سکتے ہیں جن لوگوں کو آپ یہ کتاب بھجوانا چاہتے ہیں یا ہم پر چھوڑ دیجئے۔ ہم خود ضرورت مندوں کو بھیج دیں گے۔ یقین کیجئے کہ آپ کا ہر پیسہ اس کتاب کی اشاعت اور ڈاک خرچ پر صرف کیا جائے گا۔

۳۔ پاسبانوں اور کلیسیاؤں کے لیڈروں سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ کتابیں منگوائیں اور اپنے شرکاء کے درمیان تقسیم کریں۔ برائے کرم ہم کو لکھئے کہ آپ کو کتنی کتابیں درکار ہیں۔ اپنی کلیسیا کا نام بھی لکھئے۔

۴۔ یہ کتابیں دوستوں، پڑوسیوں، طلبہ، اسپتال کے مریضوں اور جیل میں قیدیوں کے درمیان تقسیم کی جا سکتی ہیں۔ اپنے آرڈر کے ساتھ ڈاک خرچ کے لئے کچھ ہدیہ ضرور ارسال کیجئے۔

۵۔ ہم حتی المقدور اس کتاب کا اعلان اچھے رسالوں اور اخباروں میں شائع کر رہے ہیں۔

۶۔ دوسری زبانوں میں ترجمے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اس کتاب کے ترجمے دوسری زبانوں میں شائع کئے جائیں اور ان کو بھی مفت تقسیم کیا جائے۔ مندرجہ ذیل زبانوں میں ترجموں کا کام ہو چکا ہے۔ مراٹھی۔ تیلگو ملیالم، کناڈا، ہندی۔ اڑیا، اردو، نیپالی۔ گجراتی۔ کھاسی۔ میزو۔ تامل وغیرہ۔ آپ اس عظیم کام کے لئے دعا کیجئے۔

۷۔ ہم آپ سب لوگوں کی دعاؤں کے لئے مشکور ہیں جن کو ہمارے اس اعتقاد پر یقین ہے کہ یہ کتاب بیداری کے لئے، ترغیب دینے کے لئے، چیلنج دینے کے لئے، شوق پیدا کرنے اور خدا کی بلاہٹ کے لئے تیار کرنے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

اس کتاب کا تحریر کرنا اور آپ کو ارسال کرنا میرے لئے باعث مسرت ہے۔ درحقیقت دینا لینے سے مبارک ہے۔

آپ کا خیر اندیش :- ڈوان اسٹین ٹین۔

آرڈر فارم

صفحہ اوّل پر دیئے گئے پتوں میں جو نزدیک ترین ہے وہاں بھیج دیجئے۔
ہاں میں اس کتاب "حال اور مستقبل قریب میں پیشین گوئیاں" کی اشاعت
میں مدد کرنا چاہتا ہوں۔ مہربانی سے مندرجہ ذیل اشخاص کو کتاب ارسال کر دیں۔
یہ درج نہ کیجئے / کیجئے کہ یہ کتاب میری طرف سے بھجوائی گئی ہے۔

نام..

پتہ..

....

....

زیادہ نام صفحہ کی پشت پر تحریر کیجئے۔

مہربانی کر کے مجھے.................. جلد میں روانہ کر دیجئے۔ اور

مجھے ایک نمونہ کی کاپی

بھیج دیں۔

میرا نام..

پتہ..

....

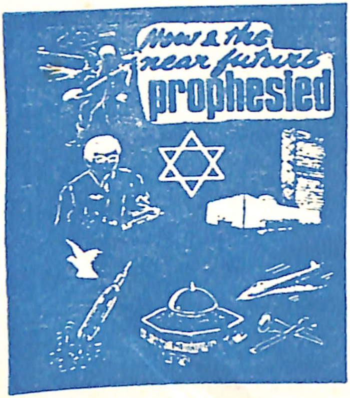
....

میری امداد۔

میں نیچے لکھی ہوئی رقم اس کتاب کی قیمت اور ڈاک خرچ کیلئے بھیج رہا ہوں

روپیہ.................. ڈالر..................

حال اور مستقبل قریب کی پیشین گوئیاں



۲۵۲ صفحات پر مشتمل کتاب موجودہ
دنیا میں رونما ہونے والے حیرت
انگیز واقعات سے پُر ہے۔
اور جس میں
اس عہد کے خاتمے سے متعلق انجیل
مقدس کی ایسی پیشین گوئیاں بیان کی گئی
ہیں جن کی تصدیق ہمارے اطراف واکناف میں رونما ہونے والے
واقعات کر رہے ہیں۔

تفصیل جاننے کے لئے اس کتاب کے مندرجہ ذیل ابواب کا مطالعہ کیجئے:۔

• قوموں کی بربادی • فلک پر خوفناک مناظر کا ظہور • قحط اور آبادی میں تشویشناک اضافہ • خلاء کے اسرار • تضییعِ حمل • حیاتیاتی اسلحہ اور جنگ کی تیاریاں • اسرائیل، مصر اور عرب عوام • واحد عالمی حکومت • مشترکہ یورپی منڈی • عظیم قہرِ الٰہی • آرماگیڈن • یسوع مسیح کی زمین پر واپسی۔

تکمیل اخراجات کے لئے صرف ۱/- روپیہ ارسال کیجئے۔
اپنے آرڈر مرانتھا ریوائیول کروسیڈ سے رجوع کیجئے۔

سارا زور جاتا رہے گا اور پھر وہ یہ جنگ ہارے گا
اس سے دور بھاگے گی یعنی اگر اس نے جسمانی تشدد کو اپنا
قوت سے کام لیا تو یہ سمجھ لو کہ وہ اخلاقی طبقے سے نکل گیا اور
روحانی پہلو اس کے ہاتھ سے جاتا رہا اور سارا مقصد فوت
یہی وجہ ہے کہ یسوع مسیح نے بدی کی اس جنگ میں کسی آسمانی لشکر کا
سہارا نہیں لیا (حالانکہ آپ کے ایک شاگرد نے آپ کو اس پر
باغ گتسمنی میں ایک مرتبہ ابھارا بھی) آپ نے کسی معجزہ کا سہارا نہیں لیا
حالانکہ یہودیوں نے صلیب کے وقت اور شیطان نے بیابان کی
آزمائش کے وقت آپ کو اس بات پر ابھارنے کی کوشش کی
لیکن آپ نے ایسا ہرگز نہیں کیا بلکہ اس کے برخلاف دنیا کی شدید
نفرت وعداوت کا مقابلہ اپنی بے داغ زندگی اور صداقت پر مبنی کامل
گواہی سے کیا۔ دنیا نے آپ کو قتل کردیا اور جسمانی طور پر قتل کرنے
سے اور زیادہ کر سکتی بھی لیکن آپ دوبارہ جی اٹھے اور یہ ثابت کردیا
کہ اخلاقی فتح ہی مکمل فتح کہلائے جانے کی مستحق ہے اور اس روح کو
جس نے ایسی فتح پائی ہے کبھی فنا نہیں۔ ان باتوں سے قارئین کرام
پر بخوبی واضح ہو گیا ہو گا کہ یسوع مسیح جیسے مثالی راستباز کے لئے
جسمانی موت کتنی ضروری اور ناگزیر تھی۔

دوم: خود گناہ کی قلعی کھل گئی اور وہ اپنے ہی ہاتھوں قصوروار ٹھہرا

اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ گناہ نے اپنے آپ کو بے پردہ بھی
کردیا اور یہ بھی دکھا دیا کہ اس قدوس سے اس مہلک کشمکش میں

مسیح کی موت گناہ سے جنگ تھی

پچھلے باب میں اس بات پر اظہار خیال کیا جا چکا ہے کہ موت اور اس کے سلطان (شیطان) سے جنگ کرنے میں اس اعلیٰ انسان کے لئے یہ بات لازم تھی کہ وہ خود مر جائے۔ موت کی کڑواہٹ کا انحصار گناہ پر ہے "اے موت تیرا ڈنک کہاں ہے اے موت تیرا ڈنک گناہ ہے"۔ ہم نے ابھی ابھی دیکھا کہ موت کے خلاف جو مہم تھی وہ دراصل گناہ، تمام ناراستی، اور خدا کی شریعت سے انحراف اور بغاوت کے خلاف ایک مہم تھی جس میں نجات دہندہ کی موت کئی وجوہات سے نہایت ضروری تھی۔

پہلا سبب | راستباز انسان دنیا کے خلاف ہے

ہم تو یہ جانتے ہی ہیں کہ اس دنیا میں نیکی و راستبازی پر عمل کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے وہ ہر طرح کے خطروں سے دوچار ہوتے ہیں، نفع کو قربان کرتے اور ہر طرح کا نقصان اٹھاتے ہیں۔ ان کی ہنسی اڑائی جاتی ہے، عوام ان سے کتراتے ہیں ایسے لوگوں کو

ستایا بھی جاتا ہے، خاندان اور سماج سے
جاتے ہیں ہر طرح کے ستم وظلم کا ان کو نشانہ
کبھی کبھی تو جان کی بازی بھی لگانی پڑتی ہے اور
بات ہے جو تمام باتوں کا سرتاج ہے۔ کیونکہ اس سے سارے
اور کارروائی کا راز فاش ہو جاتا ہے دنیا ایسی باتوں کا مقابلہ جان توڑ کر کرتی ہے اور موت اس کا لازمی انجام ہوا کرتا ہے۔ نیکی اور سچائی کی خاطر جسے تھوڑی بھی قربانی کرنی پڑ جائے اس کو موت کے منہ سے گزرنا پڑتا ہے لیکن جو شخص خود ایک مثالی نمونہ کے طور پہ ہو اس پہ تو یہ اور بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ اپنی ذات اور کارناموں سے یہ ظاہر کرے کہ اس کا مر جانا ہی اصل مقصود ہے۔ یہ تو بڑی عجیب سی بات ہوگی کہ ایک شہید تو اپنے ضمیر کی پاسداری میں جان دے اور ایسا کامل و نیک شخص اعلیٰ شہید کا درجہ نہ پائے۔ یہ ناممکن ہے اس لئے ہم کو گھوم پھر کر پھر اسی بات پر آنا ہوگا کہ مسیح کو اس نقطہ خیال سے مرنا ضروری تھا۔

یہ بات نہ صرف بائبل نے بلکہ انسانی تجربہ نے بھی ظاہر کر دیا ہے۔ افلاطون نے اپنی ایک عبارت میں جو کہ بمنزلہ نبوت پیشنگوئی ثابت ہوئی یہ بیان کیا ہے کہ جب ایک کامل و نیک شخص کی مڈبھیڑ دنیا کے بدوں کے ساتھ ہوتی ہے اور وہ ان کے مقابلہ میں چٹان کی طرح ڈٹا رہتا ہے اور دنیا سے کسی سمجھوتے پر راضی نہیں ہوتا تو ایک زبردست کشمکش ہوتی ہے اس جھڑپ میں فتح تو راستبازانہ کی ہی ہوتی ہے اب یہ بات دوسری ہے کہ جسمانی

...فین کے گروہ کی ہو کیونکہ یہ لوگ اس وقت تک ...لیتے جب تک کہ نیک و راستباز آدمی کو ذلیل کر کے ...یں۔ سقراط نے اپنے ضمیر کی خاطر ایسی موت برداشت ...ا افلاطون کو یہ خیال غالباً وہاں سے پیدا ہوا ہو گا لیکن دیکھا جائے تو اس پیشن گوئی کی پوری تکمیل مسیح نے کی ہے۔ افلاطون کی اصل عبارت کا ترجمہ یہ ہے:۔

"راستباز شخص ہو تو بہترین شخص لیکن اسے بد ترین سمجھا گیا ہو۔ (دوسری بات یہ دیکھنی ہے) کہ ایسے شخص کی نیکی اسے نادانی سے اور نادانی کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہے یا نہیں۔ اب اگر ایسا شخص اپنی موت تک ویسا ہی عمل کرتا چلا گیا ہے تو ایسے راستباز اور نیک شخص کے بارے میں کہ جسے برا اور ناراست سمجھا گیا ہے لوگ یہ بھی بتائیں گے کہ اس پر کوڑے پڑے، شکنجہ میں کھینچا گیا، اس کے ہاتھ پاؤں باندھے گئے اس کی آنکھیں تپتی ہوئی سلاخوں سے پھوڑی گئیں اور آخرکار ہر طرح کا دکھ دینے کے بعد اسے سولی پر لٹکا دیا گیا (اور اسے صلیب دے دی گئی)"

اب ناظرین کو یہ بات بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ نیکی اور بدی کی جنگ میں اس سارے مضمون کا نچوڑ یہ ہے کہ ایسا نیک آدمی صرف اپنی نیکی اور صداقت کے ہتھیار ہی سے ہمیشہ لیس پایا جائے گا۔

جوں ہی اس نے اس ہتھیار کے علاوہ دوسرا ہتھیار سنبھالا